فارسی زبان سکھانے والی بہترین درسی کتاب

کتابِ فارسی

حصہ اول

برائے

طلبائے تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان

مفتی محمد اشرف القادری

مکتبہ قادریہ عالمیہ نیک آباد ☆ گجرات

فارسی زبان کی صرف و نحو اور قدیم و جدید ادب کا حسین مرقع

کتابِ فارسی

حصہ اول

برائے

طلبائے تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

مفتی محمد اشرف القادری

مکتبہ قادریہ عالمیہ نیک آباد گجرات فون: ۲۸۳۶

سلسلہ اشاعت نمبر ۴

60377

نام کتاب ــــــــــ کتاب فارسی

صفحات ــــــــــ ۱۴۴

مصنف ــــــــــ مفتی محمد اشرف القادری

تقدیم ــــــــــ مولانا علامہ محمد منشا تابش قصوری

سن تصنیف ــــــــــ ۱۴۰۰ھ مطابق ۱۹۸۰ء

تاریخ اشاعت ــــــــــ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ مطابق اپریل ۱۹۸۹ء

بار ــــــــــ اول

کتابت سرورق ــــــــــ سلطانیہ دارالکتابت جی ٹی روڈ گکھڑ

کتابت ــــــــــ محمد شریف اختر خوشنویس (پھالیہ)

پیشکش ــــــــــ اہل سنت اکیڈمی نیک آباد

ناشر ــــــــــ مکتبہ قادریہ عالمیہ نیک آباد گجرات

مطبع ــــــــــ نصرت پریس ، لاہور

قیمت ۱۵ روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ قادریہ عالمیہ نیک آباد گجرات

مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

کی زینت بن چکے ہیں۔ تاہم کہ زبان و ادب اور گرامر پر ہے۔ خصوصاً فارسی گرامر جو درحقیقت عربی گرامر کی اساس ہے۔ اگر طلباء فارسی گرامر کے قواعد ازبر کر لیں تو عربی صرف و نحو کی تفہیم آسان تر امر ہے۔

ایسے جمود میں عالمی مبلغ اسلام حضرت شیخ التفسیر و الحدیث مولانا علامہ الحاج صاحبزادہ مفتی محمد اشرف القادری نیک آبادی مدظلہ کی ذات ستودہ صفات نے مدارس اسلامیہ کے فارسی نصاب کے لیے نہایت عمدہ، زود اثر، سہل ترین "**کتاب فارسی**" تصنیف فرما کر ملک و ملت کے دینی و علمی حلقوں پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ حقیقت ہے کہ دینی درسگاہوں میں فارسی زبان و ادب پر آج کوئی بھی ابتدائی کتاب میسر نہیں جسے طلباء کی تعمیری و تعلیمی صلاحیتوں کو جلا بخشنے کے لئے بطور مثال پیش کیا جا سکے۔ ایسے حالات میں ایسی مفید کتاب کی جلوہ گری علماء مدارس دینیہ کی ایک دیرینہ آرزو کی تکمیل کا بہترین ذریعہ ثابت ہوگی۔

علامہ موصوف چونکہ ہر شعبہ علم کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں اس لیے انہوں نے اپنے تدریسی تجربہ کا عطر "**کتاب فارسی**" کی صورت میں عنایت فرما دیا ہے جس کی خوشبو سے نہ صرف موجودہ بلکہ آنے والی نسلیں بھی مہکتی رہیں گی۔

کسی بھی دوسری زبان پر عبور حاصل کرنے کے لئے ترجمہ میں استعداد پیدا کرنا اشد ضروری ہے مگر دیکھا گیا ہے کہ طلباء ترجمہ سے اکثر کنی کتراتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات راسخ ہو چکی ہوتی ہے کہ انہیں ترجمہ آ ہی نہیں سکے گا لہٰذا وہ اس طرف توجہ ہی نہیں دیتے۔ اسی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ زبان انہیں نہیں آتی اور وہ ناکامی سے دوچار ہو جاتے ہیں مولانا موصوف نے طلباء کی اس نفسیاتی کمزوری کو جانچا اور اس کا نہایت مؤثر علاج "فارسی کی پہلی کتاب" کی صورت میں کر دیا ہے۔ کتاب کو اس طریقے سے ترتیب دیا گیا ہے کہ آسان سے مشکل کی طرف اور معلوم سے نامعلوم کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ یہ کتاب ایک مقدمہ، تین باب، چھتیس ۳۶ دروس مع تمارین اور فرہنگ پر مشتمل ہے۔

اساتذہ کرام کو بوقت تدریس کتاب کی ترتیب کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے مقدمہ جو کہ

اصطلاحات صرفیہ، قواعد وضوابط اور مصادر پر مشتمل ہے وہ اس انداز پر لکھا گیا ہے کہ جب طلباء ایک سبق سے دوسرے سبق کی طرف بڑھیں گے تو ایک ایک قاعدہ اور متعلقہ مصادر ان کے سامنے ہوگا، پھر ہر سبق کے بعد تمرین درج کی گئی، پہلی تمرین پر دوسری کا انحصار ہے، جوں جوں طلبہ قواعد کی مشقیں کریں گے، پچھلے قاعدے ذہن نشین ہوتے چلے جائیں گے۔ اس طرح ان میں اتنی استعداد ہو جائے گی کہ وہ تھوڑی سی محنت سے فقرے اور جملے بنانا شروع کر دیں گے، کتاب میں ضرورت کے مطابق ذخیرہ الفاظ بھی مہیا کیا گیا ہے جو فرہنگ کی صورت میں موجود ہے۔

مدرسین حضرات اگر ابتدا سے مصادر اور ان کے معانی زبانی یاد کرائیں تو تکمیل تک پہنچتے پہنچتے کتاب میں دیئے گئے تمام مصادر حفظ کر چکے ہوں گے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ تمام افعال کی چابی طلباء کے ہاتھ ہوگی۔ پھر ان کے لیے بڑی حد تک آسانی پیدا ہو جائے گی۔ اگر مدرسین حضرات ہر قاعدہ سمجھا دینے کے بعد طلباء سے اپنے سامنے جملے بنوائیں نیز انہیں لکھائی کا کام دیں تو اس طریقہ سے بھی تعلیمی معیار بلند ہو سکتا ہے۔ بہر حال یہ کتاب اس دور میں طلباء و مدرسین کے لیے نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں۔ اس مفید ترین کاوش پر مصنف کو جتنا بھی ہدیہ تبریک پیش کیا جائے کم ہے۔ ارباب علم و اہل سنت کو چاہیئے کہ اس بہترین کتاب کو اپنے مدارس کے طلباء کو پڑھا کر مصنف کی محنت کو داد دیں اور طلباء سے دعائیں لیں۔ فقط

تابش قصوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الحبیب الکریم

حرف اول

مدرسین کیلئے ہدایات

① پڑھانے سے پہلے ایک بار پوری کتاب کا مطالعہ کر لیجئے تاکہ اس کے مندرجات، طرز بیان اور طریق تعلیم سے آگاہی حاصل ہو اور دوران تدریس کتاب کا ایک جامع خاکہ ہمیشہ ذہن کے سامنے رہے۔

② کوئی بھی سبق پڑھانے سے پہلے اس کا بغور مطالعہ کریں اور مقدمہ و فرہنگ کی مدد سے سبق کے عنوان کا مفہوم، پھر سبق میں دیئے گئے الفاظ کے معانی اور ترکیبیں پھر تمرین میں پوچھے گئے سوالات کے جوابات اچھی طرح سوچ سمجھ کر ذہن نشین فرمائیں

③ طلبہ کو سب سے پہلے اصطلاحات سمجھا کر یاد کرا دیں پھر کتاب کے اصل اسباق شروع کرائیں۔

④ جو سا سبق پڑھانا ہو پہلے اس کے عنوان کا مفہوم طلبہ کو سمجھا کر ذہن نشین کرائیں پھر پہلے گردان کے مفرد الفاظ کے معنے یاد کرائیں پھر اس کے نیچے دیئے ہوئے مرکبات کا ترجمہ کرائیں پھر سبق کے آخر میں دیئے گئے متعلق قواعد جو تمرین کے سوالات میں پوچھے گئے ہیں طلبہ کو اچھی طرح سمجھا کر ان مرکبات کے ایک دو نقشوں میں پہلے خود اجرا کر کے دکھائیں پھر باقی نقشوں میں باری باری سب طلبہ سے قواعد کا اجرا کرائیں اس نقشے سے پہلے اگر ممکن ہو تو تختہ سیاہ سے مدد لی جائے ان میں ایک ایک نقشے کی بعد ازاں ترکیب نحوی کر کے طلبہ کو دکھائیں پھر باقی نقشوں کی نحوی ترکیب طلبہ کی زبان سے سنوائیں۔

اس طریقے سے جب تمام طلبہ کو ایک جیسے کے مفردات کے معانی ... بات

ے ترجمے دوران سے متعلقہ قواعد ازبر نہ ہو جائیں اور طلبہ اس پیرے کے مرکبات میں قواعد کے اجراء میں طاق نہ ہو جائیں تب تک اگلا پیراگراف پڑھانا ہرگز شروع نہ کریں بلکہ اسی پیراگراف کو پھر پڑھائیں سمجھائیں اور اس کے قواعد کا اجراء کرائیں۔

جب مذکورہ بالا طریقے سے ایک پیراگراف مع لوازمات یاد ہو جائے تو سبق کا دوسرا پیراگراف شروع کریں اور اسے بھی اسی طریقے سے پڑھائیں۔ وعلی ھذا القیاس باقی پیرے پڑھاتے جائیں۔ اسی طرح پورا سبق ختم کریں۔

یاد رکھیے کہ ایک محنتی و شفیق استاد کے پڑھانے میں یہی خوبی ہوتی ہے کہ سبق پڑھنے کے دوران ہی طلبہ کو سبق یاد بھی ہو جائے۔

⑤ سبق کے ختم ہونے پر اس کی تمرین پہلے زبانی پھر تحریری صورت پر حل کریں۔ زبانی اس طرح کہ تمرین میں پوچھا ہوا ایک ایک نقطہ یا سوال تختہ سیاہ پر لکھتے یا زبانی بولتے جائیں اور باری باری ایک ایک طالب علم سے اس کا ترجمہ یا جواب سنتے جائیں اور تحریری اس طرح کہ ہر طالب علم اس کام کے علاوہ اپنے وقت میں ایک کاپی میں جو اسی کام کے لئے مخصوص ہو، تمرین کے سوالات کے جواب نہایت خوشخطی کے ساتھ لکھے اور اگلے روز استاذ صاحب سے چیک کرائے۔ اور استاذ صاحب چیک کرکے اگر کوئی غلطی پائیں تو اس کی نشاندہی کر دیں پھر اپنے دستخط اور تاریخ ثبت فرما دیں۔

اگر آپ نے ہماری بیان کردہ چوتھی ہدایت پر عمل پیرا ہو کر سبق پڑھایا ہوگا تو طالب علم خود بخود پوری تمرین حل کرے گا اور آپ کو کوئی حل بتانے کی قطعی ضرورت نہیں پڑے گی۔ بصورت دیگر اگر آپ کی طرف سے معمولی سا بھی اشارہ کر دینے کے باوجود بھی طالب علم تمرین حل نہ کر سکے تو یہ قصور مسکین طالب علم کا نہیں بلکہ آپ کا ہے۔ ایسی صورت میں ضروری ہے کہ عزیز طلبہ پر شفقت فرماتے ہوئے استاذ صاحب اپنے طریقۂ تعلیم پر نظر ثانی فرمائیں۔

⑥ دوسرے اور تیسرے باب کے اسباق میں فی الحال تمرینیں نہیں دی جا سکیں۔ انہیں ہر سبق کے مصادر مع معانی و مضارع ضرور یاد کرائیں، صیغے بھی پوچھیں اور سبق مع اردو

ے [illegible]وں اور خوش خطی کی پابندی کرائیں، تاکہ ان کو شروع ہی سے صحیح اور خوشخط لکھنے کی عادت پڑ جائے۔

⑩ کتاب کا باب اول درج بالا ہدایات کے مطابق دو ماہ میں مکمل کرائیں۔ جبکہ باقی دو ابواب کے لیے انشاء اللہ تعالیٰ ایک ماہ کافی ہوگا۔

⑪ اگر اس کتاب سے پہلے ہمارا "آسان فارسی قاعدہ" یا "فارسی قاعدہ" از مولانا مفتی عبدالرشید فتحپوری کے صرف سولہ سبق پڑھائیں تو بہت مناسب رہے گا۔

آخر میں ارباب علم و تحقیق کی خدمت میں التماس ہے کہ اس کتاب میں اگر کوئی غلطی پائیں تو بندہ کو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ طباعت میں اس کی اصلاح کی جا سکے

احقر العباد

محمد اشرف القادری عفاعنہ ربہ الحفی

اہلسنت اکیڈمی، خانقاہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد، گجرات (پاکستان)

مورخہ ۹ شعبان المعظم ۱۴۰۹ھ مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۸۹ء

مُقدّمہ

(اصطلاحات، تعارف صرف و نحو و اہم قواعد زبان فارسی)

بابِ اوّل

باب دوم

(منثوراتِ مختلف)

باب سوم ۱۱۷

(حصۂ نظم)

فرہنگ ۱۲۷

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصطلاحات فارسی صرف و نحو کا تعارف و اہم قواعد

ضروری اصطلاحیں

جیسے "زید آیا" (آمد زید)

زمانہ: وہ ہے جس سے کسی کی بات بنی ہو

جیسے تو آیا (تو آمدی)

مستقل: وہ ہے جو خود اپنی بات کہے جیسے آیا، گیا

ماضی: گزرا ہوا زمانہ

حال: موجودہ زمانہ

مستقبل: آنے والا زمانہ

فعل: وہ ہے جس سے کسی زمانے میں ہونی کو سمجھا جاتا ہے

فاعل: کام کے کرنے والے کو کہتے ہیں

مفعول: جس پر کام واقع ہو جیسے زید نے خالد کو مارا "مارا" فعل ہے "زید" فاعل ہے اور "خالد" مفعول ہے

لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے جیسے "زید آیا" "میں گیا"

متعدی: وہ فعل ہے جو فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہے جیسے "زید نے خالد کو مارا" میں "مارا"

مصدر: وہ کلمہ جس سے فعل وغیرہ نکلیں جیسے آمدن آنا

زبان فارسی کے علم نحو کا تعارف!!

علم نحو کی تعریف: علم نحو وہ علم ہے جس کے ذریعے ہمیں فارسی کلموں کو آپس میں جوڑنے اور فارسی کلام بنانے کے طریقے معلوم ہوتے ہیں

موضوع: علم نحو کا موضوع فارسی کلمہ اور کلام ہے فارسی نحو میں کلموں کی بحث اس لحاظ سے ہوتی ہے کہ انہیں آپس میں کس طرح جوڑنا چاہیئے اور کس طرح نہیں جوڑنا چاہیئے

علم نحو کا فائدہ: علم نحو کا فائدہ یہ ہے کہ اس کی مدد سے ہم فارسی کلموں کی ترکیب (آپس میں جوڑنے) اور فارسی کلام کے بنانے اور سمجھنے میں غلطی کرنے سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

کلمہ کی قسمیں

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل اور حرف۔

اسم: اسم وہ کلمہ ہے جو کسی شخص، جگہ، زمانے، چیز، صفت یا کیفیت کا نام ہو جیسے: احمد، کعبہ، رمضان، کتاب، پاک، گرم، وغیرہ

فعل: فعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا، ہونا یا سہنا معلوم ہو، اور اس کی ہیئت (شکل وصورت) سے کوئی زمانہ بھی سمجھا جائے۔ جیسے "احمد آیا"، "محمود آتا ہے" اور "خالد آئے گا" میں "آیا"، اور "آتا ہے" اور "آئے گا" فعل ہیں

حرف: حرف وہ کلمہ ہے جس کے پورے معنی کسی اسم یا فعل کے ساتھ ملائے بغیر سمجھ میں نہ آسکیں جیسے سے، میں، پر، وغیرہ۔ خیال رہے کہ حرف نہ تو کسی شے کا نام ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے کوئی کام کرنا سمجھا جاتا ہے۔ یہ اسموں اور فعلوں کے ملانے وغیرہ کے کام آتا ہے

اسم کی قسمیں

(الف) : اسم کی دو قسمیں ہیں : اسم ذات اور اسم صفت۔

اسم ذات اسم ذات وہ اسم ہے جو کسی شے کی خود ذات کا نام ہو۔ جیسے "احمد" زمین، درخت" وغیرہ۔

اسم صفت اسم صفت وہ اسم ہے جو کسی شے کی کسی خصلت یا حالت و کیفیت کا نام ہو۔ جیسے "پاک، پلید، سبز، گرم" وغیرہ۔

(ب) : اسم کی دو قسمیں ہیں : اسم ضمیر اور اسم ظاہر۔

اسم ضمیر اسم ضمیر وہ اسم ہے جو کسی غائب یا حاضر یا متکلم کے نام کی بجائے بولا جائے۔ جیسے "ھُوَ" (وہ)، "تُوْ" اور "مَنْ" (میں)۔

اسم ظاہر اسم ضمیر کے علاوہ تمام اسم، اسم ظاہر ہیں۔

اسم ضمیر کی قسمیں

اسم ضمیر کی دو قسمیں ہیں : ضمیر متصل اور ضمیر منفصل۔

ضمیر متصل ضمیر متصل وہ ضمیر ہے جو کسی اور کلمہ کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے، علیحدہ نہ پڑھی جائے۔ جیسے "آمدم" (میں آیا) میں "م" اور "کتابش" (اس کی کتاب) میں "ش"

ضمیر منفصل ضمیر منفصل وہ ضمیر ہے جو خود علیحدہ پڑھی جائے، کسی اور کلمہ کے ساتھ ملا کر نہ پڑھی جائے جیسے "او" (وہ) وغیرہ۔ منفصل ضمیریں چھ ہیں۔ ضمیر متصل کی دو قسمیں ہیں: ضمیر مستتر (پوشیدہ) اور ضمیر بارز (ظاہر)

ضمیر مستتر ضمیر مستتر وہ ضمیر ہے جو ظاہر نہ ہو اور نہ ہی لفظوں میں پڑھی جائے جیسے "آمد" (وہ آیا) میں ضمیر مستتر ہے جس کا ترجمہ "وہ" ہے۔

ضمیر بارز ضمیر بارز وہ ضمیر ہے جو ظاہر ہو اور لفظوں میں پڑھی جائے۔ جیسے "آمدم" میں "م" خیال رہے کہ ہر فعل کے صیغہ واحد غائب میں اور فعل امر اور فعل نہی کے صیغہ واحد حاضر میں بھی ضمیر متصل فاعلی مستتر ہوتی ہے۔

ضمیر متصل کی چھ تین قسمیں ہیں : ضمیر متصل فاعلی، ضمیر متصل مفعولی اور ضمیر متصل اضافی۔

ضمیر متصل فاعلی ضمیر متصل فاعلی وہ ضمیر ہے جو فعل کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے، اور اس کا فاعل یا نائب فاعل بنے جیسے "آمدم" میں "م"۔ اور یہ چھ ضمیریں ہیں۔

ضمیر متصل مفعولی وہ ضمیر ہے جو فعل متعدی کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے، اور اس کا مفعول بنے۔ جیسے "گفتمش" (میں نے اس کو کہا) میں "ش" (اس کو)۔ اور یہ بھی چھ ضمیریں ہیں۔

ضمیرِ متصل اضافی یہی چھ ضمیریں (متصل مفعولی) اگر فعل متعدی کی بجائے کسی اسم کے ساتھ مل کر پڑھی جائیں تو انہیں ضمیرِ متصل اضافی کہتے ہیں۔ اور اس وقت وہ اسم مضاف ہوگا اور یہ ضمیر اس کا مضاف الیہ ہوگی۔ جیسے "کتابش" یعنی "اس کی کتاب"۔ تو فارسی زبان میں کل اٹھارہ ضمیریں ہوئیں:
"ضمیرِ منفصل ۶ + ضمیرِ متصل فاعلی ۶ + ضمیرِ متصل مفعولی یا اضافی ۶ = ۱۸ ضمیریں"

ضمیروں کا نقشہ

صیغے	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ضمیرِ منفصل	او	آنہا/ایشان	تو	شما	من	ما
ضمیرِ متصل فاعلی	یہاں مستتر ہوتی ہے	ند (ماقبل مفتوح)	ی (ماقبل مکسور)	ید (ماقبل مکسور)	م (ماقبل مفتوح)	یم (ماقبل مکسور)
ضمیرِ متصل مفعولی یا اضافی	ش (ماقبل مفتوح)	شان	ت (ماقبل مفتوح)	تان	م (ماقبل مفتوح)	مان

(۱) ضمیرِ متصل فاعلی کے ماقبل ہائے مختفی آجائے تو ضمیر سے پہلے "ا" بڑھا دیتے ہیں۔ (۲) "ش" یا "ت" یا "م" کے ماقبل اگر ہائے مختفی یا "یا معروف" آجائے تو ضمیر سے پہلے "ا" بڑھا دیتے ہیں اور اگر واؤ یا الف آجائے تو ضمیر سے پہلے "یا مفتوح" بڑھا دیتے ہیں۔ (۳) ضمیروں کے معنی فرہنگ میں دیکھو۔

واحد اور جمع

جمع بنانے کے قواعد فارسی زبان میں واحد اسموں کی جمع بنانے کے چار قاعدے ہیں: (۱) واحد کے آخر میں "ان" بڑھا کر اس کے ماقبل کو مفتوح کر دیتے ہیں۔ جیسے "مرد" سے "مردان"۔ اور اگر واحد کے آخر میں "ا" یا "و" ہو تو اس کے آخر میں "ان" کی بجائے "یان" لگا دیتے ہیں جیسے "دانا" (جاننے والا) سے "دانایان" (جاننے والے) اور "خوبرو" (اچھے چہرے والا) سے "خوبرویان" (اچھے چہرے والے)۔ اور اگر واحد کے آخر میں ہائے مختفی (ہ) ہو تو اسے گافِ مفتوح (گ) سے بدل کر اس کے بعد "ان" لگاتے ہیں۔ جیسے "بندہ" سے "بندگان"۔ (۲) واحد کے آخر میں "ہا" بڑھا دیتے ہیں جیسے "شب" (رات) سے "شبہا" (راتیں)۔ اس صورت میں اگر واحد کے آخر میں ہائے مختفی ہو تو جمع بناتے وقت گر جاتی ہے ورنہ باقی رہتی ہے۔ جیسے "نامہ" (خط) سے "نامہا" (کئی خط) اور "راہ" سے "راہ ہا"۔ چونکہ "راہ" میں ہائے مختفی نہیں بلکہ ہائے ملفوظی ہے اسلئے جمع بنانے کے بعد بھی باقی ہے۔ (۳) واحد کے آخر میں "ات" بڑھا کر اس کا ماقبل اگر مفتوح نہ ہو تو اسے فتحہ دے دیتے ہیں۔ جیسے "کاغذ" سے "کاغذات"۔ (۴) واحد کے آخر میں "جات" بڑھا دیتے ہیں جیسے "نقشہ" سے "نقشہ جات"۔

خیال رہے کہ قاعدہ ۱ اسمِ ذی روح (جاندار) کی جمع کے لیے ہے، اور آخری تینوں قاعدے اسمِ غیر ذی روح (غیر جاندار) کی جمع کے لیے ہیں۔ لیکن کبھی اس اصول کے خلاف بھی جمع آجاتی ہے۔ جیسے "اسپ" (گھوڑا) سے "اسپہا" (گھوڑے) اور "درخت" سے "درختان"۔

مُرکّب کی قسمیں

مُرکّب کی دو قسمیں ہیں: مُرکّبِ ناقص اور مُرکّبِ تام۔

مُرکّبِ ناقص مُرکّبِ ناقص وُہ مُرکّب ہے جس سے کسی چیز کی خبر یا طلب معلوم نہ ہو۔ جیسے "کتابِ خُدا" (خُدا کی کتاب) اور "آبِ سرد" (ٹھنڈا پانی)۔

مُرکّبِ تام مُرکّبِ تام وُہ مُرکّب ہے جس سے کسی چیز کی خبر یا طلب معلوم ہو۔ جیسے "قرآن کتابِ خُدا ست" (قرآن خدا کی کتاب ہے) اور "آبِ سرد بدہ" (ٹھنڈا پانی دے)۔ مُرکّبِ ناقص کی بہت سی قسمیں ہیں: مُرکّبِ اضافی، مُرکّبِ توصیفی، مُرکّبِ اشاری وغیرہ۔

مُرکّبِ اضافی مُرکّبِ اضافی وُہ مُرکّب ہے جو مُضاف اور مُضاف الیہ کو مل کر بنایا گیا ہو۔ مُضاف اور مُضاف الیہ کے درمیان جو تعلّق ہوتا ہے اُسے "اضافت" کہتے ہیں۔ اضافت کا مطلب ہے: "ایک اسم کی نسبت دُوسرے اسم کی طرف کرنا"۔ تو جس اسم کی نسبت کی جائے اُسے "مُضاف" کہتے ہیں اور جس اسم کی طرف نسبت کی جائے اُسے "مُضاف الیہ" کہتے ہیں۔ مثلاً "کتابِ خدا" (خدا کی کتاب) میں "کتاب" مُضاف ہے اور "خُدا" مُضاف الیہ ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان کی نسبت یا لگاؤ کا نام اضافت ہے۔

مُرکّبِ اضافی کے اہم قواعد (۱) فارسی میں مُضاف پہلے اور مُضاف الیہ بعد میں آتا ہے جب کہ اُردو میں پہلے مُضاف الیہ اور بعد میں مُضاف آتا ہے۔ اُوپر دی گئی مثال اور اُس کے اُردو ترجمے میں غور کریں۔ (۲) فارسی میں مُضاف کا آخری حرف عموماً مکسور اور مُضاف الیہ کا آخری حرف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے بشرطیکہ اس کا تعلّق اپنے مابعد سے نہ ہو۔ اُوپر کی مثال دیکھو۔ (۳) اگر مُضاف کا آخری حرف "الف" یا "واؤ" ہو تو مُضاف کے آخر میں یائے مجہول (ے) بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے "دانا" سے "دانائے راز" (راز کا جاننے والا) اور "چاقو" سے "چاقوئے احمد" (احمد کا چاقو)۔ اور اگر مُضاف کا آخری حرف ہائے مختفی "ہ" یا "ی" ہو تو مُضاف کے آخر میں فقط ہمزہ مکسورہ (ء) بڑھاتے ہیں۔ جیسے "بندہ" سے "بندۂ خُدا" (خدا کا بندہ) اور "صندلی" سے "صندلیٔ اُستاد" (اُستاد کی کرسی)۔ (۴) اگر مُضاف الیہ ضمیرِ متصل اضافی ہو تو مُضاف کا آخری حرف مفتوح ہوگا۔ جیسے "کتابم" (میری کتاب) اور "پا" سے "پایش" اور "چاقو" سے "چاقویت" (تیرا چاقو) اور "بندہ" سے "بندہ اَش" (اس کا خادم)۔ (۵) مُرکّبِ اضافی کے اُردو ترجمہ میں مُضاف اور مُضاف الیہ کے درمیان "کا، کی، کے، را، ری، رے" میں سے کوئی نہ کوئی لفظ ضرور آتا ہے۔ پچھلی مثالوں کے ترجموں میں غور کرو۔

مُرکّبِ توصیفی مُرکّبِ توصیفی وُہ مُرکّب ہے جو موصوف اور صفت کو مل کر بنایا گیا ہو۔ موصوف وُہ اسم ہے جس کے ساتھ ایک اور اسم ہو جو اُس کی کسی خصلت یا حالت و کیفیت کو ظاہر کرتا ہو۔ اور اس دُوسرے اسم کو "صفت" کہتے ہیں۔ جیسے "آبِ پاک" (پاک پانی) میں "آب" موصوف ہے اور "پاک" صفت ہے۔

مُرکب توصیفی کے اہم قواعد (۱) فارسی میں موصوف پہلے اور صفت بعد میں ہوتی ہے۔ جیسا اُوپر کی مثال سے ظاہر ہے۔ اور اُردو ترجمہ میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں ہوتا ہے۔ اُوپر کی مثال میں غور کرو۔ (۲) موصوف عُموماً اِسمِ ذات ہوتا ہے اور اُس کی صفت ہمیشہ اسمِ صفت ہوتی ہے جیساکہ اُوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔ (۳) مُوصُوف کے آخری حرف کی حالت وہی ہوتی ہے جو مُرکّبِ اضافی کے قاعدہ ۲ اور ۳ میں مُضاف کے بارے میں بتائی گئی ہے۔ مثلاً گزشتہ مثالوں کے علاوہ "داناۓ پیر" (بوڑھا دانا) اور "چاقُوۓ تیز" (تیز چاقو) اور "بندۂ نیک" (نیک بندہ) اور "صندَلیِ سیاہ" (سیاہ کُرسی)۔ اور صفت کا آخری حرف مُضاف اِلیہ کی طرح ساکن ہوتا ہے جیساکہ اُوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

مُرکب اضافی و توصیفی کی پہچان (۱) مُرکبِ اضافی کے دونوں جُزوں کے اُردو ترجمہ میں "کا' کی' کے' را' ری' رے" میں سے کوئی نہ کوئی لفظ ضرور نکلتا ہے۔ اور مُرکبِ توصیفی میں ایسا کبھی نہیں ہوتا (۲) مُرکبِ توصیفی کا دُوسرا جُزو لازمی طور پر اسمِ صفت ہوتا ہے اور مُرکبِ اضافی میں یہ ضروری نہیں ہے۔ (۳) مُرکبِ ناقص کے پہلے جُزو کے شروع میں "کس کا" یا "کس کی" یا "کس کے" لگا کر اُسی جُزو کے بارے میں سوال کریں تو اگر اس کے جواب میں جُزوِ دوم بولنے سے جواب دُرست ہو سکتا ہو تو سمجھ لو کہ یہ مُرکبِ اضافی ہے اور اگر اس طرح جواب ٹھیک نہ بن سکے تو سمجھ لو کہ یہ مُرکبِ اضافی نہیں بلکہ مُرکبِ توصیفی وغیرہ ہے۔ اُوپر کی تمام مثالوں میں اس قاعدہ کی اچھی طرح مشق کریں (۴) مُرکبِ ناقص کے پہلے جُزو کے شروع میں "کیسا" یا "کیسی" یا "کیسے" لگا کر اُسی جُزو کے بارے میں سوال کریں تو اگر اس کے جواب میں جُزوِ دوم بولنے سے جواب دُرست ہو جائے تو سمجھو کہ یہ مُرکب 'مُرکبِ توصیفی ہے اور اگر یہ جواب دُرست نہ بنے تو سمجھ لو کہ مُرکبِ توصیفی نہیں بلکہ یہ مُرکبِ اضافی وغیرہ ہے۔ اُوپر دی گئی مُرکبِ اضافی و توصیفی کی تمام مثالوں میں اس قاعدہ کی بھرپُور مشق کریں۔

مُرکب اشاری مُرکبِ اشاری وُہ مُرکّب ہے جو اسمِ اشارہ اور مُشارٌ اِلیہ کو ملا کر بنایا گیا ہو۔ اِسمِ اشارہ وُہ اِسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔ یہ دو اِسم ہیں: "اِیں" (یہ' اِس) اور "آں" (وُہ' اُس)۔ ان میں سے پہلا اِشارۂ قریب کے لئے ہے اور دُوسرا اِشارۂ بعید (دُور) کے لئے۔ اور جس کی طرف اِشارہ کیا جائے اُسے "مُشارٌ اِلیہ" کہتے ہیں۔ جیسے "اِیں کتاب" (یہ کتاب) اور "آں درخت" (وُہ درخت)۔

جُملہ اور اُس کی قسمیں

جُملہ وُہ مُرکّب ہے جس سے کوئی خبر یا طلب وغیرہ معلوم ہو۔ "مُرکّبِ تام" اور "کلام" بھی جُملہ ہی کے نام ہیں۔ جُملہ کے ضروری اجزاء دو کلمے ہوتے ہیں' جن میں سے ایک کو مُسنَد اور دُوسرے کو مُسنَد اِلیہ کہتے ہیں۔ اور ان دونوں کے درمیان تعلّق کا نام اِسناد ہوتا ہے۔ "ایک کلمہ کی دُوسرے کلمہ کی طرف ایسی نسبت کرنا جس سے کوئی خبر یا طلب وغیرہ معلوم ہو" اسے "اِسناد" کہتے ہیں۔ جس کلمہ کی یہ نسبت کی جائے

اُسے "مُسنَد" اور جس چیز کی طرف یہ نسبت کی جائے اُسے "مُسنَد اِلَیہ" کہتے ہیں۔ اِسم مُسنَد بھی ہو سکتا ہے اور مُسنَد اِلَیہ بھی، فعل صرف مُسنَد ہو سکتا ہے اور مُسنَد اِلَیہ نہیں ہو سکتا، اور حرف نہ مُسنَد ہو سکتا ہے نہ مُسنَد اِلَیہ۔ لہٰذا جُملَہ یا تو دو اِسموں کے ملنے سے بن سکتا ہے اور یا ایک اِسم اور ایک فعل سے۔ جیسے "قُرآن نُورٌ ہَست" (قرآن روشنی ہے) ایک جُملہ ہے کیونکہ اِس سے ایک خبر معلوم ہوتی ہے۔ اِس میں "قرآن" مُسنَد اِلَیہ ہے اور "نُور" مُسنَد ہے۔ اور یہ دونوں اِسم ہیں۔ اور "آب بِدِہ" (پانی دے) یہ بھی ایک جُملہ ہے۔ کیونکہ اِس سے ایک طَلَب معلوم ہوتی ہے۔ اِس میں "آب" ایک اِسم ہے جو مُسنَد اِلَیہ واقع ہوا ہے اور "بِدِہ" فعل ہے جو مُسنَد ہے۔

جُملہ کی دو قِسمیں ہیں: جُملۂ خَبَرِیّہ اور جُملۂ اِنشائِیّہ۔

جُملۂ خَبَرِیّہ | وُہ جُملہ ہے جس سے کوئی خبر معلوم ہو۔

جُملۂ اِنشائِیّہ | وُہ جُملہ ہے جس سے کوئی طلب وغیرہ معلوم ہو۔ دونوں کی مثالیں اُوپر گُزر چکی ہیں۔

جُملۂ خَبَرِیّہ کی دو قسمیں ہیں: جُملۂ اِسمِیّہ خَبَرِیّہ اور جُملۂ فِعلِیّہ خَبَرِیّہ

جُملۂ اِسمِیّہ خَبَرِیّہ | وُہ جُملہ ہے جس میں مُسنَد اِسم ہو۔ اِس جُملے میں مُسنَد اِلَیہ کو "**مُبتَدا**" اور مُسنَد کو "خَبَر" کہتے ہیں۔ جُملۂ اِسمِیّہ خَبَرِیّہ میں سب سے پہلے مُبتَدا، آتا ہے۔ پھر خبر پھر آخر میں "رابطہ" یعنی "ہَست [illegible] ی، [illegible] یَد، [illegible] ایم، [illegible] ید" میں سے کوئی ایک ضمیر بطور رابطہ [illegible] یہ رابطہ دو کلموں کے درمیان اِسناد کے موجود ہونے کی علامت ہوتا ہے۔ [illegible] مُبتَدا [illegible] اور خبر کے درمیان ربط [illegible] تعلّق کا ذریعہ بھی ہوتا ہے۔ رابطہ واحد یا جمع اور غائب، حاضر یا مُتکلّم کا صیغہ ہونے میں اپنے مُبتَدا کے موافق ہوتا ہے۔ جیسے "قُرآن نُور ہَست" جُملۂ اِسمِیّہ خَبَرِیّہ ہے کیونکہ اِس میں مُسنَد اِسم یعنی لفظ نُور ہے [illegible] اِس جُملے میں قُرآن مُبتَدا ہے اور "نُور" خبر، اور "ہَست" کلمۂ رابطہ [illegible] ہے۔ خیال رہے کہ رابطہ کے [illegible] قبل کرنے [illegible] مُنفصِل [illegible] جائے تو رابطہ شروع میں [illegible] پڑھتے ہیں [illegible] اُستادِ شفیق کو چاہئے کہ مختلف رابطوں پر مشتمل جُملے طلبہ کے سامنے پیش کرکے ان میں ترکیب نحوی کی خوب مشق کرائے۔

جُملۂ فِعلِیّہ خَبَرِیّہ | وُہ جُملہ ہے جس میں مُسنَد فعل ہو۔ جُملۂ فِعلِیّہ خَبَرِیّہ [illegible] مُسنَد کو فعل اور مُسنَد اِلَیہ کو فاعل کہتے ہیں۔ فاعل کی تعریف یہ ہے کہ [illegible] فعل [illegible] کام کیا [illegible] کام [illegible] ہوا، جیسے [illegible] جُملۂ فِعلِیّہ خَبَرِیّہ ہے اِس جُملے میں "زید" مُسنَد اِلَیہ [illegible] فاعل ہے [illegible] مُسنَد ہے جو فعل ہے۔ جُملۂ فِعلِیّہ خَبَرِیّہ میں سب سے پہلے فاعل آتا ہے پھر فعل [illegible] فعل متعدّی ہو تو فاعل کے ساتھ مفعول کو لایا جاتا ہے۔ جیسے زید خالد [illegible] اِس جُملے [illegible] میں زید [illegible] فاعل [illegible] خالد مفعول اور [illegible] فعل [illegible] ہے۔

جُملۂ فِعلِیّہ ناقِصہ | جُملۂ فِعلِیّہ کی ایک قسم جُملۂ فِعلِیّہ ناقصہ بھی ہے [illegible] اِس جُملے میں [illegible] فعل ناقص لایا جاتا ہے

فعلِ ناقِص | فعلِ ناقص وُہ فعل ہوتا ہے جو باوجود [illegible] ہونے کے [illegible] فاعل کے ساتھ [illegible] فاعل کے لئے ایک خبر کی بھی [illegible] ہوتی ہے [illegible] فاعل [illegible] فعل [illegible] کہتے ہیں۔ جیسے [illegible] اِس جُملے میں [illegible] فعلِ ناقص ہے [illegible]

کا اسم، اور "جو ش" خبر ہے۔ اور جملہ جملۂ فعلیۂ ناقصہ ہے۔ افعالِ ناقصہ یہ ہیں:

افعالِ ناقصہ | ہست، ہستند، ہستی، ہستید، ہستم، ہستیم۔ یہ چھ صیغے، اور "نیست" سے نیستیم" تک چھ صیغے، اور "بُودن" بمعنی ہونا، اور "شُدن" (بمعنی ہونا) سے نکلے ہوئے تمام فعل، افعالِ ناقصہ ہیں۔ نیز "گردیدن" و "گشتن" اور "ماندن" وغیرہ جب "ہونا" یا "ہوجانا" کے معنی رکھتے ہوں تو ان سے نکلے ہوئے تمام فعل بھی افعالِ ناقصہ ہوتے ہیں ورنہ نہیں۔ ان کے علاوہ باقی تمام فعل "فعلِ تام" ہوتے ہیں۔

حُرُوفِ مَعانی

حُرُوفِ معانی بہت زیادہ ہیں۔ ان میں سے چند اہم قسمیں یہ ہیں: حُرُوفِ جار، حُرُوفِ عطف، حُرُوفِ ایجاب و نفی، اور حُرُوفِ استفہام۔

حُرُوفِ جار | حُرُوفِ جار وہ حُرُوف ہیں جو کسی اسم سے پہلے آکر کسی فعل کے معنے اس اسم تک پہنچاتے ہیں یا دو اسموں کے معنوں کو آپس میں ملاتے ہیں اور جس اسم پر یہ حُرُوف داخل ہوتے ہیں اسے "مجرور" کہتے ہیں۔ جیسے "احمد در مسجد آمد" (احمد مسجد میں آیا)۔ اس جملے میں "در" (میں) حرفِ جار ہے اور "مسجد" مجرور ہے اور "آمد" فعل ہے جس کے معنے کو "در" مسجد تک پہنچا رہا ہے۔ یونہی "قلم بر میز است" (قلم میز پر ہے)۔ اس جملے میں "بر" (پر) حرفِ جار، "میز" مجرور ہے۔ یہاں "بر" قلم اور میز کے معنوں کو ایک دوسرے سے ملانے کا کام دے رہا ہے۔ فارسی میں حُرُوفِ جار یہ ہیں: با، بہ، بر، در، از، تا، را، برائے، بہرِ، پئے وغیرہ۔ ان کے معنے فرہنگ میں دیکھو۔

حُرُوفِ عطف | حُرُوفِ عطف وہ حُرُوف ہیں جو دو کلموں یا جملوں کے درمیان آتے ہیں اور دوسرے کو بھی پہلے کے حکم میں ملا دیتے ہیں۔ جس کو ملاتے ہیں اسے "معطوف" اور جس کے حکم میں ملاتے ہیں اسے "معطوف علیہ" کہتے ہیں۔ جیسے "آمد احمد و محمود" (آیا احمد اور محمود) "آمد" (آیا) حکم ہے "احمد" معطوف علیہ ہے اور "محمود" معطوف ہے۔ اور ان کے درمیان "و" حرفِ عطف ہے۔

حُرُوفِ عطف یہ ہیں: و، یا، کہ، پس، سپس، باز، نیز، ہم وغیرہ۔ ان میں سے "یا" اور "کہ" کو "حُرُوفِ عطفِ تردیدی" کہتے ہیں جو اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ ان کے معطوف علیہ اور معطوف میں ایک غیر معین مراد ہے۔ واوِ عاطفہ کو ماقبل سے ملا کر پڑھیں تو واوِ مجہول (وٗ) کے طور پر پڑھیں گے ورنہ مفتوح (وَ)

حُرُوفِ ایجاب و نفی | حُرُوفِ ایجاب وہ حُرُوف ہیں جو کسی بات کے جواب میں اس بات کو درست قرار دینے کے لئے بولے جائیں مثلاً کوئی کہے: "زید حاضر است؟" (کیا زید حاضر ہے؟) تو اس کے جواب میں کہا جائے: "بلے! حاضر است" (ہاں! حاضر ہے)۔ تو اس کے جواب میں "بلے" (ہاں) حرفِ ایجاب ہے۔ حُرُوفِ ایجاب یہ ہیں: بلے، بلہ، آرے وغیرہ۔

حُرُوفِ نفی وہ حُرُوف ہیں جو کسی بات کے جواب میں، اس کی نفی کرنے کے لئے بولے جائیں۔ جیسے "زید حاضر است؟" کے جواب میں کہا جائے: "نِے" (نہیں)۔ یہ "نِے" حرفِ نفی ہے۔ حُرُوفِ نفی یہ

ہیں: نے، نہ، نخیز وغیرہ۔

حروفِ استفہام حروفِ استفہام وہ حروف ہیں جو کسی سے کچھ دریافت کرنے کے لئے کسی جملے میں لائے جاتے ہیں۔ اور اس جملے کو "جملۂ استفہامیہ" کہتے ہیں۔ جیسے "آیا زید عالم ست؟" (کیا زید عالم ہے؟) اس جملے میں "آیا" حرفِ استفہام ہے اور جملہ، جملۂ استفہامیہ ہے۔ حروفِ استفہام یہ ہیں: آیا، چہ، چرا، چیست، چگونہ، چسان، چطور، چقدر، کدام، کہ، کیان، کیست، کرا، کجا، کے، چند وغیرہ۔ سب کے معنے فرہنگ میں دیکھو۔

فارسی کے علمِ صرف کا تعارف

علمِ صرف کی تعریف علمِ صرف وہ علم ہے جس سے فارسی صیغوں کی پہچان، ایک کلمے سے دوسرا کلمہ بنانے اور صیغوں کو گردانے کا طریقہ معلوم ہو۔

علمِ صرف کا موضوع علمِ صرف میں چونکہ صیغوں کے حالات سے بحث کی جاتی ہے لہٰذا اس علم کا موضوع "صیغہ" ہے۔

علمِ صرف کا فائدہ اس علم کی مدد سے ہمیں فارسی صیغوں کی پہچان صحیح طور پر حاصل ہوتی ہے نیز ہم صیغوں کو گردانے اور ایک کلمے سے دوسرا کلمہ بنانے میں غلطی کرنے سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

کلمہ کی تقسیم صرفی

کلمہ کی تقسیم صرفی کے لحاظ سے تین قسمیں ہیں: مصدر، مشتق اور جامد

مصدر مصدر وہ اسم ہے جس سے کسی کام کا کرنا، ہونا یا سہنا معلوم ہو، مگر اس کے کسی بھی حیثیت سے کوئی زمانہ سمجھا نہ جائے۔ مصدر کی پہچان یہ ہے کہ فارسی میں اس کے آخر میں ہمیشہ "دن" یا "تن" ہوتا ہے، اور اس کے اردو ترجمے کے آخر میں "نا" ہوتا ہے۔ جیسے "آمدن" (آنا) "رفتن" (جانا) وغیرہ۔ خیال رہے کہ مصدر کے لفظی معنی ہیں "نکلنے کی جگہ"، چونکہ مصدر سے بہت سے کلمے اسم اور فعل نکلتے ہیں اس لئے اسے مصدر کہتے ہیں۔

مشتق مشتق وہ اسم یا فعل ہے جو مصدر سے بنایا جاتا ہے جیسے آمدن سے "آیندہ" (آنے والا) اور "آمد" (وہ آیا)۔

جامد جامد وہ کلمہ (اسم یا حرف) ہے جو نہ تو خود کسی سے بنا ہو اور نہ اس سے کوئی کلمہ بنے جیسے مرد، زن، شتر "مرد، عورت، اونٹ" وغیرہ۔

افعال

مصدر سے جو فعل مشتق ہوتے ہیں چھ ہیں: (۱) فعل ماضی (۲) فعل مضارع (۳) فعل حال (۴) فعل مستقبل (۵) فعل امر (۶) فعل نہی۔ فعل ماضی کی چھ قسمیں ہیں: (۱) ماضی مطلق (۲) ماضی قریب (۳) ماضی بعید (۴) ماضی استمراری (۵) ماضی احتمالی (۶) ماضی تمنائی۔ اور ہر فعل کے چھ صیغے ہوتے ہیں: صیغہ واحد غائب، صیغہ جمع غائب، صیغہ واحد حاضر، صیغہ جمع حاضر، صیغہ واحد متکلم، صیغہ جمع متکلم

...جاتے ہیں۔

ماضی قریب | ماضی قریب وُہ فعل ہے جس سے قریب کے گزرے ہُوئے زمانے میں کسی کام کا ہونا سمجھا جائے۔ ماضی قریب کو ماضی مُطلق سے بناتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ: یہ ہے کہ ماضی مُطلق کے صیغۂ واحد غائب کے آخری حرف کو فتحہ دے کر اُس کے بعد "ہ ست" کی گردان لگا دیتے ہیں جیسے "آمد" سے "آمدہ است" (وُہ آیا ہے)، "آمدہ اند" (وُہ سب آئے ہیں)، اسی طرح آخر تک۔

ماضی بعید | ماضی بعید وُہ فعل ہے جس سے دُور کے گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا ہونا سمجھا جائے۔ ماضی بعید کو بھی ماضی مُطلق سے بناتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ: یہ ہے کہ ماضی مُطلق کے صیغۂ واحد غائب کے آخری حرف کو فتحہ دے کر اُس کے بعد "ہ بُود" کی گردان لگا دیتے ہیں۔ جیسے "آمد" سے "آمدہ بُود" (وہ آیا تھا)، اسی طرح آخر تک۔

ماضی استمراری | ماضی استمراری وہ فعل ہے جس سے گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کا جاری رہنا سمجھا جائے۔ ماضی استمراری کو بھی ماضی مُطلق سے بناتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ: یہ ہے کہ ماضی مُطلق کے تمام صیغوں کے شروع میں "می" لگا دیتے ہیں۔ جیسے "آمد" سے "می آمد" (وُہ آتا تھا)۔

ماضی احتمالی | ماضی احتمالی وُہ فعل ہے جس سے گزرے ہُوئے زمانے میں کسی کام کے ہونے میں شک سمجھا جائے۔ اسے بھی ماضی مُطلق سے بناتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ: یہ ہے کہ ماضی مطلق کے صیغۂ واحد غائب کے آخر کو فتحہ دے کر اُس کے بعد "ہ باشد" کی گردان لگا دیتے ہیں۔ جیسے "آمد" سے "آمدہ باشد" (اُس نے کیا ہوگا)۔

ماضی تمنائی | ماضی تمنائی وہ فعل ہے جس سے گزرے ہُوئے زمانے میں کسی کام کی آرزو سمجھی جائے۔ اسے بھی ماضی مطلق سے بناتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ: یہ ہے کہ ماضی مُطلق کے صیغۂ واحد غائب، صیغۂ جمع غائب اور صیغۂ واحد متکلم کے آخر میں کسرہ دے کر اُس کے بعد یائے مجہول (ے) لگا دیتے ہیں۔ اور باقی تین صیغوں کے شروع میں لفظ "کاشکہ" لگا دیتے ہیں۔ جیسے "آمد" سے "آمدے" (کاشکہ وہ آتا) اور "آمدی" سے "کاشکہ آمدی" (کاشکہ تُو آتا) وغیرہ۔

ماضی مُطلق | ماضی مطلق وُہ فعل ہے جس سے گزرے ہُوئے زمانے میں کسی کام کا ہونا سمجھا جائے اور دُور یا نزدیک کا ذکر نہ ہو۔ ماضی مُطلق کو مصدر سے بناتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ: یہ ہے کہ مصدر کے آخر سے "ن" اور اُس کے ماقبل کا فتحہ گرا دیتے ہیں۔ جیسے "آمدن" سے "آمد" (وُہ آیا)۔ یہ ماضی مُطلق کا صیغۂ واحد غائب ہے۔ باقی پانچ صیغوں میں سے جونسا صیغہ بنانا ہو اُس صیغے کی ضمیر متصل فاعلی صیغۂ واحد غائب کے آخر میں لگا دیتے ہیں۔ مثلاً صیغۂ جمع غائب بنانا ہے تو صیغۂ جمع غائب کی ضمیر متصل فاعلی "ند" کو "آمد" کے آخر میں لگا دیا تو "آمدند" (وُہ سب آئے) جمع غائب بن گیا۔ اسی طرح باقی جیسے "آمدی" (تُو آیا)، "آمدید" (تُم سب آئے)، "آمدم" (میں آیا)۔

فعل مضارع | فعل مُضارع وہ فعل ہے جس سے موجودہ یا آئندہ زمانے میں کسی کام کا ہونا سمجھا جائے۔ مُضارع کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ مُقرّر نہیں۔ بس اتنا سمجھ لینا چاہیے کہ اس کے صیغۂ واحد غائب کے آخر میں "دْ" ہوتا ہے۔ اور اُس کے ماقبل حرف پر فتحہ ہوتا ہے۔ اور باقی صیغے بنانے کے لیے صیغۂ واحد غائب کے آخر سے "دْ" کو گرا کر اس کی بجائے ان صیغوں کی ضمیرِ متصل فاعلی لگا دیتے ہیں۔ جیسے "آیَدْ" (وہ آتا ہے یا آئے گا) اور "آیَنْد" (وہ سب آتے ہیں یا آئیں گے) اسی طرح آخر تک۔

فعل حال | فعل حال وہ فعل ہے جس سے موجودہ زمانے میں کسی کام کا ہونا سمجھا جائے۔ فعل حال کو فعل مُضارع سے بناتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ: یہ ہے کہ فعل مضارع کے تمام صیغوں کے شروع میں لفظ "مِی" لگا دیتے ہیں۔ جیسے "آیَدْ" سے "مِی آیَدْ" (وہ آتا ہے)۔

فعل مُستقبل | فعل مُستقبل وہ فعل ہے جس سے آئندہ زمانے میں کسی کام کا ہونا سمجھا جائے۔ فعل مستقبل کو ماضی مُطلق سے بناتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ: یہ ہے کہ ماضی مُطلق کے صیغۂ واحد غائب کے شروع میں "خواہَدْ" کی گردان لگا دیتے ہیں۔ جیسے "آمد" سے "خواہد آمد" (وہ آئے گا) اور "خواہند آمد" (وہ سب آئیں گے)

فعل امر | فعل امر وہ فعل ہے جس سے آئندہ زمانے میں کسی فاعل سے کسی کام کی طلب سمجھی جائے۔ فعل امر کے صیغے وہی ہیں جو فعل مُضارع کے صیغے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ فعل مضارع میں صیغۂ واحد حاضر کے آخر میں "ی" ضمیرِ مُتصل فاعلی ہوتی ہے جس کا ماقبل مکسور ہوتا ہے اور فعل امر میں صیغۂ واحد حاضر کے آخر سے اس ضمیر "ی" کو گرا کر اس کے ماقبل کے کسرہ کو گرا دیتے ہیں۔ نیز فعل امر کے شروع میں اکثر "ب" زائد لگاتے ہیں۔ جب کہ مضارع کے شروع میں "ب" کو گرا لیتے ہیں جیسے "کُنی" (تو کرتا ہے یا کرے گا) سے "بِکُن" (تو کر) اور "باشی" سے "بباش" (تو ہو) وغیرہ

فائدہ ضروری: "ب" جب فعل پر آئے تو اگر اس کا مابعد مضموم ہو تو "ب" بھی مضموم پڑھا جاتا ہے ورنہ مکسور۔ اور جب "ب" الف پر آجاتا ہے تو ہمزہ "ی" سے بدل کر مفتوح پڑھا جاتا ہے۔

فعل نہی | فعل نہی وہ فعل ہے جس سے آئندہ زمانے میں کسی فاعل سے کسی کام کے نہ کرنے کی طلب سمجھی جائے۔ فعل نہی کو فعل امر سے بناتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ: یہ ہے کہ فعل امر کے صیغۂ واحد حاضر اور جمع حاضر کے شروع میں "ب" کی بجائے میم مفتوح "مَ" برائے نہی لگا دیتے ہیں اور باقی چار صیغوں کے شروع میں "ب" کی بجائے نون مفتوح "نَ" برائے نہی لگا دیتے ہیں۔ جیسے "بکُنَد" (وہ کرے) سے "نَکُنَد" (وہ نہ کرے) اور "بکُن" سے "مَکُن" (تو نہ کر)۔

فائدہ ضروری: جس فعل کے شروع میں الف ہو اُس پر جب "ب" یا "م" برائے نہی یا "ن" برائے نفی یا نہی داخل ہوتے ہیں تو اس کا الف "ی" سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے "آید" سے "بیاید" [illegible]

فعل مجہول بنانے کا قاعدہ

جس فعل کی اِسناد اپنے فاعل کی طرف ہو اُسے "فعلِ معرُوف" اور جس فعل کی اِسناد اپنے مَفعُول کی طرف ہو اُسے "فعلِ مجہُول" کہتے ہیں۔ اس سے پہلے معروف فعلوں کے بنانے کے طریقے بتائے گئے ہیں مجہُول فعلوں کے بنانے کا ایک ہی مختصر قاعدہ یہ ہے کہ :

جس معروف فعل کے جس صیغے کو مجہول بنانا ہو پہلے وہی معروف فعل اور وہی صیغہ "شُدَن" (ہونا) مصدر سے بنالیں پھر جس مصدر سے فعل مجہول کا صیغہ بنانا مقصود ہے اس کے ماضی مُطلق معروف کے صیغۂ واحد غائب کے آخر میں ہائے مُختفی "ہ" بڑھا کر اُسے شُدَن سے بنائے ہوئے صیغے کے شروع میں لے آئیں وہی فعل اور صیغہ مجہول بن جائیگا مثلاً "کردن" (کرنا) مصدر سے تمام گزشتہ معروف فعلوں کے مجہول اس طرح بنیں گے :

"کردہ شُد" (وہ کیا گیا، ماضی مطلق مجہول)، "کردہ شُدہ است" (وہ کیا گیا ہے، ماضی قریب مجہول)، "کردہ شُدہ بُود" (وہ کیا گیا تھا، ماضی بعید مجہول)، "کردہ مے شُد" (وہ کیا جاتا تھا، ماضی استمراری مجہول)، "کردہ شُدہ باشد" (وہ کیا گیا ہوگا، ماضی احتمالی مجہول)، "کردہ شُدے" (کاشکہ وہ کیا جاتا، ماضی تمنائی مجہول)، "کردہ خواہد شُد" (وہ کیا جائے گا، فعل مستقبل مجہول)، "کردہ شود" (وہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا، فعل مُضارع مجہُول)، "کردہ مے شود" (وہ کیا جاتا ہے، فعل حال مجہول)، "کردہ شو" (تو کیا جا، فعل امر مجہول صیغہ واحد حاضر)، "کردہ مشو" (تو مت کیا جا، فعل نہی واحد حاضر مجہول)۔

اَسمائے مُشتَق

مصدر سے جو اسم مُشتق ہوتے ہیں ان میں سے اِسم فاعل اور اِسم مَفعُول بھی ہیں۔ ان دونوں کے صرف دو دو صیغے ہوتے ہیں۔ صیغۂ واحد اور صیغۂ جمع۔

اسمِ فاعل اِسم فاعل وہ اسم ہے جو فعل سے بنایا گیا ہو تاکہ اُس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل (کام) قائم ہو۔ اسم فاعل کو فعل امر سے بناتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل امر کے صیغۂ واحد حاضر کے شروع سے "ب" کو ہٹا کر آخری حرف کو کسرہ دیکر اس کے بعد "ندہ" بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے "بکن" سے "کُنندہ" (کرنے والا)۔ یہ اسم فاعل کا صیغۂ واحد ہوا اس کے صیغۂ جمع کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ صیغۂ واحد کے آخر کے "ہ" کو گاف مفتوح (گَ) سے بدل کر اس کے بعد "ان" علامتِ جمع لگا دیتے ہیں۔ جیسے "کُنندہ" سے "کُنندگان" (کرنے والے)۔

اسمِ مفعُول اِسم مَفعُول وُہ اسم ہے جو فعل سے بنایا گیا ہو تاکہ اُس ذات پر دلالت کرے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ اسم مفعُول کے صیغۂ واحد کو ماضیٔ مُطلق کے صیغۂ واحد غائب سے اسطرح بناتے ہیں کہ اُس کے آخری حرف کو فتحہ دیکر اُس کے بعد "ہ" لگا دیتے ہیں۔ جیسے "کرد" (کیا) سے "کردہ" (کیا ہوا) اور صیغۂ واحد کے آخر کے "ہ" کو گاف مفتوح (گَ) سے بدل کر اُس کے بعد علامتِ جمع "ان" لگا کر صیغۂ جمع بھی بنا لیتے ہیں۔ جیسے "کردہ" سے "کردگان" (کیے ہوئے)

کتاب میں جن فعلوں یا مشتق اسموں کے صیغے آ رہے ہیں نیچے ان سب کے مصادر مع معنی و مضارع ذیل میں دیئے ہیں، تاکہ عزیز طلبہ کتاب کے اسباق کو سمجھنے و ترجموں کے حل کرنے میں ان سے فائدہ حاصل کریں

مصادرِ بابِ اوّل

مصدر	معنی	مضارع
	آ	
آزردن	ستانا	آزارد
آفریدن	پیدا کرنا	آفریند
آمدن	آنا	آید
آموختن	سیکھنا سکھانا	آموزد
آوردن	لانا	آرد، آورد
	ب	
بایستن	چاہئیے	باید
برداشتن	اٹھانا	بردارد
بودن	ہونا	بود، باشد
	پ	
پروردن	پالنا	پرورد
پریدن	اڑنا	پرد
	ت	
ترسیدن	ڈرنا	ترسد
توانستن	سکنا، طاقت رکھنا	تواند
	ج	
جنبانیدن	ہلانا	جنباند
	خ	
خفتن	سونا	خسپد
خندیدن	ہنسنا	خندد
خواندن	پڑھنا	خواند
خوردن	کھانا	خورد
	د	
دادن	دینا	دہد
داشتن	رکھنا	دارد
دانستن	جاننا، سمجھنا	داند
دریدن	چیرنا، پھاڑنا	درد
دیدن	دیکھنا	بیند
	ر	
رسیدن	پہنچنا	رسد
رفتن	جانا	رود
رنجیدن	رنجیدہ ہونا، تنگ ہونا	رنجد
	ز	
زدن	مارنا	زند
	ش	
شدن	ہونا	شود
شستن	دھونا	شوید
شناختن	پہچاننا	شناسد
شنیدن	سننا	شنود
	ف	
فروختن	بیچنا	فروشد
	ک	
کردن	کرنا	کند
کندن	کھودنا، اکھاڑنا	کند
	گ	
گذشتن	چھوڑنا، گزرنا	گذرد
گردانیدن	پھیرنا، کرنا	گرداند
گرفتن	پکڑنا، لینا، چھیننا	گیرد
گزیدن	کاٹنا، ڈنک مارنا	گزد
گفتن	کہنا، بولنا	گوید

مصدر	معنی	مضارع
	م	
مالیدن	ملنا	مالد
ماندن	ہونا، رہنا، رکھنا، چھوٹنا	ماند
	ن	
نشستن	بیٹھنا	نشیند
نوشتن	لکھنا	نویسد
نوشیدن	پینا	نوشد
	ی	
یافتن	پانا	یابد

مصادر باب دوم و سوم

مصدر	معنی	مضارع
	آ	
آراستن	سنوارنا	آراید
آزمودن	آزمانا	آزماید
آمرزیدن	بخشنا	آمرزد
آمیختن	ملنا، ملانا	آمیزد
	ب	
باریدن	برسنا، برسانا	بارد
بازیدن	کھیلنا	بازد
برآمدن	نکلنا	برآید
برخاستن	اٹھنا	برخیزد
بردن	لے جانا	برد
برگشتن	پھرنا	برگردد
بریدن	کاٹنا	بُرد
	پ	
پذیرفتن	قبول کرنا	پذیرد
پرداختن	خالی کرنا، مشغول ہونا	پردازد
پرستیدن	پوجنا	پرستد
پسندیدن	پسند کرنا	پسندد
پوشانیدن	پہنانا	پوشاند
پوشیدن	پہننا، ڈھانپنا	پوشد
پیچیدن	اینٹھنا، لپٹنا، مڑنا	پیچد

مصدر	معنی	مضارع
	ت	
تابیدن	چمکنا، پھیرنا	تابد
تکانیدن	جھاڑنا، جھٹکنا، جھکا دینا	تکاند
	ج	
جُستن	ڈھونڈنا	جُوید
جنگیدن	لڑنا	جنگد
جُوییدن	ڈھونڈنا	جُوید
	چ	
چَریدن	چرنا	چَرد
چیدن	چننا	چیند
	خ	
خستن	زخمی ہونا، تھکنا	خستد
خوابیدن	سونا	خوابد
	د	
درخشیدن	چمکنا	درخشد
دُزدیدن	چرانا	دُزدد
دویدن	دوڑنا	دود
	ر	
راندن	ہانکنا، چلانا	راند
رُبودن	لے جانا، اُچکنا	رُباید
رسانیدن	پہنچانا	رساند
رمیدن	بھاگنا	رمد

مصدر	معنی	مضارع
رہانیدن	رہائی دینا، رہا کرنا	رہاند
ریختن	گرانا، چھڑکانا	ریزد
	س	
ساختن	بنانا، موافقت کرنا	سازد
سرودن	گانا	سراید
سزیدن	لائق ہونا	سزد
ستاندن	لینا	ستاند
سنجیدن	تولنا	سنجد
سوختن	جلنا، جلانا، روشن کرنا	سوزد
	ش	
شکستن	ٹوٹنا، توڑنا	شکند
شمردن	گننا	شمارد
	ط	
طلبیدن	بلانا، چاہنا، مانگنا	طلبد
	غ	
غریدن	غرانا، دھاڑنا، غصے کی وجہ سے شور کرنا	غرد
	ف	
فرستادن	بھیجنا	فرستد
فرمودن	فرمانا	فرماید
	ک	
کاریدن	بونا	کارد
کاستن	گھٹنا، گھٹانا	کاہد
کاشتن	بونا	کارد
کاہیدن	گھٹنا، گھٹانا	کاہد

مصدر	معنی	مضارع
گشادن	کھولنا	گشاید
گشودن	کھولنا، کھلنا، کھلنا	گشاید۔ گشود
کشیدن	کھینچنا	کشد
کوبیدن، کوفتن	کوٹنا	کوبد
	گ	
گداختن	پگھلنا، پگھلانا، گھلنا، گھلانا	گدازد
گردیدن	پھرنا، ہونا	گردد
گریستن	رونا	گرید
گریختن	بھاگنا	گریزد
گزاردن	ادا کرنا، گزارنا	گزارد
گذشتن	گزرنا	گذرد
گزیدن	چن لینا	گزیند
گشتن	پھرنا، لوٹنا، ہونا	گردد
	م	
مردن	مرنا	میرد
میرانیدن	مار ڈالنا	میراند
	ن	
نگریستن	دیکھنا	نگرد
نمودن	دکھلانا، کرنا	نماید
نواختن، نوازیدن	نوازنا	نوازد
نہادن	رکھنا	نہد
نہفتن	چھپنا، چھپانا	نہفتد
نیازیدن	عاجزی کرنا	نیازد
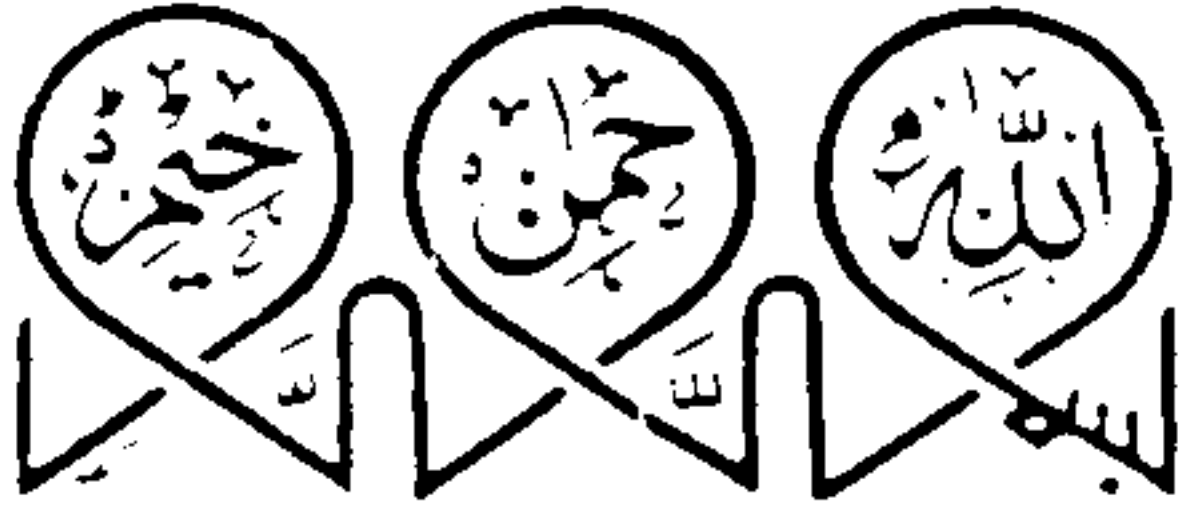
ترکیب مرکب ہائے ناقص و ترتیب جملہ ہا از کلمات مختلفہ

درسِ اوّل

اَسْمَائے ذات، مُرَکَّبِ اِضَافی

خُدَا ۔ رَسُوْل ۔ نَمَاز ۔ رُوْزَہ ۔ حَجّ

جُمُعَہ ۔ رَمَضَان ۔ کَعْبَہ ۔ نَام ۔ جَہَان

نامِ خُدَا ۔ رَسُوْلِ خُدَا ۔ خُدَائے جَہَان ۔ نَمازِ جُمُعَہ ۔ رُوْزَۂ رَمضان

حَجِّ کَعْبَہ ۔

وَقْت ۔ رُوْز ۔ شَب ۔ صُبْح ۔ شَام ۔ مَاہ ۔ سَال ۔ ثَوَاب

عَذَاب ۔ بِہِشْت ۔ دُوْزَخ ۔ رَاہ ۔ پَیْدَائِش ۔ وَفَات

وَقْتِ شَام ۔ نَمازِ صُبْح ۔ رَاہِ بِہِشْت ۔ عَذَابِ دُوْزَخ ۔ ثَوَابِ رُوْز

شَبِ مِعْرَاج ۔ رُوْزِ پَیْدَائِش ۔ سَالِ وَفَات ۔ مَاہِ رَمَضَان ۔

نَان ۔ گُوْشْت ۔ شِیْر ۔ کَبَاب ۔ بَیْضَہ ۔ آب

گَنْدُم ۔ جَو ۔ بُز ۔ گَاؤ ۔ مُرْغ ۔ آہُو

اَسْپ ۔ سَگ ۔ گُرْبَہ ۔ خَر

نَانِ جَو ۔ گُوْشْتِ بُز ۔ شِیْرِ گَاؤ ۔ کَبَابِ آہُو ۔ بَیْضَۂ مُرْغ

دَانَۂ گَنْدُم ۔ آبِ زَمْزَم ۔ اَسْپِ حَمْد ۔ خَرِ عِیْسٰی ۔ سَگِ اَصْحَابِ کَہْف

گُرْبَۂ مَحْمُوْد ۔

۱۔ پورے سبق کا صاف اور خوشخط اردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے

۲۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے:

نوکر کا نام۔ جمعہ کا روزہ۔ وفات کا مہینہ۔ رمضان کی رات۔ گندم کی روٹی۔ بکری کا دودھ۔ ہرن کا گوشت۔ تنور کا [illegible]۔ احمد کی بلی۔

۳۔ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجیے:

(۱) مرکب اضافی کسے کہتے ہیں اور یہ کس کی قسم ہے؟ (۲) مضاف اور مضاف الیہ دونوں کی تعریفیں بیان کیجیے اور بتائیے کہ ان میں سے کون پہلے اور کون بعد میں آتا ہے؟ (۳) مرکب اضافی کے اردو ترجمے میں مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان کیا لفظ نکلتا ہے؟

درسِ دُوم

اَعضائے بدن، چار جہت، نوِشت وخواند

مُو - سر - چشم - گوش - بینی - دندان - زبان - دہان - رُو

دست - پا - دل - لب - ناخن - پیل - موش

مُوئے سر - چشمِ آہو - زبانِ گاؤ - گوشِ خر - دہانِ اسپ - دندانِ سگ

ناخنِ گربہ - دلِ بز - پائے پیل - دستِ احمد - بینیِ موش - لبِ محمود - رُوئے عیسیٰ۔

خاک - باد - آتش - مشرق - مغرب - شمال

جنوب - دریا - کوہ - زمین - فرش - خانہ

خاکِ طیبہ - آتشِ دوزخ - شاہِ مشرق - تہذیبِ مغرب - بادِ شمال

ملکِ جنوب - دریائے چناب - کوہِ طور - فرشِ زمین - خانۂ خدا

چاقو - کارد - دفتر - قلم - خامہ - کاغذ

مرکب - دوات - کتاب - نی - صندلی

میز - اُستاد - شاگرد - خود - خویش

چاقوئے احمد - کاردِ محمود - قلمِ نی - دفترِ شاگرد - کاغذِ کتاب

مرکبِ خود - صندلیِ اُستاد - میزِ خویش - خامۂ اُستاد - دواتِ احمد

تمرین

۱۔ پورے سبق کا صاف اور خوش خط اردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے۔

۲۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے:

ہاتھی کا کان۔ احمد کی ناک۔ گدھے کی ٹانگ۔ چوہے کا دانت۔ کتے کا بال۔ اپنا منہ۔ جنوب کی ہوا۔ احمد کی تختی۔ محمود کا پرانا جوتا۔ شاگرد کی سیاہی۔ عابد کی کرسی۔

۳۔ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجیے:

(۱) مضاف کے آخری حرف پر عموماً کونسی حرکت ہوتی ہے؟ (۲) مضاف کا آخری حرف "ا" یا "و" ہو تو اس کے بعد کونسا حرف بڑھاتے ہیں؟ (۳) اگر مضاف کا آخری حرف "ہ" مختفی یا "ی" ہو تو اس کے بعد کیا بڑھاتے ہیں؟ (۴) ان میں سے ہر صورت کی دو دو مثالیں اپنے سبق سے تلاش کر کے [illegible] اپنی کاپی پر لکھیے۔

درسِ سوم

ضمیرِ منفصل، ضمیرِ متصل اضافی، خویشاوندان، لباس

اُو - آنہا - اِیشان - تُو - شُما - مَن - ما

مُوئے او - چشمِ آنہا - گوشِ ایشان - بینیِ تو - دہانِ شما - خامۂ من

صندوقِ ما - گنجِ خود - وجہِ خویش -

پِدَر - مادَر - بابا - مامان - پِسَر

دُختَر - بَرادَر - خواہَر - عَم - عَمُو - عَمّہ

خال - دائی - خالہ - زَن - شَوہَر

مامانِ من - بابائی تو - مادرِ ایشان - پدرِ آنہا - پسرِ شما - دخترِ ما - زنِ تو

شوہرِ آنہا - برادرِ من - خواہرِ ایشان - عموئی او - عمۂ شما - عمۂ تو - خالۂ من

دائی آنہا -

ش - شان - اُوشان - ت - تان - م - مان -

کتابش - قلمِ شان - خانۂ اُوشان - چشمت - سرتان - کارم - گوشمان

زینت - پاتو پیش - موہیم - گربہ اش - نامہ ام - خانہ ات -

کُلاہ - دَستار - پَیراہَن - زیرجامہ - شَلوار - کُرتہ - کَفش -

کَمربَند - زیرپَیراہَن - جوراب - دَستکش - دَستمال - لُنگ -

۱۔ پورے سبق کا صاف اور خوشخط اردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے۔

۲۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے۔

ہمارے رشتوں کا نام۔ اس کی ماں کی چادر۔ تیرے ماموں کی قمیص۔ اُن کے بھائی کی دھوتی۔ میری پھوپھی کا رومال۔ تمہاری ممانی کا دستانہ۔ رمضان کے مہینے کے روزے کا ثواب۔ اُس کے بھائی کے بہن کی آنکھ۔ جمعہ کی نماز کی اذان کا وقت۔ پاکستان کی آزادی کی خوشی کا دن۔

۳۔ مرکب اضافی کی پہچان کے دو آسان طریقے بتایئے، نیز انہیں اپنے سبق میں سے کم از کم دو دو مثالوں کے ذریعے سمجھایئے۔

درسِ پنجم

اسمائے صفت مرکب توصیفی

پاک ۔ پلید ۔ نو ۔ کہنہ ۔ نیک ۔ بد ۔ تنگ ۔ فراخ ۔ مجید

تنِ پاک ۔ آبِ پلید ۔ زیرِ جامۂ نو ۔ کتِ کہنہ ۔ زنِ نیک کارِ بد ۔
دشتِ تنگ ۔ کفشِ فراخ ۔ قرآنِ مجید ۔

سرد ۔ گرم ۔ خشک ۔ تر ۔ جوان ۔ پیر ۔ چابک
تیز ۔ کُند ۔ سیاہ ۔ سفید ۔ سرخ ۔ زرد ۔ سبز

آبِ سرد ۔ نانِ گرم ۔ مردِ جوان ۔ زنِ پیر ۔ چاقوئے تیز ۔ کاردِ کُند
تختۂ سیاہ ۔ گچ سفید ۔ گلِ سرخ ۔ دستارِ سبز ۔ پیراہنِ زرد ۔ اسپِ چابک
خوالۂ خشک ۔ چشمِ سیاہ ۔ دامنِ تر ۔

خوشخو ۔ خوشخط ۔ غمگین ۔ شادمان ۔ دانا ۔ نادان ۔
کر ۔ کوز ۔ لال ۔ لنگ ۔ دانشجو ۔ ہمدرس ۔ دہقان ۔ جدی

دہقانِ جدی ۔ دانشجوئے خوشخط ۔ ہمدرسِ خوشخو ۔ جانِ غمگین ۔ دلِ شادمان
مردِ دانا ۔ طفلِ نادان ۔ گوشِ کر ۔ زبانِ لال ۔ چشمِ کوز ۔ پائے لنگ

۱۔ پورے سبق کا صاف اور خوشخط اردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے۔

۲۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے:

تنگ ٹوپی۔ کھلی دستک۔ ایک بیٹی۔ پرانا جوتا۔ گرم دودھ۔ بوڑھا مرد۔ سیاہ بال۔
زرد چہرہ۔ سفید توپ۔ محنتی طالب علم

۳۔ خالی جگہوں کو پر کیجیے:

(۱) .... پاک (۲) کارد (۳) .... کز (۴) پانے ....
(۵) .... وزر .... (۶) زبان ....

۴۔ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجیے۔

(۱) اسم ذات اور اسم صفت کی تعریفیں بتائیے اور اپنے سبق میں سے پانچ اسم ذات اور پانچ اسم صفت چن کر لکھیے (۲) مرکب توصیفی کسے کہتے ہیں اور یہ کس کی قسم ہے؟ (۳) موصوف اور صفت کی تعریف بیان کیجیے اور بتائیے کہ ان میں سے کون پہلے آتا ہے اور کون بعد میں؟ (۴) موصوف کے آخری حرف کی حالت کیا ہوتی ہے؟ مثالوں کے ذریعے واضح کیجیے (۵) مرکب توصیفی کی پہچان کے دو آسان طریقے بتائیے اور ہر طریقے کو اپنے سبق میں سے کم از کم دو دو مثالوں میں سمجھائیے۔

درسِ ششم

اَسمائے اشارہ، مُرکّب اشاری، واحد و جمع

آن - این

آن جا - این جا - آن مرد جوان - این زن پیر - کتاب این پسر -
پیراهن آن دختر - تختهٔ سیاه آن مرد - گچ سفید این دانشجو - خامهٔ آن پسر خوشخط
سخن این مدرس خوشخو -

مَرد - مَردان - زَن - زَنان - اسپ - اسپان - دانا - دانایان
خوبرو - خوبرویان - بچه - بچگان - بنده - بندگان

مردان نیک - زنان ... - اسپان ... - دانایان ... - خوبرویان ...

بچگان خردسال - بندگان رب

دست - دستها - کار - کارها - جامه - جامها -
نامه - نامها - کاغذ - کاغذات - ده - دهات
نقشه - نقشه جات - قلعه - قلعه جات

دستهائے سفید - کارهائے نیک - جامهائے زنان - نامهائے شیعیان ...
کاغذات زرد - دهات افغانیان - نقشه جات ... - ... باشندگان پاکستان
قلعه جات ... - ... - ... - ...

۱۔ پورے سبق کا صاف اور خوشخط اردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے؛

۲۔ فارسی میں ترجمہ کیجئے۔

(الف) وہ کتاب۔ یہ قلم۔ وہ سفید چاک۔ یہ اندھی آنکھ۔ اس نیک عورت کی چادر۔ اس طالب علم کی میز۔

(ب) ایران کی عورتیں۔ پاکستان کے مرد۔ ہمارے ہاتھ۔ تمہارے پیر (ہولڈر)۔ عرب کے ہرن۔ جنت کے رہنے والے۔

۳۔ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجئے:

(۱) مرکب اشاری کسے کہتے ہیں؟ (۲) اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ کی تعریف کیجئے اور بتایئے کہ "آن" اور "این" میں سے کونسا اسم اشارہ قریب کے لیے ہے اور کونسا اشارہ بعید کیلئے؟ (۳) اپنے سبق میں تین مرکب اضافی اور تین مرکب توصیفی تلاش کرکے لکھیے۔ (۴) اسم غیر ذی روح (غیر جاندار) کی جمع بنانے کے کتنے قاعدے ہیں؟ ان کو تفصیل سے بیان کیجئے (۵) اسم ذی رُوح (جاندار) کی جمع بنانے کا قاعدہ بتایئے نیز ہر قاعدے کے مطابق بنائی گئی جمع کی دو دو مثالیں اپنے سبق سے تلاش کرکے لکھیے۔

درسِ ہفتم

ضمیرِ مُتّصل فاعلی

اَفعالِ ناقصہ جُملۂ اسمیۂ خبریہ وفعلیۂ ناقصہ

ست - ند - ی - ید - م - یم -

ہست - ہستند - ہستی - ہستید - ہستم - ہستیم -

اُو ہست - آنہا ہستند - تُو ہستی - شُما ہستید - مَن ہستم - ما ہستیم - قُرآن کلامِ خداست

دِران شما پیر ہستند - شما مردان جوانید - مَن غمگینم - ما دانا ہستیم - تُو پسرآن پیرمردی

تارِ مان سبز ہست - دلہا خُوش اند - شما جوانانِ جان باز ہستید - مَن پسرتُو ہستم

پدرِ من اِی - ما غلامانِ رسُولِ کریمیم -

شُد - شُدند - شُدی - شُدید - شُدم - شُدیم

بُود - بُودند - بُودی - بُودید - بُودم - بُودیم

احمد جوان بُود - اُو پیر شُد - شاگردان ما خُوشخط شدند - من شادمان بُودم -

برادران شما حافظِ قرآن بُودند - مَن ناخُوش شُدم - شما قاری قرآن بُودید -

مادرِستان زن نیک بُود - تُو پیر شدی - عمّوئے ما بیمار بُود - اخوانش خوب شُد -

ما نادان بُودیم - حالا دانا شُدیم -

(جزء : الف)

۱۔ پورے سبق کا صاف اور خوشخط اردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے۔

۲۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے:

وہ جوان ہے۔ وہ سب بوڑھے ہیں۔ تو عقلمند ہے۔ تم نادان ہو۔ میں کسان ہوں۔ ہم سنار (زرگر) ہیں۔ (نوٹ: ان فقروں میں "ست" "ند" وغیرہ ضمیروں کو بطور رابطہ استعمال کیجیے)

۳۔ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجیے:

(۱) جملہ کی تعریف کیا ہے؟ اور اس کے ضروری اجزاء کتنے کتنے ہوتے ہیں؟ (۲) اسناد، مسند اور مسند الیہ کسے کہتے ہیں؟ (۳) بتائیے کہ کلمہ کی تین قسموں (اسم، فعل، حرف) میں سے کن دو قسموں کے ملنے سے جملہ بن سکتا ہے اور کیوں؟ (۴) جملہ خبریہ اور انشائیہ میں کیا فرق ہے؟ (۵) جملہ اسمیہ خبریہ کی تعریف کیجیے اور بتائیے کہ اس جملے میں مسند الیہ کو کیا کہتے ہیں اور مسند کو کیا کہتے ہیں؟ (۶) جملہ اسمیہ خبریہ کی ترتیب بتائیے اور وضاحت کیجیے کہ رابطہ سے مراد کیا ہے، یہ کہاں آتا ہے اور اس کا فائدہ کیا ہے؟ (۷) اپنے سبق میں سے جملہ اسمیہ خبریہ کم از کم تین عدد تلاش کرکے ان کی ترکیب نحوی تحریر کیجیے۔

(جزء : ب)

۱۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے:

ہم بیمار تھے۔ ان کے بچے نادان تھے۔ تو خوش تھا۔ تم بوڑھے ہو گئے۔ اس کی زبان گونگی تھی۔ میں حافظ قرآن ہو گیا۔ ہم خوشخط تھے۔

۲۔ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجیے:

(۱) جملہ فعلیہ کی تعریف کیجیے اور بتائیے کہ اس میں مسند کو کیا کہتے ہیں اور مسند الیہ کو کیا کہتے ہیں؟ (۲) جملہ فعلیہ ناقصہ اور فعل ناقص کی تعریف بیان کریں۔ (۳) جملہ فعلیہ ناقصہ کے ضروری اجزاء کتنے ہوتے ہیں؟ ان کے نام اور ترتیب بھی بتائیے۔ (۴) افعال ناقصہ کون کون سے فعل ہیں؟ اور ان کے علاوہ باقی فعلوں کو کیا کہتے ہیں؟ (۵) جملہ فعلیہ ناقصہ کے کم از کم تین مرکب اپنے سبق میں سے تلاش کرکے ان کی ترکیب نحوی لکھیے۔ (۶) ضمیر متصل فاعلی کسے کہتے ہیں؟ اور یہ ضمیریں کتنی ہیں اور کون کون سی ہیں؟

درسِ ہشتم

مصدر، اوقاتِ پنج نماز و غذا، ماضیٔ مطلق

گفتن ـ خواندن ـ دادن ـ داشتن ـ کردن ـ خفتن ـ خوردن

پنج ارکانِ اسلام اینست: کلمہ گفتن ـ نماز خواندن ـ زکوٰۃ دادن ـ روزۂ ماہِ رمضان داشتن ـ حجِ خانۂ کعبہ کردن۔

نامہائے پنج نماز اینست: نمازِ صبح (فجر)، نمازِ پیشین (ظہر)، نمازِ دیگر (عصر)، نمازِ شام (مغرب)، نمازِ خفتن

طعامِ صبح خوردن صبحانہ است ـ طعامِ قبلِ نیم روز چاشت است ـ طعامِ نیم روز خوردن ناہار است ـ وقتِ عصر چائے خوردن عصرانہ است ـ وقتِ شب غذا خوردن شام است۔

گفت ـ گفتند ـ گفتی ـ گفتید ـ گفتم ـ گفتیم۔

او گفت ـ آنہا گفتند ـ تو گفتی ـ شما گفتید ـ من گفتم ـ ما گفتیم

خواند ـ داد ـ کرد ـ داشت ـ خفت ـ خورد۔

احمد گفت ـ محمود قرآن خواند ـ او کار کرد ـ پسرِ من روزہ داشت۔ خواہرش زکوٰۃ داد ـ احمد وضو کرد ـ مردان نماز کردند ـ تو کار خود کردی؟ کردم ـ شما سلام کردید؟ کردیم۔ ایشان سبق خود خواندند؟ خواندند ـ آنہا زکوٰۃ دادند

نہ دادند ۔ شما خُفتید؟ نہ خُفتیم ۔ تو روزۂ روزِ جمعہ داشتی ۔ داشتم ۔ ایشان نماز خواندند؟ خواندند ۔ تو دروغ گفتی؟ من دروغ گفتم ۔

تمرین

۱ ۔ پورے سبق کا صاف درخوشخط اُردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے ۔

۲ ۔ خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

(ل): (۱) روزۂ ماہ رمضان ...... (۲) ...... خواندن (۳) حج خانۂ کعبہ ......

(۴) ...... دادن (۵) کلمہ ...... (۶) ...... خفتن

(ب): (۱) ...... عصرانہ است (۲) طعامِ نیمروز خوردن ...... است (۳) ...... صُبحانہ است (۴) وقتِ شب غذا خوردن ...... است (۵) ...... چاشت است

۳ ۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے:

احمد نے زکوٰۃ دی ۔ عورتوں نے روزہ رکھا ۔ تو نے وضو کیا ۔ تم نے نماز پڑھی ۔ میں نے دوپہر کا کھانا کھایا ۔ ہم سوئے ۔

۴ ۔ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجیے:

(۱) مصدر کی تعریف اور پہچان بتائیے ۔ (۲) مُشتق اور جامد کی تعریف کیجیے (۳) فعل ماضی مطلق کسے کہتے ہیں؟ نیز بتائیے کہ اسے کس سے بناتے ہیں؟ (۴) ماضی مُطلق کے بنانے کا پورا طریقہ تفصیل سے لکھیے ۔ (۵) "کردن، دادن، خفتن" اِن مصدروں سے ماضیٔ مطلق کی پوری گردانیں (چھ چھ صیغے) تحریر کیجیے ۔

درسِ ششم

حُرُوفِ جار، حُرُوفِ عطف، حُرُوفِ ایجاب و نفی

بَا - بَہ - بَر - دَر - اَز - تَا - رَا - بَرَائے - بَہرِ - پَئے

وَ - یَا - کِہ - بَاز - پَس - سِپَس - نِیز - ھَم

بَلے - بَلہ - آرے - نَہ - نَخَیر - نے

بَا مَن - بَہ آنہا - بَر سَر - دَر کِتَاب - اَز نِیک آباد تَا لاہُور - شُمَا رَا - بَرَائے مَن - بَہرِ خُدَا - پَئے خَوَاندَن دَرس - اَز بَرَائے خُدَا و رَسُول

احمد گُفت کِہ محمود ؟ تُو سَبَق گُفتی یَا نَماز خَوَاندی ؟ مَن اَوَّل سَبَق خُود گُفتَم پَس اَز آن نَماز خَوَاندَم . سِپَس دُعَا کَردَم - احمد نَامہ اَم خَوَاند - بَاز شَام خُورد پِسَرَم تِلاوَت قُرآن کَرد - وَ نَعت ہَم خَوَاند . مُعَلِّمَان بَرَا و شَابَاش گُفتَند -

محمود شَاگِردَانش رَا صُبحَانہ دَاد ؟ نَے - اِیشَان اُو رَا نَاہَارِی دَادَند ؟ بَلے دَادَند - تُو قُرآن خَوَاندِی ؟ آرے خَوَاندَم - گُوشِ اُو کَرَانست ؟ نَخَیر ! گُوشِ اُو کَر نِیست - احمد بَا مَن گُفت - کُلاہ بَر مِیز نِیست . دَر صَندُوق نِیست - مَا اِین کَار اَز بَہرِ خُدَا و رَسُول کَردِیم نَہ بَرَائے نَوِشتَن .

صُبحَانہ بَہ مَنزِل خُوردِیم - پَس اَز آن بَہ مَدرَسہ سَبَق خَوَاندِیم - بَاز نَاہَار بَخَانہ خُوردِیم - سِپَس نَمازِ ظُہر کَردِیم - وَ یَک سَاعَت اِستِرَاحَت کَردِیم - کِتَابَان

بر میز بود۔ پس از صرفِ عصرانہ درسِ خود را باز خواندیم۔ وقتِ نمازِ عصر شُد۔ ہم نمازِ عصر ادا کردیم۔ و بعد از نمازِ عصر تا مغرب سیرِ گلستان کردیم۔

1. پورے سبق کا صاف اور خوشخط اردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے۔
2. فارسی میں ترجمہ کیجئے۔

(ا) تم سے ساتھ مسجد سے مدرسہ تک۔ کتابیں۔ لکھنے کے لئے۔ ان کو

(ب) حمد نے وضو کیا پھر نماز پڑھی میرے بیٹے نے روزہ رکھا اور زکوٰۃ بھی دی۔ تم نے دودھ پیا یا پانی؟

(ج) کیا کتاب درخدیجہ پر ہے؟ ہاں میز پر ہے کیا معلم نے ان کو قلم دیا؟ نہیں، چاک دیا کیا یہ مسجدیں ہیں؟ نہیں۔ کیا یہ دستانے میرے بیٹے ہیں؟ ہاں۔

3. مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجئے!

(۱) حروفِ جار کی تعریف کیجئے نیز بتائیے کہ مجرور کسے کہتے ہیں؟ (۲) حروفِ عطف کی تعریف کیا ہے؟ اور معطوف علیہ و معطوف میں کیا فرق ہے؟ (۳) حروفِ ایجاب اور حروفِ نفی کی تعریف بتائیے (۴) حروفِ ایجاب اور حروفِ نفی کتنے ہیں اور کون کون سے؟ (۵) "جار و مجرور" اور "معطوف علیہ و معطوف" کے دو دو فقرے اپنے سبق سے تلاش کرکے لکھیے۔

تاکسی - باذرشکہ بمنزل رسیدم - آنہا با قطار رفتند یا با موٹر سائکلت؟
نہ نیز: ایشان با دو چرخہ رفتند۔

۱. پورے سبق کا صاف اور خوشخط اردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے
۲. فارسی میں ترجمہ کیجیے: میرا چچا ہوائی جہاز سے لاہور آیا۔ میں سائیکل پر ہوائی اڈے پہنچا آپ نے رستے میں نہ رکشا پایا نہ ٹیکسی۔ ہم نے تمہارے ماموں کی موٹر کار کو دیکھا وہ بس پر سوار ہوا تم تانگے پر بیٹھ گئے۔ میرے بھائی نے اپنی موٹر سائیکل اُس کو دی اور خود ریل گاڑی سے گھر پہنچا۔
۳. مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجیے:
(۱) "آوردن، شنیدن، نوشتن" ان مصادر سے ماضی مطلق کی گردان کیجیے۔ (۲) "آمدند، نشست، زدند، گرفتی، یافتم، دیدید" کون سے صیغے ہیں (۳) جملۂ فعلیہ کے اجزاء کی ترتیب بتائیے۔

درسِ یازدهم

ماضیِ قریب، ماضیِ بعید

خوانده است - خوانده اند - خوانده ای - خوانده اید - خوانده ام - خوانده ایم -

برادر شما قرآن خوانده است؟ نه. بیمار است - دختران شما نماز خوانده اند؟
بلے! خوانده اند - تو درس خوانده ای؟ نه خوانده ام - شما کتاب خدا خوانده اید؟
بلے خوانده ایم -

داده بود - داده بودند - داده بودی - داده بودید - داده بودم - داده بودیم

احمد ما را موتر سائکل داده بود - ما او را آتوموبیل خود داده بودیم -
ایشان بمن قلم کهنه داده بودند - تو ایشان را دستمال سفید داده بودی - من
آنها را کاغذ جاذب و قلم خود نویس داده بودم -

برادرت پیر حسن و حسنش با احمد در ده رفته است - پسران ما روزه داشته اند
ما به دیدن مینار پاکستان رفته بودیم - تو در اداره نشسته بودی - من کتاب
فارسی در دست خود گرفته بودم - شما حرف من به جناب دبیر گفته بودید؟
بلے گفته بودیم - ما در اطاق درس درس خود نوشته ایم - من هم دفترچه تو
برائے نوشتن درس آورده ام - تو این سخن من در اطاق پذیرائی گفته
بودی - مدیر دبیرستان پیش من گفته بود - همه دانشجویان در تالار نشسته بودند -

آنجناب روزِ عید به اسلام آباد رفته بودند۔ شما نیز آنجا رسیده بودید۔ ایشان کُت سبز از پشاور گرفته اند۔ ما لُنگ زرد از حیدرآباد یافته بودیم۔ جناب مدیر دانشجویانِ شریر را زده اند۔

۱۔ پورے سبق کا صاف اور خوشخط اردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے۔

۲۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے:

(الف) کیا تم نے مدرسے میں بڑا بلب دیکھا ہے؟ نہیں۔ ہم نے کراچی چڑیا گھر دیکھا ہے۔ اس نے مجھے اپنا تولیہ دیا ہے۔ میرے بیٹوں نے قرآن پڑھا ہے۔ میں ابو کی کرسی پر بیٹھا ہوں۔ تو نے اپنا سبق کاپی میں نہیں لکھا ہے۔

(ب) میرا بھائی بازار سے سرخ قلم لایا تھا۔ تم نے پین اور سیاہی چوس ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔ تم دفتر میں نہیں گئے تھے۔ تو نے اپنا ہاتھ اور منہ دھویا تھا۔ میں نے شام کا کھانا نہیں کھایا تھا۔

۳۔ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجیے۔

(۱) ماضیٔ قریب کسے کہتے ہیں اور اسے کس سے بناتے ہیں؟ (۲) ماضیٔ قریب کے بنانے کا طریقہ کیا ہے؟ (۳) "یافتن" "زدن" مصدروں سے ماضیٔ قریب کی گردان کریں۔ (۴) ماضی بعید کی تعریف کیا ہے اور اسے کس سے بناتے ہیں؟ (۵) ماضی بعید کو کس طرح بناتے ہیں؟ (۶) "نشستن" "گرفتن" سے ماضی بعید کی گردان کریں۔

درسِ دوازدہم

حروفِ استفہام، یائے تنکیر و وحدت

آیا؟ چه؟ چرا؟ چیست؟ چگونه؟ چسان؟ چطور؟ چقدر؟
کدام؟ که؟ کیان؟ کیست؟ کرا؟ کجا؟ کے؟ چند؟

چه گفته ای؟ کلمه خوانده ام۔ آیا پسر محمود به دبستان رفته است؟ بله رفته است۔ پسر احمد چرا بمدرسه نرفته؟ بیمار است۔ عارف اکنون چگونه ای؟ الحمد لله خوشم۔ مامان تو نیز ناخوش بود۔ احوالش چسان است؟ به فضل خدا آن هم خوش است۔ احوال شما چطور است؟ بحمد لله تعالیٰ احوالم خوب است بد نیست۔ دار العلوم قادریه عالیه کجاست؟ در نیک آباد۔ نیک آباد از شهر گجرات چقدر دور است؟ از "ایستگاه راه آهن" گجرات قریب به چهار کیلومتر۔

این کیست؟ پسر محمود است۔ کتابم پیش که بود؟ پیش حمید۔ کدام کس با او دوست است؟ محمود۔ آنها کیانند؟ آنها برادران احمدند۔ شما مسجد قبا کے دیده بودید؟ آن وقت که ما به زیارت مدینه منوره رفته بودیم۔ احمد که دیده بود؟ جناب معظم را۔ آمد؟ جناب استاد را از کجا دیده بودی؟ از دریچه اطاق درس۔ سیب از کجا یافته اید؟ از باغ نعمان محمود از

بازار چند کتاب آوردہ است؟ پنج تا کتاب ۔ محمود! کتابہا بچند گرفتی؟
بہ دہ روپیہ ۔

سخن ۔ سخنے ۔ مرد ۔ مردے ۔ باک ۔ باکے

مردے در مسجد نشستہ بود ۔ بادے سخنے گفتہ بودم ۔ نہ شنید و راہ خود گرفت ۔ باکے نیست ۔ من در کار خود نے کردہ ام ۔

تمرین

۱۔ پورے سبق کا صاف اور خوشخط اردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے ۔

۲۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے :

کیا استاد صاحب (جناب معلّم) مدرسہ میں پہنچے ہیں؟ وہ بازار کیوں گئے تھے؟ تو کشمیر سے کیا لایا ہے؟ احمد! تمہارے گھر میں کون ہے؟ کتّے کے منہ میں کیا ہے؟ جامعہ (دانشگاہ) مجدیہ سے جامعہ نعیمیہ کتنی دور ہے؟ تیرا چچا بیمار تھا اب کیسا ہے؟ تمہارا حال کیا ہے؟ آج ہمارے ہم سبق یہاں بیٹھے ہیں؟ کمرۂ کلاس (اطاق درس) میں کتنے طلبہ آئے تھے؟ سعید نے اپنا سبز رومال کس کو دیا ہے؟ میں راولپنڈی (راولپنڈی) سے کب آیا تھا؟ استاد صاحب کے استقبال کے لیے ریلوے سٹیشن پہ کون گیا ہے؟ آج انہوں نے ایک عجیب جانور دیکھا؟

۳۔ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجیے :

(۱) حروفِ استفہام کی تعریف کیا ہے؟ (۲) جن جملے میں ان میں سے کوئی حرف آجائے اسے کیا کہتے ہیں؟ (۳) اپنے سبق میں سے جملۂ اسمیہ، جملۂ فعلیہ، جملۂ فعلیہ ناقصہ کے کم از کم تین تین فقرے تلاش کرکے تختۂ سیاہ پر یا اپنی کاپی میں لکھیے

درسِ سیزدہم

ماضیٔ استمراری، اَدَوات نوشت وخواند، ذرائعِ ابلاغ

مے گفت ۔ مے گفتند ۔ مے گفتی ۔ مے گفتید ۔ مے گفتم ۔ مے گفتیم

دُخترم وعظ مے گفت ۔ زنان مے گفتند: وَه وَه! آفرین بر تو ۔ تو چہ میگفتی؟ ۔ من سخن راست مے گفتم ۔ شما بہ برادرِ من چہ میگفتید؟ ۔ ہیچ نمے گفتیم

مکتب ۔ مداد ۔ لیفہ ۔ لَوح سنگی ۔ قلم حجر ۔
مداد پاک کن ۔ کیف ۔ چائے باشیر ۔ روزنامہ ۔
رادیو ۔ تلویزیون ۔ بسیار خیلے ۔ قشنگ ۔

احمد بمکتب مے رفت ۔ من درس خود در دفترچہ مے نوشتم ۔ شما با مداد چرا مے نوشتید؟ نہ خیر! با قلم خود نویس مے نوشتیم ۔ آیا تو لیفہ در دوات مے داشتی؟ بلے می داشتم ۔ ایشان از بازار چہ آوردہ اند؟ ۔ دو لوح سنگی و چہار قلم حجر و دو مداد سرخ و دو مداد پاک کن و دو عدد کیف ۔ عموئے تو در صبحانہ چائے باشیر مے خورد ۔

پسر محمود بمدرسہ بدیر مے رفت ۔ استادش می گفت: چرا بر وقت بمدرسہ نمی آئی؟ مے گفت ۔ بیمار ہستم ۔ زنان بخانۂ شما مے آمدند و چیزے بر لوح سنگی با قلم حجر می نوشتند ۔ چون من آنجا می رسیدم، پردہ مے کردند و

آنجا چہ مے دیدی؟ در آنجا بچہ ہا بر نے نشستہ بودند۔ من آن را می دیدم۔ ایشان خرِ سیاہ را گرفتہ بودند۔ و آن را با شاخِ توت می زدند۔

ہمہ دانشجویانِ کراچی بزیارتِ روضۂ نبوی مے رفتند۔ این خبر را از کجا می یافتی؟ از رادیو می شنیدم۔ و از روزنامہ ہم مے خواندم۔ مولینا عبد الستار خان نیازی را کے دیدہ ای؟ آن وقت کہ آنجناب از تلویزیون خطاب می کرد۔ طرۂ دستارش چطور است؟ سبحان اللہ! عجب طرہ ایست۔ بسیار بلند و خیلے خوب و قشنگ۔

۱۔ پورے سبق کا صاف اور خوشخط اردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے۔

۲۔ فارسی میں ترجمہ کیجئے:

تمہارے بستے میں کیا ہے؟ جمیل کے بیٹے کس کو مارتے تھے؟ عورتیں پردہ نہیں کرتی تھیں۔ اتو ور اتی اخبار پڑھتے تھے۔ میں سونے کے کمرے (اطاقِ خفتن) میں سنتا تھا۔ کتا بلی کو پکڑتا تھا۔ بلی چوہے کو کھاتی تھی۔ ہم اپنے بستے میں سیٹ، سلیٹ، پنسل اور ربڑ رکھتے تھے۔ تم کراچی سے ایک خوبصورت ریڈیو اور ٹیلیویژن لاتے تھے۔ طلبہ کہاں جاتے تھے؟ احمد نے دودھ کی چائے کس کو دی تھی؟

۳۔ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجئے:

(۱) ماضی استمراری کی تعریف کیا ہے؟ (۲) ماضی استمراری کو کس سے اور کس طرح بناتے ہیں؟ (۳) نوشتن، خفتن، سیدن ان مصادر سے ماضی استمراری کی گردان کیجئے (۴) جملۂ استفہامیہ کے تین فقرے اپنے سبق میں سے تلاش کرکے لکھیے۔

ماضیٔ احتمالی ماضیٔ تمنائی وشرطی

کردہ باشد۔ کردہ باشند۔ کردہ باشی۔ کردہ باشید۔ کردہ باشم۔ کردہ باشیم۔

اَز کیفِ ما را چہ کردہ باشد؟ با احمد دادہ باشد۔ آنہا قلم حجر را چہ کردہ باشند؟ باز بر لوحِ سنگی نوشتہ باشند۔ تو به ایستگاہ تو بوس چگونہ رسیدہ باشی؟ با دوچرخہ۔ شما به ایستگاہ قطار رفتہ باشید۔ آن پسر در کیف خود چہ داشتہ باشد؟ ما بر میز خواندن دفترچہ و قلم سبز و مداد کبود و خط کش و مداد پاک کن و کاغذ جاذب داشتہ بودیم۔ تمام درسخن نہ گفتہ باشد حبیب و نجر ان نہفتہ باشد۔

رفتے۔ رفتندے۔ رفتمے۔

کاشکہ محمود به دانشکدہ اسلامیہ رفتے۔ کاشکہ ایشان کتاب خدا خواندندے کاشکہ تو بزیارت مدینہ رفتی۔ کاشکہ شما بمن خط نوشتید۔ کاشکہ من سخن زدن نگفتے۔ کاشکہ ما روزہ ہائے ماہ رمضان داشتیم۔

اگر احمد بباغ رفتے، میوہ تازہ یافتے۔ اگر آنہا بخانہ بودندے، مال بسیار از دست ندادندے۔ اگر من به مدرسہ آمدمے، بر نیمکت تختہ نشستمے۔ گر شما نے نوشتید، خوشخط شدید۔ اگر تو زود به مسجد می آمدی دصف اول جائے برائے نماز یافتی۔ اگر ایشان کتاب خدا خواندندے۔ کمر د

نہ شُدندے۔ اگر ما بہ لاہور می رسیدیم، مسجدِ بادشاہی و جلوۂ آن مینار پاکستان مے دیدیم و بزیارتِ دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشرف می شدیم۔

تمرین

۱۔ پورے سبق کا صاف اور خوشخط اُردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے۔

۲۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے۔

(ا) احمد نے تم کو نہیں دیکھا ہوگا۔ تم نے کھانے کی میز پر ٹھنڈا پانی رکھا ہوگا۔ وہ بسوں کے اڈے پر پہنچے ہوں گے۔ تم مدرسے میں بنچ پر بیٹھے ہوں گے۔ تو جامعہ ضیاء العلوم راولپنڈی میں ٹیکسی پر گیا ہوگا۔ میں بغداد سے واپس آیا ہوں گا۔

(ب) کاش کہ میں اپنا سبق پڑھتا۔ کاش کہ وہ احمد کو گالی (دُشنام) نہ دیتے۔ کاش کہ میں اپنا ہاتھ اور منہ دھوتا۔ اگر تم محنت کرتے تو امتحان میں پاس (کامیاب) ہوتے۔ اگر تو میرے سامنے آتا تو میں تجھے مارتا۔ اگر تم زیادہ نہ کھاتے تو بیمار نہ ہوتے۔

۳۔ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجیے:

(۱) ماضی احتمالی کسے کہتے ہیں؟ (۲) اسے بنانے کا طریقہ کیا ہے؟ (۳) "دیدن" "زدن" "یافتن" سے ماضی احتمالی کی گردان کیجیے۔ (۴) ماضی تمنائی کی تعریف کیا ہے؟ (۵) ماضی تمنائی کونسی ہے اور کیسے بناتے ہیں؟ (۶) "گرفتن" "آوردن" "خوردن" ان مصادر سے ماضی تمنائی کی گردان کیجیے۔

درسِ پانزدہم

فعلِ مستقبل

خواہد داد - خواہند داد - خواہی داد - خواہید داد - خواہم داد - خواہیم داد

تو قلم سرخ کرا خواہی داد؟ ما بہ ایستگاہ تاکسی خواہیم رفت - امروز بردرشکہ سوار نخواہم شد - این مردم کجا خواہند خفت؟ شما این دو چیز خہ بچند خواہید داد؟ تو بہ گذشتہ خواہی رفت - تا بہ کے باز خواہی آمد؟ ایشان چند تا میز و نیمکت از بازار خواہند آورد؟ خطکش و مداد ما چرا خواہی گرفت؟

سلمانی - ریشہ قلم - مخصوص بہ خود - ترا - فردا - صورت -

این زنان کجا خواہند رفت؟ بمسجد جامع خواہند رفت - آنجا چہ خواہند کرد؟ وعظ خواہند شنید - شما در کدام دکان خواہید نشست؟ در دکان سلمانی خواہیم نشست - این طفل ریشہ قلم شما خراب خواہد کرد - طفلان ما دست و صورت خودشان با آب و صابون خواہند شست - سپس ہر یک از ایشان با حولہ مخصوص بخود دست و صورت را خشک خواہد کرد - این شخص ترا خواہد زد - من دستہائے او را خواہم گرفت - ہمہ ہمدرسان شما با ہواپیما پیشاور خواہند رسید - من امروز لباس نو از بازار خواہم آورد کہ فردا عید خواہد بود - تو ہم لباس نو خواہی یافت -

۱۔ پورے سبق کا صاف اور خوشخط اردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے۔

۲۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے:

گائے دودھ دے گی۔ ہم درسِ قرآن سنیں گے۔ تو باغ میں سوئے گا۔ میں تجھے نائی کی دوکان پہ لے جاؤں گا۔ تم کل کہاں جاؤ گے۔ سب طلبہ داتا گنج بخش کے مزار میں جائیں گے۔ آپ کیا کھائیں گے۔ وہ لڑکے کیوں ماریں گے؟ ہمارا سبق کون سنے گا؟ آج ہم سب ریل گاڑی میں سوار ہوں گے اور نمازِ ظہر سے پہلے ملتان پہنچیں گے۔

۳۔ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجیے:

(۱) فعل مستقبل کسے کہتے ہیں؟ (۲) اس کے بنانے کا طریقہ کیا ہے؟ (۳) گفتن، دانستن، کردن سے فعل مستقبل کی گردان کیجیے۔ (۴) یہ صیغے بتائیے: "کردہ بودی، خفتہ اید، آوردہ است، گفتی، یافتم، خواہند رسید، داشتید، شنیدہ باشیم"

درسِ شانزدہم

فعلِ مضارع

خوانَد - نویسَد - گوید - شنوَد - بینَد - دانَد - دہد - گیرد -
خورَد - نوشد - رود - آید - آرد - زند - رسد - یابد - شوید -
دارد - کند - بوَد - باشد - شود - باید - نشیند - ماند -

پدرِ شما کجا باشد؟ پسرِ آنہا چہ خواند؟ طفلِ من شیر خورد - پسرِ حمید بہ دبستان رود - او کتابِ فارسی در دست گیرد - عارف پیشِ شما نشیند و سبقِ خود بگوید - اختیار دارد - ہر آنچہ خواہد بکند - گر محمود بشنید رسد، نماز بجماعت کند و پس از نماز درسِ قرآن بشنود - این جملہ چہ معنی دارد؟ اگر محمود دیر دہد، بگوید - اگر احمد در شہرِ ما آید برود بجیب سوز شود - بندہ باید از یادِ خدا غافل نماند -

نانِ فرنگی - آبِ جوش - پیشِ تخت - گلِ سرخ - محصل - چاکر - بیاز - ارد -

محمود چہ کند؟ نانِ فرنگی خورد - و آبِ جوش ہم بنوشد - پیشِ تختِ شما کجا باشد؟ در اتاقِ درس - پسرِ محمود در گلستان چہ یابد؟ گلِ سرخ - اگر باید، در بازار چاکرِ ما با پیشِ محمود بشنوید - جناب، این محصل را چہ از زبانِ خود بازار نشیند و نصف دیگر را بیازارد - چون این بود آن ہم بود -

۱۔ پورے سبق کا صاف اور خوشخط اُردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے۔

۲۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے:

وُہ کیا پڑھے گا؟ ارشد کہتا ہے۔ محمود اسلامیہ کالج میں جائے گا۔ وہاں اپنا سبق پڑھے گا پھر واپس گھر آئے گا اور اپنا سبق لکھے گا۔ اگر احمد تجھے دیکھے گا تو مارے گا۔ تمہارا بیٹا کیا کھاتا ہے؟ اس کو ڈبل روٹی کون دیتا ہے؟ وُہ سوڈا واٹر کیوں پیتا ہے؟ وُہ اپنے ڈیسک پر کیا رکھتا ہے؟ نوکر کیا کہتا ہے؟ خدا تعالیٰ ہماری باتوں کو سنتا ہے، وُہ ہمارے کاموں کو دیکھتا ہے، وُہ ہمارے دل کے بھید اور راز بھی جانتا ہے۔ ہمارا بھائی مدینہ منورہ سے خط لکھتا ہے۔ وُہ ایک خوبصورت کار رکھتا ہے۔ جو طالبِ علم محنت نہیں کرتا، امتحان میں پاس نہیں ہوتا

۳۔ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجیے:

(۱) فعلِ مضارع کی تعریف کیجیے (۲) فعلِ مضارع کے بنانے کا طریقہ بیان کیجیے (۳) آپ کے سبق میں مضارع کے جتنے صیغے آئے ہیں سب کے مصدر اور معنی مصدر لکھیے۔ نیز ان کو زبانی یاد بھی کر لیجیے۔

دَرسِ ہفدہم

اِعادۂ فعلِ مُضارِع، چہار فصل

خَوانَد۔ خَوانَنَد۔ خَوانِی۔ خَوانِید۔ خَوانَم۔ خَوانِیم۔

محمود کلامِ خدا بخواند۔ اکنون ہمہ طفلان نماز خوانند۔ ما خطِ شما خوانیم۔ شما در آموختنِ علمِ دین سعی کنید۔ سعید ہر دو جہان شوید۔ من چہ بینم؟ من چہ خبر دارم؟

در حدیثِ پاک آمدہ است: "اگر نمازِ پنج وقت خوانید، زکوٰۃِ مال دہید، روزۂ ماہِ رمضان دارید، حجِ خانۂ کعبہ کنید، داخلِ بہشت شوید۔" نیز پیغمبرِ خدا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم فرمودہ است: "مالے کہ زکوٰۃِ آن ندہند، در آن خیرے نباشد۔"

فصل۔ بہار۔ تابستان۔ پائیز۔ زمستان۔ دوغ۔ کرہ۔ بشقاب۔ پس ماندن۔ کجت۔ تقدیم۔ تخمِ مرغ۔ آب پز۔ حلوائی زردک۔

در یک سال چہار فصل باشد۔ یکم فصلِ بہار۔ دوم فصلِ تابستان۔ سوم فصلِ پائیز۔ چہارم فصلِ زمستان۔ در ہر فصل سہ ماہ باشد۔ باین طور یک سال بدوازدہ ماہ تمام شود۔

برائے صبحانہ چہ آوردہ ای؟ نان فرنگی، کرہ، دوغ۔ خدمتِ مہمانان شو،

دَر عَصرانہ چہ تقدیم خواہی کرد؟ چائے، تخمِ مرغ، آبِ پز، بسقماط و حلوائی زرد گ
نیز میوہ ہائے خشک۔ تو چہ میگفتی؟ من بہ سیرِ گلستان رفتہ باشم۔ اگر
شما درس خود بخوانید، پس نہ مانید۔ اگر احمد بخانۂ من بیاید، من او را قلم
قشنگے بدہم۔ عالمِ ربانی بر روئے زمین حجتِ خدا باشد۔

تمرین

۱۔ پورے سبق کا صاف اور خوشخط اُردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے۔

۲۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے:

میرے بیٹے ہمیشہ (ہموار) سچ بولتے ہیں۔ تو کیوں نماز نہیں پڑھتا۔ اگر تم مسلمان ہو تو اسلام کی خدمت اور حفاظت کیوں نہیں کرتے ہو؟ کاجر کا حلوہ دل، دماغ اور جگر کو قوت دیتا ہے۔ اتی جگر کی کمزوری (ضعفِ جگر) میں مفید ہوتی ہے۔ میں ناشتے میں ڈبل روٹی، ابلا ہوا انڈا اور مکھن کھاتا ہوں۔ وہ اپنے مہمانوں کو خشک میوے، چائے اور بسکٹ پیش کرتے ہیں۔ ہم جمعہ کے روز ماں باپ کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔

۳۔ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجیے:

(۱) "گرفتن، رفتن، کردن" سے فعل مضارع کی گردان کیجیے (۲) اپنے سبق میں سے مضارع کے تمام صیغے تلاش کرکے یکجا تحریر کیجیے پھر بتائیے کہ یہ کون کون سے صیغے ہیں نیز ان کے مصدر اور معنیٰ مصدر بھی بیان کیجیے۔ (۳) فارسی میں جواب دیجیے کہ: ۱۔ کتنے مہینوں سے ایک سال پورا ہوتا ہے؟ ۲۔ ایک سال میں کتنے موسم ہوتے ہیں؟ اور کون کون سے؟ ۳۔ ہر موسم میں کتنے مہینے ہوتے ہیں؟

درسِ ہژدہم

فعلِ حال، سبزیہائی و میوہ جات

مے کُند۔ مے کُنند۔ مے کُنی۔ مے کُنید۔ مے کُنم۔ مے کُنیم۔

احمد مشق نعت خوانی مے کُند۔ آنہا نماز میکُنند۔ تو چہ میکُنی؟ من از خود میکُنم۔ شُما سلام میکُنید۔ ما مشق تلاوت قرآن می کُنیم۔

کشتزار۔ برنج۔ نَے شکر۔ سیب زمینی۔ بادنجان۔

گوجہ فرنگی۔ هویج۔ تُرب۔ تُرنجیہ۔ خیار۔ ہندوانہ۔

خربزہ۔ کُمک۔ مے فروشند۔ انبہ۔ گلابی۔

پُرتقال۔ موز۔ هنگام۔ بامداد۔ ماست۔ تہیتہ۔

حارث دهقان جدّ نیست۔ ہر روز زود بیدار مے شود۔ اوّل نماز فجر مے خواند۔ سپس سُوئے کشتزارِ خود مے رود۔ علاوہ بر گندم و برنج و نے شکر، سبزی ہائے مثل سیب زمینی و بادنجان و گوجہ فرنگی و هویج و شلغم و ترنجیہ و چقندر و خیار و ہندوانہ و ہم خربزہ کاشت مے کند۔

حارث چاکرے نیز مے دارد، کہ آن با و کمک می کُند۔ پسر حارث میوہ می فروشد مثل سیب، انبہ، انار، انگور، گلابی، پُرتقال و موز۔

هنگام شام بہ منزل مے آید۔ و تمام نقد خود را بخدمت پدر تقدیم مے کُند۔

پدرش مے گوید : آفرین بر تو۔

زن حارث ہم بامداد بیدار می شود۔ بعد نماز خواندن دوغ و ماست و کرہ تہیہ میکند و غذا برائے پسر و شوہرش تہیہ مے کند۔

پدرت چرا نان نمی خورد؟ من درس خود مے نویسم۔ تو چہ می نویسی؟ ایشان وقت صبح نان جوین با کرہ و دوغ مے خورند۔ شما چہ می آرید؟ گلابی و پرتقال و موز می آریم۔ این گوجہ فرنگی و ھویج و ترب و خیار و بادنجان از کجا مے آیند؟ از کشتزار حارث۔

زبان فارسی ہم می دانی؟ آرے۔ چیزے میدانم۔ اگر میدانی، چرا نمی گوئی؟ مدرسہ جائے خواندن است، نہ جائے بیہودہ گفتن۔

تمرین

۔ پورے سبق کا صاف اور خوشخط اردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے۔

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات کا فارسی میں جواب دیجیے:

(۱) حارث کیست؟ (۲) از ہر روز چہ میکند؟ (۳) حارث چہ کاشتہ میکند؟ (۴) نوکر حارث چہ می کند؟ (۵) پسر حارث چہ میکند؟ (۶) زنِ حارث چہ میکند؟

۲۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے:

(۱) کیا وہ فارسی زبان جانتا ہے؟ (۲) کیا تو مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے جاتا ہے؟ (۳) تم ہر امتحان میں فیل کیوں ہوتے ہو؟ (۴) ہم سبق پڑھنے میں محنت نہیں کرتے (۵) احمد کے بیٹے ہر روز اپنا سبق اپنی کاپیوں میں لکھتے ہیں (۶) میں ناشتے میں جو کی روٹی مکھن اور لسی کے ساتھ کھاتا ہوں۔

۴ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجیے:

(۱) فعل حال کی تعریف کیا ہے؟ (۲) فعل حال کو کس سے بناتے ہیں اور کس طرح؟ (۳) "یافتن" "گفتن" "داشتن" ان مصادر سے فعل حال بنا کر اس کی گردان کریں (۴) یہ کون سے صیغے ہیں: "می خورد، می نویسم، می آرید، میکنی، می آیند، می دانیم"

درسِ نوزدہم

فعلِ امر، فعلِ نہی

بگو - بخوان - بنویس - بدہ - کُن - بیا - برو - بشنو - بشو
ببین - بنشین - بیار - شو - دار - بگیر - بدان - خور
دہ - دہید - کن - کنید -

کتاب بیار و ہرچہ خواندہ ای، بازش بخوان - آب جوش بدہ - پیشِ من بیا - دستِ خود بشو - پندِ بزرگان بشنو - سبقِ خود بنویس - وضو کن - ہمہ وقت خدائے تعالیٰ را یاد دار - جزودان بگیر و بمکتب برو - چون پیشِ استاد آئی سلام کن - جائے خود بہ آرام بنشین -

تکمہ - خیاط - رفو - بقچہ - سائس - بگی - ناتوانی
رنجی - لاکن - حرف - بزن - بترس

پیش شو، پیراہن را ببین، تکمہ ندارد - خیاط را بدہ - بگو رفو کن - سائس را بگو: اسپِ عربی را زین کن - بگی نیارد - بقچہ بیار! امروز تبدیلِ لباس خواہم کرد -

مدہ - مدہید - مکن - مکنید -

کتابِ خود را خراب مکن - در نماز خواندن غفلت مکنید - غلط مخوان

دل تنگ مدار۔ آنچہ ندانی، مگو۔ شرم و حیا از دست مدہ۔ بمجلس بدان مرو۔ در حدیث پاک آمدہ است: "بے حیا باش و ہر آنچہ خواہی بکن"۔
بدان اے عزیز! تا توانی از یادِ خدا غافل نمانی۔ کم خور تا خود نہ رنجی، کم گو تا دیگران نہ رنجند۔ زبانِ فارسی خیلے دشوار است، لاکن شیرین ہست ہر چہ بتوانی بفارسی حرف بزن۔ ہمین طور مشق بے شود۔ بشنو اے پسر! ہر کجا کہ باشی از خدائے تعالیٰ بترس۔

۱۔ پورے سبق کا صاف، درخوشخط اردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے
۲۔ فارسی میں ترجمہ کیجئے:
پیارے بیٹے (جان پدر) ہمیشہ سچ کہہ، جھوٹ مت بول۔ اپنا سبق پڑھو۔ استاد کی نصیحت سُن۔ کھانا کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ دھو۔ زیادہ مت کھاؤ۔ مسجد میں نماز پڑھو، یا خدا کا ذکر کرو، شور (غوغا) مت کرو۔ کاپی اور نیلی پنسل لا۔ جب مدرسہ سے واپس آؤ، تو ماں باپ کو سلام کرو۔ سبق کے کمرے میں بلند آواز سے بات مت کرو۔
۳۔ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجئے:
(۱) فعل امر کی تعریف کیا ہے؟ (۲) فعل امر کے بنانے کا قاعدہ بیان کیجئے (۳) فعل نہی کسے کہتے ہیں؟ (۴) اس کے بنانے کا طریقہ کیا ہے؟ (۵) "دانستن، آموختن، ذوختن" ان مصادر سے فعل امر کی پوری گردان کریں (۶) "دیدن، نشستن، گرفتن" ان مصادر سے فعل نہی کی گردان کریں۔

درسِ بیستم

اِعادۂ افعال، ادوات وظُروفِ غذا

مے جنباند - مے شناسد - می گزد - بگزار - دَرُون - بدر - میزِغذا خوری
بشقاب - قاشق - چنگال - فنجان - نعلبکی - تمیز کردن - قوری - قندان
شیردان - سینی - رُوئے میز - عوض کردن - زحمت - گوناگون

سگ را نگاہ کنید - چہ محبت می کند ببینید! چہ طور دمش را می جنباند؟
نشان محبتش ہمین است - خویش و بیگانہ را خوب مے شناسد - دوست و دشمن
را خوب مے داند - دست بدہانش مکنید، کہ می گزد - دمش مگیرید، خوشش
نمی آید - بگزار! کہ درون بیاید - بدرش کن، فرش پلید می شود - لعاب
دہنش نجس است -

ہر دو دختران ما کنار میزِ غذا خوری نشستند و در خوردن ناہاری
شرکت کردند - میمونہ با مادرِ خود کمک می کند - مادرش گفتش: امروز با من
بشقابہا و قاشقہا را بشو - امیمہ! تو ہم بیکار مباش - بیا و کارد و چنگال
و فنجان و نعلبکی را تمیز کن - ہر دو، میز غذا را ہم تمیز کنید - بعد از ناہار
برائے صرف چائے قوری و شیردان و قندان در سینی بیارید - ہم فنجانہا
و نعلبکیہا را رُوئے میز دارید - بعد از صرف چائے لباس خود را عوض کنید

و ساعتے استراحت بکنید۔

اے پسر! چون چیزے از غذا بخوری، پیشتر ہر دو دست و دھان خود را سہ بار بشو۔ سپس بسم اللہ بخوان، و با دست راست، واز پیش خود بخور۔ چون فارغ شوی، خدائے تعالیٰ را شکر کن۔ و باز ہر دو دست و دہان خویش را سہ بار بشو۔ اگر ممکن باشد ہم دندانہا را مسواک بکن۔ ہر کہ بر این طریق عمل کند۔ نزد مردم عزیز شود، واز امراض و زحمتہائے گوناگون محفوظ بماند، و ہم ثواب سنت نبوی بیابد۔

۱۔ پورے سبق کا صاف اور خوشخط اُردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے۔

۲۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے:

آج سلمیٰ نے امی کی مدد کی۔ اس نے ناشتے کے لیے پلیٹیں، چھریاں، کانٹے، چائے دانی، پرچیں اور پیالیاں کھانے کی میز پر رکھیں۔ پھر ٹرے، دودھ دان اور شکر دان بھی لے آئی۔ تونے لباس تبدیل کیا تھا۔ انہوں نے سونے کا کمرہ صاف کیا ہوگا۔ تم وہاں کیا دیکھتے تھے؟ کاش کہ ہم مدرسے جاتے۔ میں نے اپنی موٹر سائیکل بیچ دی ہے۔ میں تم کو اپنی کتاب نہیں دوں گا۔

۳۔ اپنے سبق کی روشنی میں فارسی میں جواب دیجیے: تُو قبل از غذا خوری و بعد از آن چہ می کُنی؟

۴۔ مندرجہ سوالوں کا جواب دیجیے:

(۱) ب زائدہ فعل کے شروع میں آئے تو اُس پہ کون سی حرکت پڑھنی چاہیے، اور اگر "ن" کے شروع میں آجائے تو اُس پر کونسی حرکت پڑھتے ہیں؟ اپنے سبق سے مثالیں بھی تلاش کرکے لکھیے (۲) جب فعل کا پہلا حرف الف ہو تو اُس پر "ب" یا "ن" برائے نفی یا نہی یا "م" برائے نہی کے آنے سے فعل میں کیا تبدیلی کرتے ہیں؟ تمام صورتوں کی مثالیں سبق گزشتہ اور اس سبق میں سے تلاش کرکے لکھیے، اور جو مثال دونوں سبقوں میں نہ ملے اُسے خود مکمل کریں۔

دَرسِ بِیست و یکُم

اِسمِ فاعل اِسمِ مفعول

پَرَندہ ۔ آفرِینندہ ۔ نوِیسَندہ ۔ خوانندہ ۔ خواہندہ

اِمرُوز پرندۂ عجیبے دِیدہ بُودم ۔ خُدائے تعالیٰ آفرِینندۂ ماست ۔

نوِیسندہ می داند کہ در نامہ چیست ؟ خوانندۂ قُرآن و حدِیث مقبُولِ خُداست ۔

خواہندہ را از دَر محرُوم مگردان ۔

دانا بِینا ۔ پروردگار ۔ بارْبر ۔ مَردُم دَر ۔ چاہ کَن

آخر بِین ۔ خندان ۔ روَان ۔ خوشدِل ۔ مزدُور

ما دانا و بِینا ھستیم ۔ خر بار بر است ۔ شیر مردُم در ۔ چاہ کَن را چاہ در پیش ۔

مرد آخر بِین مُبارک بندہ ایست ۔ آفرِینندۂ ما پروردگار ماست ۔ مرد باید کہ

در رنج و راحت خندان باشد ۔ مزدُورِ خوشدِل کُند کارِ بیش ۔

آفرِیدہ ۔ نوِشتہ ۔ شُنیدہ ۔ دِیدہ ۔ آزُردہ ۔ کردہ ۔

ما آفرِیدۂ خُدائیم ۔ نوِشتۂ خود بِبِین ۔ شُنیدہ کے بُود مانند دِیدہ ۔ مادر و

پدر را دِل آزُردہ مکُن ۔ خود کردہ را علاجے نیست ۔

۱۔ پورے سبق کا صاف اور خوشخط اُردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے:

۲۔ فارسی میں ترجمہ کیجیے:

اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ یہاں کوئی (ہیچ) لکھنے والا ہے نہ پڑھنے والا۔ مارنے والے نے اُس لڑکے کو مارا، اور ہنستا ہوا چلا گیا۔ وہاں کوئی دیکھنے والا ہے نہ سُننے والا۔ سب لوگ خدا تعالیٰ کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ ہمارا لکھا ہوا پڑھو۔ گیا ہوا وقت واپس نہیں آتا۔

۳۔ مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب دیجیے:

(۱) اسم فاعل کی تعریف کیجیے (۲) اسم فاعل کے بنانے کا طریقہ بیان کیجیے۔ (۳) "ترسیدن، فروختن، آموختن، آوردن، گفتن" اِن مصادر سے اسم فاعل کی گردان کیجیے۔

(۴) اسم مفعول کسے کہتے ہیں؟ (۵) اس کے بنانے کا طریقہ کیا ہے؟ (۶) "یافتن، رنجیدن، نوشیدن، ماندن، رسیدن، خفتن" سے اِسم مفعول کی گردان کیجیے۔

دَرسِ بیست و دُوم

اَسمائے اعداد

یک - دُو - سہ - چہار - پنج - شش - ہفت - ہشت - نہ -

در نمازِ پنج وقت ہفدہ رکعت فرض است: "وقتِ فجر دُو رکعت، وقتِ ظہر چہار رکعت، وقتِ عصر نیز چہار رکعت، وقتِ مغرب سہ رکعت، و وقتِ عشاء چہار رکعت"۔ تمام شد۔

شش جہت اینست: "مشرق، مغرب، شمال، جنوب، بالاء و پائین"۔

احمد: چند تا پسر داری؟ جنابِ آغا: سہ۔ چند سالہ اند؟ یک ہفت سالہ دُوم ہشت سالہ، و سوم نہ سالہ است۔ ماشاء اللہ! ماشاء اللہ!

دَہ - بیست - سی - چہل - پنجاہ - شصت - ہفتاد - ہشتاد - نود - صد -

اَنگشت - ثانیہ - دقیقہ - ساعت - بشمار -

فرو گزاشتن - وا فرو گزانیدن - کندیدن - مالیدن

دہ چیز از خصلتہائے فطرت است: ختنہ کردن، فرو گزاشتن ریش را، و وا فرو گزانیدن او بقدر یک مشت، موئے لب گرفتن، موئے بغل کندیدن، موئے زیرِ ناف گرفتن، مسواک کردن، آب در دہان کردن بوقتِ وضو، نیز آب در بینی کردن، ناخن گرفتن، عطر مالیدن"۔ و مراد از

خَصلتہائے فطرت، سُنّتہائے پیغمبر اَنست۔ عَلَیْهِمُ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ۔

میدانی بر دست و پایت چند تا انگشت ست۔ بلہ! بست انگشت ست۔ امسال روزۂ ماہ رمضان سی روز۔ رسول خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ در عمر چہل سال اعلان نبوت فرمودند۔ پنجاہ دو بار صد می شود۔

شصت ثانیہ یک دقیقہ است، و شصت دقیقہ یک ساعت۔ و بست و چہار ساعت یک شبانہ روز باشد۔ جدم کہ پیر ہشتاد سالہ است، ہمہ ماہ رمضان روزہ گرفت۔ در حدیث ست: "خدائے تعالیٰ را نود و نہ نام ست، ہر کہ آن را حفظ کند، در بہشت داخل شود"۔ صد رحمت بر آن کس کہ خدمت مادر و پدر کند۔

از دہ تا بیست بشمار! دہ، یازدہ، دوازدہ، سیزدہ، چہاردہ، پانزدہ، شانزدہ، ہفدہ، ہژدہ، نوزدہ، بیست۔ آفرین! آفرین!

محمود! از پنجاہ تا شصت میتوانی بشماری؟ بلے! می توانم۔ پنجاہ و یک، پنجاہ و دو، پنجاہ و سہ، پنجاہ و چہار، پنجاہ و پنج، پنجاہ و شش، پنجاہ و ہفت، پنجاہ و ہشت، پنجاہ و نہ، شصت۔ واہ واہ! شاباش۔

اَعداد

۱	۲	۳	۴	۵
۶	۷	۸	۹	۱۰

۱۔ پورے سبق کا صاف اور خوشخط اُردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے۔

۲۔ یک سے سو تک فارسی اسمائے اعداد لفظوں میں لکھیے:

۳۔ ۱ سے ۱۰۰ تک فارسی اعداد ہندسوں میں لکھیے۔

۴۔ خالی جگہوں کو پُر کیجیے: (ا): در نمازِ پنج وقت ہفدہ رکعت فرض است:

(۱) وقتِ فجر ...... رکعت (۲) وقتِ ...... رکعت (۳) وقتِ عصر ...... رکعت
(۴) وقتِ ظہر ...... رکعت

(ب): (۱) شصت ثانیہ یک ...... است (۲) ...... دقیقہ یک ساعت است

(۳) ...... یک شبانہ روز است (۴) پنجاہ روز بار ...... نی توز ه (۵) خدائے تعالیٰ را ...... نام است

(۶) ...... روز یک ماہ است (۷) بر دست ز پایت ...... انگشت است

(۸) رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم در عمر ...... سالی اعلانِ نبوت فرمودند

درسِ بیست و سوم

رُوزہائے ہفتہ ، دُوازدہ ماہ

رُوزہائے ہفتہ

شنبہ - یک شنبہ - دُوشنبہ - سہ شنبہ - چہار شنبہ - پنجشنبہ - آدینہ

رُوزِ شنبہ یہودان تعطیل مے کردند - رُوزِ یکشنبہ نصرانیان تعطیل میکنند -

رُوزِ دُوشنبہ حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُتوَلّد شُدند - وہمین

رُوز وصال کردند - شب سہ شنبہ حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْھا وَفات یافتند -

رُوزِ پنجشنبہ حضرت رسُول صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ از مکّہ بہ عزمِ ہجرت برآمدند -

رُوزِ آدینہ کہ رُوزِ جُمعہ است ، عیدِ ہفتہ است - وبہمین رُوز نمازِ جُمعہ میکنند -

دُوازدہ ماہِ سَن ہجری

مُحرّم - صَفر - رَبیعُ الاوّل - رَبیعُ الثّانی

جمادیُ الاوّل - جمادیُ الثّانی - رَجب - شَعبان

رَمضان - شوّال - ذی قعدہ - ذی الحج -

دہمِ مُحرّم رُوزِ عاشورہ است - وبہمین رُوز امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ

عَنْہُ در کربلا شہید شُدند بیستم ماہِ صفر یوم عُرس حضرتِ داتا گنج بخش

رَحمۃُ اللّٰہِ تعالیٰ عَلَیْہِ است - مُحدّثانِ کبیر مثلِ امام ابنِ ابی شیبہ ، و

حاکمؔ و ذہبیؔ حدیث صحیح از ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کردہ اند کہ
"ولادت حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم دوازدھم ماہ ربیع اوّست"
مسلمانانِ جہان جشن عیدِ میلاد را ہمین روز میگیرند۔

یازدھم ربیع الثانی از برائے ایصالِ ثواب حضرت غوثِ اعظم شیخ
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاتحہ یازدھم شریف بگیری میدہند۔ بیست
دوم جمادی الثانی خلیفہ اوّل رسول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وصال کردند۔

بیست و ہفتم رجب شب معراج جشنت۔ و شب پانزدھم از ماہ شعبان
شب برات ست۔ در ماہ رمضان روزہ میگیرند۔ یکم شوال عید فطر ست۔
ہم ماہ ذی الحج، حج میگزارند۔ و دھم ذی الحج عیدِ اضحیٰ ست۔

دوازدہ ماہ سن میلادی

جانوریہ۔ فوریہ۔ مارچ۔ آوریل۔ مئی۔ ژوئن۔
ژوئیہ۔ اوت۔ سپتامبر۔ اکتبر۔ نوامبر۔ دسامبر

خدائے تعالیٰ میہن عزیز ما پاکستان را با کوشش ہائے قائد اعظم
محمد علی جناح و بہ مساعی علماء و مشائخ مملکت ما تا چہاردھم ماہ
اوت سال ۱۹۴۷ء بہ وجود آوردہ بود۔

دُوازدہ ماہِ سنِ ایرانی

فصلِ بہار	(۱) فروردین	(۲) اردی بہشت	(۳) خرداد
فصلِ تابستان	(۴) تیر	(۵) مرداد	(۶) شہریور
فصلِ پائیز	(۷) مہر	(۸) آبان	(۹) آذر
فصلِ زمستان	(۱۰) دے	(۱۱) بہمن	(۱۲) اسفند

اوّلین ماہ ایرانی فروردین است، کہ از تاریخ بیست و یکم ماہِ مارس شروع می شود۔ و آخرین ماہ ایرانی اسفند است، کہ در تاریخ بیستم ماہِ مارس تمام است۔

۱ پورے سبق کا صاف اور خوشخط اردو ترجمہ اپنی کاپی میں لکھیے۔

۲ خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

(الف) (۱) روز .... حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم متولد شدند۔

(۲) روز .... یہودان تعطیل می کنند (۳) روز .... نصرانیاں تعطیل می کنند

(۴) شب .... حضرت فاطمہ وفات یافتند۔ (۵) روزِ آدینہ کہ روزِ .... است۔

(ب) (۱) ولادت نبوی دوازدھم ماہِ .... است (۲) یکم .... عید فطر است۔

(۳) شب پانزدھم از ماہ .... شب براءت است (۴) یازدھم .... فاتحۂ یازدھم شریف کبیر می دہند۔ (۵) بیست و ہفتم .... شب معراج است (۶) بیست و دوم .... خلیفہ اوّل رحلت کردند (۷) خدائے تعالیٰ میہن عزیز ما پاکستان را .... بتاریخ .... بہ وجود آوردہ بود۔

مضمونہائے مختلف
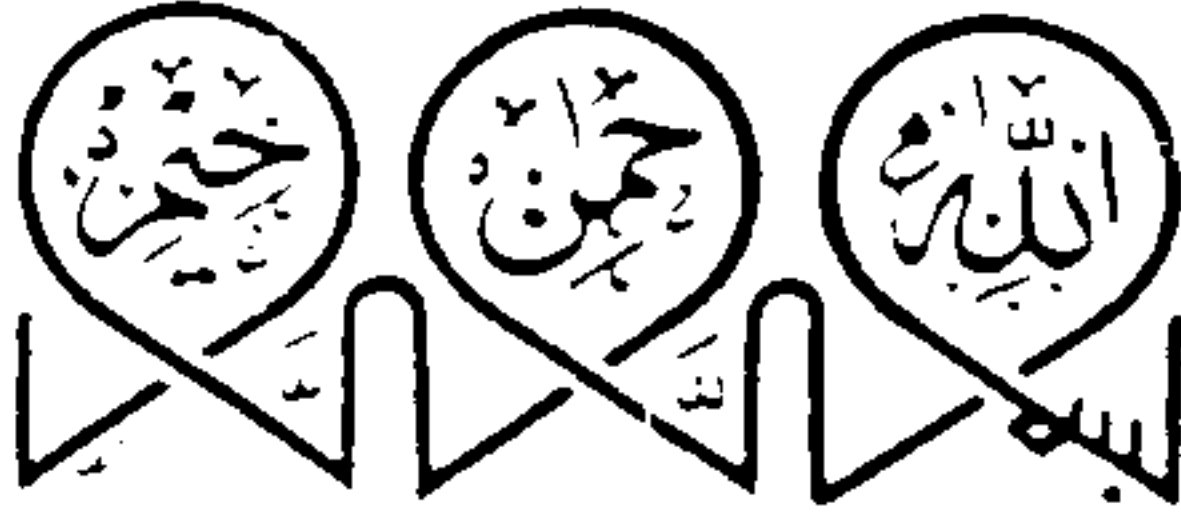
درسِ بیست و چہارم

رسولِ ما (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

چون پیغمبر ما حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چشم بایں جہان کشودند پدرِ شان حضرت عبد اللہ درگذشتہ بود۔ چون عمر ایشان پنج و نیم سال شد والدہ شان حضرت آمنہ ہم وفات یافت پس ازان جد شان حضرت عبد المطلب ایشان را در نگرانی خود گرفت۔ و پس از فوت جد شان عموئے او ابو طالب سرپرستی ایشان را بہ عہدہ گرفت۔

رسول ما صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم چنان بہ راستی و دیانت با مردم گفتار و رفتار می کردند کہ ایشان را "صادق و امین" میگفتند۔ و ہر کس ہر چیزے کہ می داشت بہ امانت نزد ایشان می گذاشت۔

اگر چہ حق تعالیٰ آنحضرت را قبل از پیدائش آدم علیہ الصلوۃ والسلام تاج نبوت و ختم نبوت پوشانیدہ بود، آنحضرت در چہل سالگی بحکم خدائے تعالیٰ اعلان نبوت کردند۔ و مردم ایشان را بہ توحید یعنی بہ پرستش خدائے یگانہ دعوت فرمودند۔ مشرکین مکہ بہ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اذیت می کردند، حتیٰ قصد جان شان کردند۔

تا اینکہ حضرت پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم آہنگ مسافرت بہ مدینہ کردند۔ این مسافرت را ہجرت می گویند۔ و ازین جا ابتدائے سن اسلامی ہجری بہ وجود در آمد۔

و چون در مدینۂ طیبہ اسلام رو بہ ترقی نہاد، کفار مکہ از حسد پیچ و تاب ہمے خوردند۔ و گاہ گاہ بر مدینۂ طیبہ حملہ می بردند۔ آنحضرت انجبارا، و بہ امر خدائے تعالیٰ بہ دفاع از خود و سائر مسلمانان پرداختند و چندین بار با دشمنان اسلام جنگیدند۔ در عاقبت بر مکہ دست یافتند۔ و بت ہائے خانۂ کعبہ را شکستند و ازین بردند۔ و بجائے بت پرستی پرستش خدائے یگانہ را در آنجا معمول ساختند۔

ازان پس آوازۂ اسلام و مسلمانان بہ ہمہ جائے دنیا رسید۔ و چندے نہ گذشت کہ ہمہ مردم عربستان اسلام را پذیرفتند۔

در سال یازدہم ہجرت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم در مدینۂ منورہ وصال فرمودند۔ و روضۂ مبارک او شان در مدینۂ منورہ زیارتگاہ مسلمانان جہان ست۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم می فرمایند:

"کسے کہ بہ زیارت روضۂ من در آید، شفاعت او بر من واجب ست۔"

دَرسِ بیست و پنجم

ترجمۂ چہل حدیث رسول

(صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم)

حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است:

"کسے کہ یاد گیرد و برساند اُمّت مرا چہل حدیث دربارہ دین ایشان، برانگیزد اورا خدائے تعالیٰ در زمرۂ فقیہان، و باشم من او را روزِ قیامت شفاعت کنندہ، و گواہی دہندہ"

(۱) "ہر کارِ شاندار کہ آغاز آن بحمدِ خدائے تعالیٰ و یاد او، بدون کردہ شود، ناقص و خالی از برکت است"

(۲) "ہر کہ یک بار بزبان درود فرستد، حق تعالیٰ بروے دہ بار درود بفرستد"

(۳) "جستجو کردن علم فرض است بر ہر مسلم"

(۴) "بجوئید علم و دانش را، از گہوارہ تا گور"

(۵) "ہر کہ بہ جستجو کردن علم و دانش از خانہ خود بیرون آید، در جہاد فی سبیل اللہ است، تا آنکہ باز بیاید۔ اگر در آن حال بمیرد، شہید باشد"

(۶) "ہر کہ در زمین و آسمانہا ست تا ماہیان در میان آب، دعائے رحمت میکنند برائے عالم و طلبکارِ علم"

(۷) بیاموزید علم و دانش را، و بیاموزید برائے آن علم و وقار را، و فروتنی باشید

برائے آنانکہ مے آموزید از آنہا علم را"

(٨) "گرامی دارید عالمان را، زیرا کہ ایشان وارثانِ پیغمبرانند۔ پس ہر کہ گرامی داشت ایشان را، گرامی داشت خدائے تعالیٰ و رسول وے را" (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم)

(٩) "ہر کہ بزیارت عالمے رفت بزیارت من آمدہ، و ہر کہ با عالمے مصافحہ کرد، با من مصافحہ نمود۔ و ہر کہ پیش عالم نشست با من نشست"

(١٠) "دانش جو درمیان جاہلان ہمچو زندہ است درمیانِ مردہ ہا"

(١١) "مومن نمی گردد ہیچ کس از شما تا آنکہ محبوب تر نہ باشم من نزدِ وے از پدرش و فرزندانش و مردم ہمہ"

(١٢) "طہارت کلید نماز ست، و نماز کلید جنت"

(١٣) "ہر کہ برائے نماز بطریق نیکو وضو کند، و نماز گزارد ہر چہ درمیان آن نماز و نماز دیگر کند، آمرزیدہ شود"

(١٤) "ہر کہ باوضو بخسپد و ہمان شب بمیرد نزدِ خدائے تعالیٰ شہید باشد"

(١٥) "مسواک بکنید، کہ از آن پاکیِ دہان ست و خوشنودیِ رحمان"

(١٦) "نماز جماعت بہتر ست از دنیا و از ہر چہ در دنیا ست"

(١٧) "نماز ستونِ دین ست۔ ہر کہ نماز را قائم نمود، دینِ خود را قائم داشت و ہر کہ نماز را ترک داد، بنائے دینِ خود را منہدم ساخت"

(۱۷) "هر که ترکِ نماز کند، و دیده و دانسته نگذارد، منکر ست"

(۱۹) "جمعه بهترینِ روز ها ست"

(۲۰) "جمعه عید ست برائے مسلمانان، و حجّ ست برائے مسکینان"

(۲۱) "در روزِ جمعه سه چیز سنّت ست: غسل نمودن، مسواک کردن و خوشبو مالیدن"

(۲۲) "همه چیز ها را زکوٰة ست، و زکوٰة تن روزه داشتن ست"

(۲۳) "بوئے دهنِ روزه داران نزد خدا تعالیٰ از خوشبوئے مشک پاکیزه تر ست"

(۲۴) "مقرّب و مخصوص ترینِ مردم نزد خدائے تعالیٰ کسی ست که بسلام گفتن ابتدا کند. کسے که پیش از سلام سخنے گوید جوابش ندهید"

(۲۵) "خوشنودیِ خدائے تعالیٰ در خوشنودیِ مادر و پدر ست و ناخوشنودیِ او در ناخوشنودیِ مادر و پدر. هر که مادر و پدر را بیازارد، بوئے بهشت نیابد"

(۲۶) "کسے که ایمان دارد بر خدائے تعالیٰ و روزِ آخرت، باید که سخن پسندیده بگوید ورنه خاموش بماند. هر که ایمان دارد بر خدائے تعالیٰ و روزِ آخرت، باید که همسایه و مهمانِ خود را عزیز دارد"

(۲۷) "خندۂ بسیار مکن زیرا کہ خندۂ بسیار دل را بمیراند"

(۲۸) "ہر کہ سخن دروغ گوید تا ہمنشینان وے بخندند، خدائے تعالیٰ او را نگوں سار بدوزخ در اندازد"

(۲۹) "رنجوران را عیادت کنید و بر جنازۂ مسلمانان حاضر شوید و آخرت را یاد دارید"

(۳۰) "ہر جا کہ باشی از خدا تعالیٰ بترس و پاداش بدی بہ نیکی کن، و با مردم بہ نیک خوئی معاملہ کن"

(۳۱) "با یک دیگر حسد مکنید، و با ہم بغض و کینہ مدارید، و با ہمدگر دشمنی و غیبت مکنید۔ بندگان خدائے تعالیٰ و برادران باہم دیگر شوید، چہ مسلمانان با ہم برادرانند۔ پس یکے بر دیگرے ظلم نکند، آں را حقیر نشمارد و خوار ندارد، و تکذیب وے نکند"

(۳۲) "کسے کہ در وے ازیں سہ چیز یکے بود، اگرچہ نماز کند و روزہ دارد منافق باشد: یکے آنکہ چوں سخن گوید، دروغ گوید۔ دوم آنکہ چوں وعدہ کند خلاف کند۔ سوم آنکہ چوں بوے امانتے دہند، خیانت کند"

(۳۳) "دروغ مقراض ایمانست۔ و دروغ روزی را بکاہد"

(۳۴) "بزرگ ترین گناہان شرک ست و نافرمانیِ مادر و پدر، و سخن دروغ نیز"

(۳۵) "خشم ایمان را چنان تباہ کند کہ صبر انگبین را۔ ہر کہ خشم فرو خورد، حق تعالیٰ عذاب از وے بر دارد"

(۳۶) "جامہ سفید بہترین جامہا ست"

(۳۷) "تا می توانی از سوال کردن خود داری کن"

(۳۸) "مسلمان کسے ست کہ مردم از دست و زبان او در آزار نباشند"

(۳۹) "ہر کہ طلب علم کند از برائے آنکہ جواب دہد عالمان را یا جدال کند با جاہلان، یا از برے آنکہ بگرداند روہائے مردم را بسوئے خود، خدائے تعالیٰ او را داخل جہنم کند"

(۴۰) "کسے کہ بگرداند ہمہ ہموم خود را یک ہم، ہم آخرتش، کفایتش کند خدائے تعالیٰ ہم دنیائے او را۔ و کسے کہ ہمومش متفرق در پریشان گرداند او را، خدائے تعالیٰ ہیچ پروائے ندارد کہ در کدام وادی از وادیہائے دنیا ہلاک گردد"

درسِ بیست و ششم

مُلاقاتِ دُوست

احمد : السّلامُ علیکُم و رحمۃُ اللہ !

محمود : و علیکُم السّلام و رحمۃُ اللہِ و برکاتُہ ! خوش آمدید ، مزاجِ گرامی !

احمد : الحمدُ للہ ! دُعائے جانِ شُما !

محمود : مردُم بخیر اند ؟ کُوچک و بزُرگ بسلامت ؟

احمد : بلے ! ہمہ دُعا میکُنند .

محمود : بعد مُدّت تشریف آوردید ! این قدر بے التفاتی مُعاف دارید .

احمد : چِکُنم ؛ کارہائی دُنیا نمی گُزارند . ہم دولت خانہ را بلد نبُودم .

۲

محمود : بسمِ اللہ ! جنابِ آغا ! چہ بر وقت رسیدید ! چاشت حاضر ست ،

بیائید ، نُوشِ جان فرمائید !

احمد : بندہ طعام خوردہ آمدہ ام . اشتہا نہ دارم !

محمود : خیر چیزے انتخاب ہم نُوشِ جان فرمائید !

احمد : بسرِ شما قسمت کہ سیر ہستم .

محمود: چائے حاضر است، بخورید!

احمد: معاف دارید آغا! نمی خورم، کہ خشکی می آرد۔

محمود: خیر، از یک فنجان چہ مے شود۔

(۳)

محمود: اسپ کمیت را چہ کردید؟

احمد: فروختم۔ چالاک نبود۔ این سبزہ خیلے خوب است۔ بسیار تیز است۔ مہمیز را ہم تاب نمی آرد۔ تا بہ قمچی چہ رسد۔

محمود: چہ سبب است، کہ فربہ نمی شود؟

احمد: آب و دانۂ کشورِ ما با سنبہائے ولایت موافق نمے آید۔

محمود: درست! اسپ چالاک گاہے فربہ نمی شود۔

(۴)

احمد: پیشِ خدمت شما چہ مواجب میگیرد؟

محمود: طعام و سہ ماہہ لباس۔

احمد: من پیش خدمت خود را دو صد و ہفتاد و پنج روپیہ شہریہ می دہم۔

محمود: چیست کہ لاغر شدہ؟

احمد: سہ روز است کہ تپ کردہ۔ اکنون چیزے بہتر است۔ علاج

دُکتور رسے می کُند۔

محمود : خیر خُدایش شفا دہد۔

(۵)

احمد : اجازه بفرمائید: حالا رُخصت مے شوم۔

محمود : چرا! چرا! این قدر زُود ی؟ بنشینید! ساعتے حرف زنیم و دلے خوش کنیم۔

احمد : خیر میروم۔

محمود : کُجا میروید؟ وقت رفتن نیست۔ شب بسیار گزشتہ وہم شُما خیلے خستہ اید۔ سوار شُدن بر اسپ تاب نہ دارید۔ خود را ناراحت مکُنید۔ ہمین جا خواب کُنید۔

احمد : خیر بہ ایستگاه ترن می روم کہ از دولت خانۂ شُما دُور نیست۔ و وقت حرکت کردن قطار ہم قریبست۔ حالا اجازه بفرمائید! می روم۔ و پس از یک ماه انشاءاللہ تعالیٰ باز خواہم آمد۔

حکایات ولطائف

① جَوَاب سہ سُوَال

شخصے پیشِ دَرویشے رفت و سہ سُوال کرد: اوّل آنکہ چرا میگوئی کہ خُدا ہر جا حاضر ست؟ و ہیچ جائے نبینم. بنما! کجا ست؟ دُوُم آنکہ انسان را برائے تقصیرے چرا سیاست مے کنند؟ ہر چہ کند خُدا میکند. انسان را ہیچ قُدرت نیست، و بے ارادت خُد ہیچ نمے تواند کرد۔ سوم آنکہ خُدائے تعالیٰ شیطان را در آتش دوزخ چگونہ عقوبت تواند کرد؟ زیرا کہ سرشت او از آتش ست و آتش در آتش چہ اثر خواہد کرد؟

درویش کلوخے در دست گرفت و بر سر او زد۔ آن شخص گریان پیش قاضی رفت. گفت کہ از فلان درویش سہ سُوال کردہ بودم. او بر سر من چنان کلوخے زد کہ سر من درد شدید گرفت، و ہیچ جواب نداد۔ قاضی درویش را طلبید و گفت: چرا کلوخ بر سر او زدی، و جواب سوالش ندادی؟

درویش گفت: آن کلوخ جواب ہر سہ سوال ست. میگوید کہ

دزد نیز دارم. بنماید! کجا ست؟ تا آن خدا را باو نمایم. و چرا پیش حضرت نالش نمود؟ ہر چہ کرد خدا کرد۔ بے ارادتِ خدا او را نزدم۔ بندہ را چہ قدرتست؟ و سرشت او از خاکست۔ از خاک چگونہ او را رنج رسید؟ زیرا کہ خاک در خاک چہ اثر میتواند کرد؟

آن شخص لاجواب و شرمندہ گردید۔ و قاضی جواب دزویش را بسیار پسندید۔

(۲) دزدے در خانۂ درویش

دزدے بخانۂ درویشے رفت۔ چندان کہ بیش تر جست، کمتر یافت۔ درویش بیدار بود۔ سر برداشت و گفت: من روزِ روشن درین جا ہیچ نیابم۔ تو در شب تاریک چہ خواہی یافت؟

(۳) نسخۂ تندرستی

جالینوس را گفتند: کدام غذا بدن را اصلاح کند؟ گفت: "گرسنگی"۔ و ہم او گفت: "خوردن برائے زندگیست نہ زندگی برائے خوردن"۔

(۴) نابینائے چراغ بدست

نابینائے در شب تار چراغ در دست و سبو بر دوش گرفتہ

دَر بازار میرفت۔ شخصے از وَے پُرسید کہ اے احمق! رَوز و شَب دَر چشمِ تو یکسانست۔ اَز چراغ ترا فائدہ چیست؟ نابینا خندید و گفت: این برائے مَن نیست بلکہ برائے تست تا سبوئے مَرا نشکنی۔

⑤ احمق

شبے قاضی دَر کتابے دید کہ ہر کہ سرِ خُرد دارد و ریش دراز، احمق می باشد۔ قاضی سرِ خُرد میداشت و ریش بسیار دراز، با خود گفت کہ سر را بزرگ کردن نمی توانم، لیکن ریش را کوتاہ مے توانم کرد۔ مقراض تلاش کرد، نیافت۔ ناچار نیمہ ریش را در دست گرفت و نیمہ باقی را نزد چراغ برد۔ چون موہائے ریش را آتش گرفت، شعلہ بر دست او رسید۔ پس ہمچنان ریش را فرو گذاشت۔ ہمہ ریش او سوختہ شد۔

قاضی بیار شرمندہ گردید بسبب اینکہ ہر چہ در کتاب دید باثبات رسید۔

درسِ بیست و ہشتم

مضمونہائے متفرّق

(۱)

اے جان برادر۔ صبح زود بر خیز۔ تا آفتاب بر آید، از نماز فجر و دیگر ضروریات فارغ باشی۔ و ہر چہ از قرآن خواندہ ای، آنقدر کہ می توانی تلاوت کن۔

(۲)

زمستان مدرسہ ساعتِ نہ صبح باز، و ساعتِ چہار بعد از ظہر تعطیل میشود۔ الآن ساعتِ ہشت تمامست۔ ساعتِ ہشت و رُبع صبحانہ خوردہ لباس عوض کن۔ ساعتِ ہشت و نیم سُوئے مدرسہ راہ بگیر۔ تا رُبع کم نہ آنجا برسی۔ وقتِ رُخصت بخانہ باز آ۔ در راہ بازی مکن۔

(۳)

چون از مدرسہ بخانہ در آئی، دست و رُو شستہ ہر چہ حاضر باشد، قدرے بخور۔ نماز ظہر در مدرسہ کردہ ای۔ حالا نماز عصر بہ مسجد با جماعت بخوان۔ بعد از آن ساعتے بیرون تفرّج کن،

اَمّا با اطفالِ ہرزہ ہرگز نگردی۔ باز نمازِ مغرب خواندہ بخانہ بیا۔ ہر چہ بروز خواندی، بازش بخوان۔ خواندنِ شب بر دل نقش مے شود۔ پیش از خفتن نمازِ عشاء بخوان۔ تا می توانی ترکِ نمازِ جماعت مکن۔

(۴)

بتابستان مدرسہ صبح وا مے شود، کہ ساعت شش باشد۔ نیمروز رخصت میشود کہ ساعت دوازدہ است۔ در تابستان نمازِ صبح کردہ بہ مدرسہ برو۔ بعد تعطیل بہ منزل آمدہ ناہاری بخور۔ سپس نمازِ ظہر بخوان۔ و یک ساعت قیلولہ بکن۔ بعدہ درسِ خود را اعادہ کن۔

(۵)

دیروز بست و نہم رمضان بود۔ امروز ہلال خوب برآمد فردا عید ست۔ ما لباسِ فاخرہ در بر کردہ بہ عیدگاہ خواہیم رفت۔

(۶)

پریشب سوارِ کالسکہ بخانہ شدہ رفتیم۔ من کالسکہ را راندم ہمہ ہمراہان خوابیدند۔ من بتحویل نگاہ میکردم تا چشمم

می گرد۔ ہمہ صحرا سبز و شاداب بود۔ گاہ گاہ میانِ جنگل بلبل میخوانند۔

۷

دی شب ہوا بسیار صاف و بے ابر و باد بود۔ ستارہ ہائے درخشید ماہ چہاردہ شب بہیتم بود۔ دیر طالع شد۔ اما در طلوع از دریا تماشائے داشت۔ صبح از خواب برخاستہ چائے با بسکویت خوردم۔ بعد سوارِ اسپ شدہ سوئے جنگل در خیابان میگشتم۔ آخر روز منزل آمدم۔ احوالم بہم خورد۔ سرم درد گرفت۔ خوابیدم۔ الحمد للہ! احوالم خوب شد۔ چون شام نخوردہ بودم، زود برخاستہ بمنزل رفتم۔ پس شام خوردم۔

۸

پری روز آفتاب خیلے گرم بود۔ امشب ہوا خیلے سرد بود۔ امروز مرا کار بزرگ پیش آمدہ۔ بعد نماز عصر بہ مسجد دعا خواہم کرد۔ حالا ہیچ کس آنجا نیست۔

۹

صبح کہ برخاستیم معلوم شد شب تا صبح، بارانِ شدیدے باریدہ است۔ رخت پوشیدہ نماز کردیم۔ چون باران ایستاد،

باز براہِ اُفتادیم۔ آفتاب از پیشِ رُو۔ بسیار تُند و زننده بُود۔ از شدّتِ گرما بسیار خسته شُدیم۔ ہمدرین حال دیدیم که پسرے اینجا راه مے رود۔ پُرسیدیم: کُجا رفته بُودی؟ گُفت: بشنیدنِ وعظ درین ده رفته بُودم۔ ما بر ہمتش آفرین کردیم۔

(۱۰)

برادرت جوان خوش منظر نیست۔ زبان فارسی خوب مے داند۔ خسر او آدمِ خو بنیست۔ قدرے پیر شُده۔ چندے بمدینۂ مُنوّره رفته بُود۔ حالا در کراچی نیست۔ پسرش که جوان خوش قامت نیست، دی شب روئے تختۂ خوابیده، لحافے بر رُو کشیده بُود۔

(۱۱)

پدرِ شان که اسمش عبدالنّبی است۔ بعد از گردش زیاد منزل آمد۔ قدرے نشسته چائے خورد، باز بزیارت دارالعلوم قادریه عالمیه نیک آباد رفت۔ میگفت: دانشگاه خو بنیست که شعبهائے متعدد مے دارد مثل شعبۂ تحفیظ قرآن، شعبۂ تجوید و قراءت شعبۂ خطابت، شعبۂ درس نظامی، علوم جدیده و جدید۔ علاوه بر این شعبۂ تبلیغ و دارالافتاء و شعبۂ تحقیق و ترجمه و تصنیف و نیز دانشکدۂ شرعیه برائے دُختران ہم میدارد۔ این

در معلوم پنجم دیگر مدرس اهل سنت یکے از عضو ہائے تنظیم المدارس
اهل سنت پاکستان است۔

(۱۲)

دی روز به دیدن باغ وحش، لاهور رفته بودیم۔ آنجا حیوانات
عجیب و غریب، و پرندگان و چرندگان رنگارنگ دیدیم۔ طرف راست
صدائے غریدن شیر باواز را شنیدیم۔ و جلوئے خود مے دیدیم که
طاؤس رنگین و قشنگ در رقص است۔ چند قدم جلو بر رفتیم و جانوران
آبی مثل مرغابیهائے رنگارنگ و قاز و اردکهائے خوش رنگ را
جلوئے نظر یافتیم۔ بطرف چپ رخ کردیم۔ در آنجا حیوانات وحشی
مانند شیر و پلنگ و خرس سیاه و سفید را دیدیم۔ اینجا بوزینه ها
و میمونهائے که از کشور هائے خارجی آورده اند دیدیم۔ همین طور از
دیدن پرندگان خوشنوا و خوشرنگ هم لذت بسیار بردیم۔ وطوطیهائے
خوش نوا را هم دیدیم۔ بطرف دیگر نگاه کردیم۔ دیدیم که بچه ها
بر فیل بزرگ سوارند۔

درس بیست و نهم

گفتگو با نوکران، خرید و فروخت

گفتگو با نوکران

(۱)

نعمان قلی! برو! یک روپیه را ماست بستان - قیماق هم برائے چائے بخر - آب بده - بگذار که بریزد - گرم است - برو! آب تازه از چاه بیار -

(۲)

رکابیِ پلاو را پیشترک بگذار - نگاه کن! کاسهٔ شوربا کج نشود - زغال را روشن کن - منقل گذاشته بیار - در آتش پز خانه برو - آتش پز را بگو که چائی تهیه کند - قدرے شیر هم بینداز - که کشمیش را می برد نبات ته نشین شده - قاشق بده که بجنبانم -

(۳)

کلاهم کجا ست؟ خفتان با نات بیار - کمربند و زیر جامه بخش - بند قبا شکسته است، در خانه بده که درست کنند - لباس دیبا بیار - که وقت تنگ شده - آئینه پیش بگذار که عمامه بر سر بنهم -

(۴)

پنج رُوپیہ حجّام را بدِہ ۔ پنج رُوپیہ نہ دارم ۔ نوط پنجاہ رُوپیہ

بُیہ و صرف بیار ۔ آقا! ہنوز صرّاف دُکّان نکشادہ ۔ بدُکّان قنّادے

برو پنج رُوپیہ ر حلوہ بیار و باقی رُوپیہ بگیر ۔ چند تا رُوپیہ آوردی؟

جناب آغا! نوط قلبست ۔ صرّاف نمی گیرد ۔ خیز دیگر بِبُر ۔

(۵)

رشید! آفتاب بمغرب رفت ۔ اکنون شام شُد ۔ من بمسجد رفتہ نماز

کردہ می آیم ۔ تو چراغ روشن کُن ۔ کتاب و قلمدانم رُوئے میز بنہ ۔

(۶)

از شب چہ قدر گُذشتہ؟ البتّہ پاسے از شب گُذشتہ باشد ۔

امروز مرا زود تر خواب گرفت ۔ فرش خواب بیندار کہ استراحت

کُنم ۔ توشک را بتکان ۔ لحاف را پائین بگزار ۔ دروازہ را پیش کُن ۔

شمعدان سر طاقچہ و کلید زیر بالینم بمان ۔ چون پارہ اے از شب

بگذرد، مرا بیدار کُن کہ چیزے نوشتن دارم ۔

(۷)

چراغ روشنی کمتر دارد ۔ روغن در چراغ بریز ۔ کہ خاموش نشود ۔

گل بگیر ۔ سر فتیلہ را پیش کُن ۔ در بازار راست و چپ چراغ

گزاشته از گاز روشن کنند، که چراغان خوب نے شوند۔

۸

حاجی صالح! شنیدم که کشمیر میروی؟ راست است؟ بلے آقا میروم۔ زود بر می گردی یا بدیر؟ تا یک ماه بر می گردم، کارے ندارم پول نقدے برم۔ ابریشم می خرم و بر می گردم۔

خرید و فروخت

۱

میوه فروش حاضر است۔ بیارید! کجا ست؟ نه یک کیلو بچند میدهی؟ یک کیلو بده روپیه۔ سیب چطور می فروشی؟ کیلوئے به هشت روپیه۔ بابا راست بگو! آغا هنوز دشت هم نکرده ام۔ از شما زیاده نمی خواهم۔

۲

سیب خام است۔ خیر! پخته است۔ رنگش ببینید! بویش کنید! ازین بهتر دگر چه خواهد بود؟ هر چه خام باشد مال من۔

۳

در تقی چیست؟ هیلست۔ سه گرام بچند روپیه میدهی؟ به یک روپیه۔ بسیار گران است۔ این قدر گران فروشی مکن بابا!

کہ مے گیرد؟ حرف مرا گوش کن! زرگران فروشی نفع نیست۔ اگر ارزان مے فروشی بسیار می فروشی، و نفع می بری۔ خیر گفتۂ شما بجان منظور است۔ بگیرید!

(۴)

در جوال چیست؟ هندوانہ است۔ یک هندوانہ بچہ قیمت مے دہی؟ بہ پنج روپیہ۔ من ہم بگویم؟ بفرمایید! اگر چار روپیہ می گیری بگیر! ورنہ اختیار داری۔ خیر بگیرید! ہرچہ پسند شما باشد بردارید۔ خود دو دانہ چیدہ بدہ۔ ہمہ اش یکسا نست۔ سر موئے فرق نیست۔

درسِ سی اُم

صد پندِ لقمانِ حکیم

که لقمانِ حکیم بفرزندِ ارجمندِ خود تلقین فرموده که در هر رمزش گنجے، و در هر اشارتش بشارتیست۔

(۱) اے جانِ پدر! خدا را بشناس!

(۲) هر چه از پند و نصیحت گوئی، نخست بر آن کار کن!

(۳) کارِ خود را به نیک نیتی کن!

(۴) سخن باندازهٔ خویش گوی!

(۵) قدرِ مردم بدان!

(۶) حقِ همه کس را بشناس!

(۷) حرمتِ همه کس را پاس دار!

(۸) رازِ خود نگهدار.

(۹) یار را بوقتِ سختی بیازما!

(۱۰) دوست را بسود و زیان امتحان کن۔

(۱۱) از مردمِ ابله و نادان بگریز!

(۱۲) دوستِ زیرک و دانا بگزین!

(۱۳) در کارِ خیر جد و جهد نمائے.

(۱۴) سخن به حجت گوے!

(۱۵) به هنگامِ جوانی کارِ دو جهانی راست کن!

(۱۶) یاران و دوستان را عزیز دار!

(۱۷) با دوست و دشمن ابرو کشاده دار!

(۱۸) مادر و پدر را غنیمت دان!

(۱۹) بهترین خلائق پدر باشد!

(۲۰) استاد را بهترین پدر شمر.

(۲۱) فرزند را علم و ادب بیاموز!

(۲۲) بر زنان اعتماد مکن!

(۲۳) با زن و کودک راز مگوے!

(۲۴) خرج باندازهٔ دخل کن!

(۲۵) در همه کار میانه رو باش!

(۲۶) جوانمردی پیشهٔ خود کن!

(۲۷) خدمت مهمان چنانکه باید ادا کن!

(۲۸) چشم و زبان را نگاه دار!

(۲۹) جامه و تن پاک دار!

(۳۰) با جماعت یار باش!

(۳۱) با هر کس کار باندازهٔ او کن!

(۳۲) اگر ممکن باشد سواری و تیراندازی بیاموز!

(۳۳) سخن چون بشنوی گوئی آهسته و نرم گوے. و چون بروز گوئی بهر سو نگاه کن.

(۳۴) مردم، کم گفتن و کم خفتن عادت گیر.

(۳۵) کفش و موزه که پوشی ابتدا از پائے راست کن و بر آوردن از پائے چپ گیر!

(۳۶) پیش مردم خلال دندان مکن!

(۳۷) پیش مردم سر بزانو منه!

(۳۸) پیش مردم انگشت بدهان و بینی مکن!

(۳۹) سست و کاہل مباش!

(۴۰) آب دہان و بینی بآواز بلند مینداز!

(۴۱) ہنگام فاژه دست بر دهن نه!

(۴۲) غمازی بچشم و ابرو مکن!

(۴۳) در حالت غضب سخن سنجیده گوئے

(۴۴) آب بینی بآستین پاک مکن!

(۴۵) هر چه بخود نپسندی بدیگران هم مپسند!

(۴۶) کارها با دانش و تدبیر کن!

(٤٧): نا آموختہ اُستادی مکن!

(٤٨): ہر چیز کسان دل منہ:

(٤٩): از بد اصلان چشم وفا مدار!

(٥٠): در ہیچ کار بے اندیشہ مشو!

(٥١): کار نا کردہ را کردہ مشمر!

(٥٢): کار امروز بفردا میفگن!

(٥٣): قوت آزما مباش!

(٥٤): ہر کہ خود را بشناسد او را بشناس:

(٥٥): با بزرگ تر از خود مزاح مکن.

(٥٦): با مردم بزرگ سخن دراز مگوئے!

(٥٧): حاجت مندان را نا اُمید مکن:

(٥٨): مال خود را بدوست و دشمن منمائے:

(٥٩): خویشاوندی از خویشان مبر!

(٦٠): کسانے را کہ نیک باشند بغیبت یاد مکن!

(٦١): بخود مسکر!

(٦٢): سخن ہزل آمیز مگوئے!

(٦٣): مردم را پیش مردم خجل مکن!

(٦٤): سخن گفتہ دگر بار مگوئے.

(٦٥): از سخنے کہ خندہ آید حذر کن.

(٦٦): ثنائے خود و اھل خود بپیش کسے مگوئے!

(٦٧): خود را چون زنان میارای.

(٦٨): مردہ را بہ بدی یاد مکن کہ سودے ندارد:

(٦٩): با بد کسان ہمداستان مشو!

(٧٠): تا توانی جنگ و خصومت مساز:

(٧١): آزمودہ نیکان را جز بصلاح گمان مبر:

(٧٢): نان خود بر سفرہ دیگران مخور:

(٧٣): در کارہا تعجیل مکن!

(٧٤): از برائے دنیا خود را در رنج میفگن!

(٧٥): ہنگام طلوع آفتاب مخسپ!

(۷۶) در راهِ رفتن از بزرگان پیش مکن!

(۷۷) در میانِ سخن مردم میا!

(۷۸) چپ و راست منگر و نظر بسوئے زمین دار!

(۷۹) پیش مهمان بر کسے خشم مکن!

(۸۰) مهمان را کار مفرما!

(۸۱) با دیوانه و مست سخن مگوئے!

(۸۲) با فاسقان و رندان بر سرِ راه منشین!

(۸۳) بهرِ سود و زیان آبروئے خود مریز!

(۸۴) مغرور و متکبر مباش!

(۸۵) از جنگ و فتنه برکران باش!

(۸۶) فروتن باش!

(۸۷) باندک قناعت کن!

(۸۸) خصومت کسان بخویش مگیز!

(۸۹) دیگران را مراعات کن چندان که خود را خوار نه سازی!

(۹۰) جنگِ گزشته یاد مکن!

(۹۱) هنگامِ سخن دست مجنبان!

(۹۲) خیرِ کسان به خیرِ خود میامیز!

(۹۳) عوام الناس را گستاخ مساز.

(۹۴) جوانی را غنیمت دان!

(۹۵) هرگز بمراد فرزندان مباش!

(۹۶) مشوره با مصلح و دانا کن!

(۹۷) بے کارد و انگشتری و درهم مباش!

(۹۸) بزوالِ کسے طمع مکن و چون پیش آید منع مکن، و چون پیش آید جمع مکن!

(۹۹) تا توانی بر ستور برهنه سوار مشو.

(۱۰۰) زندگانی کن با خدا تعالیٰ بصدق و به نفس بقهر و با خلق بانصاف و با بزرگان بخدمت و با خوردان به شفقت و با درویشان بسخاوت و با دوستان بموافقت و با دشمنان بحلم و با عالمان به تواضع و با جاهلان به نصیحت!

درس سی و یکم

لطائف و حکایات

① ان شاء الله

روزی حاجی آقا به بازار می رفت تا دو رز گوشت بخرد. درویشی
در راه پیش آمد. بعد از سلام پرسید: کجا می روی؟ گفت: می روم
بازار، دو رز گوشت بخرم. درویش گفت: بگو: "ان شاءَ الله"!
گفت: این چه لازم؟ دو رز گوشت در بازار هست و پول در جیبم. چون
به بازار رسید، جیب بُرے پول هایش را دزدید. خیلی غصه خورد.
بازگشت، و همان درویش را دوباره سرِ راه یافت. درویش پرسید:
حاجی آقا! از بازار می آئی، و چه کردی؟ گفت: از بازار می آیم ان
شاء الله پول داشتم. جیب بُرے دزدید ان شاء الله. نخریدم
ان شاء الله. و ناکام برگشتم ان شاء الله. ان شاء الله.

② ملاقات شیطان

شخصی در خواب با شیطان ملاقات کرد. و یک سیلی بر
او زد. و ریش او را گرفت و گفت: "ای ملعون! از دشمن ما
جنّتی. و برائے فریب دادن مردم ریش را دراز می داری" چون

یینیٔ دیگر بر رُوئے اُو زَد۔ بیدار شُد و ریش خُود را در دست خُود دید۔ شرمنده گردید و بر خُود خندید۔

(۳) انجام دُروغ گوئی

چوپانے گاہ گاہ بے سبب فریاد میزد: "گرگ آمد گرگ آمد"۔ اہلِ دِہ این فریاد را شنیده برائے نجاتِ اُو و گوسفندانش بسُوئے اُو می دویدند۔ ولے مے دیدند کہ ہیچ گرگے موجود نیست۔ چوپان آنہا را مسخره کرده است۔ چند نوبت آن چوپان ہمین طور شوخی کرد۔ از غوغائے خویش اہلِ دِہ را گِرد خُود جمع کرد۔

از قضا رُوزے یک گرگ بہ گلّہ حملہ آورد۔ چوپان فریاد میزد: "گرگ گرگ" لاکن مردم گمان کردند کہ این چوپان باز دروغ میگوید۔ چوپان از وحشت بہ ہر سُو مے دوید و بانگ مے زد: اَے خلائق! الامان، الامان، گرگ گوسفندان مرا خورد۔ ولے کسے بہ کمکِ او نہ رفت۔ چوپان تنہا ماند۔ و گرگ گوسفندان او را درید۔

چوپان غمناک در حالتِ پشیمانی و نگرانی بہ سُوئے دِہ آمد۔ مردم گفتند کہ این نتیجۂ دروغ تو ہست۔

(۴) سگِ طمعکار

سگے اُستخوانے بدست آورد۔ آن را بدہان گرفت تا بہ لانہ

خود ببرد و بخورد۔ در راه از جوئے آبے گذشت۔ وقتی که صورت خود را در آب دید، خیال کرد که سگے در آب است و او هم استخوانے در دهان دارد۔ طمع کرد و خواست که آن استخوان را هم برباید تا همین که دهان باز کرد، استخوانش از دهانش افتاد و آب آن را برد۔ آن سگ بواسطۂ طمع روزی خود را از دست داد۔

(۵) نادان دوست

مردے خرسے داشت۔ مرد و خرس چون دو دوست باهم مهربان بودند۔ روزے از زور هوائے گرم تابستان، مرد خسته از کار بخانه برگشت و در سایۂ درختے خوابید۔ خرس در کنارش نشست تا مگسها را از او دور کند۔ در این میان مگسی لجوجی پیدا شد۔ هر بار که خرس او را میراند باز می گشت و باز بر صورت مرد می نشست و آرامش نمیداد۔ خرس خشمگین شد۔ رفت و سنگ بزرگے آورد۔ چون مگس باز گشت و بر صورت مرد نشست، خرس سنگ بزرگ را برداشت و با شدت بر مگس کوبید تا دیگر دوستش را آزار ندهد۔ سنگ چنان با شدت بر سر مرد بیچاره فرود آمد که مغزش را پریشان کرد۔ اینکه میگویند "دشمن دانا به از دوست نادان است" اشاره باین حکایت است۔

دَرْسِ سی و دُوُم

اِمامِ اعظم (ابُوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

لقبِ امامِ ما، امامِ اعظم ابُو حنیفہ، و اسمِ اُو نعمان، و اسمِ پدرش ثابت، و اسمِ جدّش ہم نعمانست۔ این نُعمان یکے از سکّانِ شہرِ کابُل بُود۔ اسلام آوردہ ہجرت بسوئے کُوفہ (عراق) کرد۔ یکبار پسرش ثابت را در خدمتِ حضرتِ علی مُرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہٗ فی الجنّۃ آورد۔ حضرتِ علی برائے ثابت و اولادِ ثابت دُعائے برکت فرمودند۔ بہ برکتِ این دُعا خدائے تعالیٰ ثابت را فرزندِ عظیمے ہمچو امامِ اعظم ابُو حنیفہ اعطاء فرمود۔

امامِ اعظم در سالِ ہشتادم از ہجرتِ سیّدُ المرسلین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلّم متولّد شد۔ و بیست اصحابِ رسُول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلّم را در زمانِ خود یافت۔ و از ہفت نفر از ایشان درسِ حدیث ہم گرفت۔ و از اکابرِ تابعین و مشائخِ زمانہ و ائمّۂ اہلبیت تحصیل و تکمیلِ عُلومِ ظاہری و باطنی نمود۔ تا آنکہ در علم و عمل و زُہد و تقویٰ و عبادت و مجاہدہ و فقہ و عقائد و تصوّف، الغرض در تمامِ عُلومِ مروّجہ شرعیّہ و عقلیّہ بر اہلِ زمانِ خود فائق گشت۔ و صیتِ کمالِ علم و فضلش در شش جہاتِ عالم اُفتاد۔ عُلماء و ائمّۂ اسلامش امامِ مجتہد بلکہ پیشوائے مجتہدان تسلیم کردند۔

امام اعظم در عمر چهل سال، به همراهی چهل نفر از امامان مجتهدین که همهٔ شان از شاگردانش بودند، تمامهٔ احکام شرعیه، اصول و فروع را از قرآن و حدیث استنباط فرموده، بر ترتیب ابواب فقهیه تدوین کرده، بصورت کتابی در آوردند. در مدت سی سال کامل این کار عظیم را به تکمیل رسانیدند.

باید دانست که امام اعظم نخستین امام مجتهدی بود که این دشوارترین و عظیم ترین خدمت اسلام و مسلمانان را انجام داد. از همین جهت بود که جملهٔ امامان مجتهدین و پیشوایان امت در زمان او و بعد او همه محتاج و خوشه چین علوم و کتابهای وی شدند. و همه در تعریف او رطب اللسان‌اند.

چنانکه امام مالک فرمودند: عالمی مثل ابوحنیفه را ندیده ام. اگر گفتی که "این ستون زر است" به دلیلش باثبات رسانیدی.

امام شافعی که به یک واسطه از شاگردان اوست، هم از نظر کردن در کتبش به مرتبهٔ کمال رسیده، میگوید که: خلائق در فقه عیال ابوحنیفه هستند، و هر که قصدش فقه قرآن و حدیث باشد، ناگزیر است که از کتابهای ابوحنیفه و شاگردان وی [illegible]. امام احمد بن حنبل

[illegible] آن هم تلمیذ شاگرد شده، گفته که: امام اعظم [illegible]

[illegible] کسی که خواهد [illegible] یحیی بن سعید [illegible] پیشوای محدثان بود

میفرمایند: چشمهاے ما عالمؒ و فقیہ ہمچو امام اعظمؒ ندیدہ است۔

خود حضرت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلّم میفرمودند: اگر علم در بیان معلق بہ ثریا باشد البتہ فرود آرد آن را مردے از ابنائے فارس۔ محققان محدثان میفرمایند کہ مصداق و مراد این حدیث امام ما امام اعظم بوحنیفہ اند۔

امام اعظمؒ تا چہل سال نماز فجر بوضوئے عشاء خواندہ۔ و ہر شب در نماز نفل کم از کم یک ختم قرآن میکرد۔ و پنجاہ و پنج بار سعادت حج بیت اللہ حاصل کرد۔ و آن گاہ بسر روضۂ رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلّم باریاب شدہ، گفت: "السلام علیکم یا سید المرسلین"، از روضۂ مبارک جواب آمد: "و علیک السلام یا امام المسلمین"۔ و در خواب صد بار بزیارت خدائے تعالیٰ مشرف گردید۔

ماہ رجب سال یک صد و پنجاہم ہجرت در ہفتاد سالگی بسبب زہر خورانی خلیفہ ابو جعفر منصور جام شہادت نوشید۔ و آن جا کہ برحمت حق وصال یافت ہفتاد ہزار ختم قرآن کردہ بود۔ در نماز جنازۂ او ہفت لک مسلمانان حاضر شدند۔ زائد بر دو ثلث از مسلمانان جہان پیروان مذہب وے اند کہ مذہب حنفیست۔ پس او امام جہانست۔ خدائے تعالیٰ بر قبر او لکوکہای رحمت فرستاد۔

باب سوم

حصۂ نظم
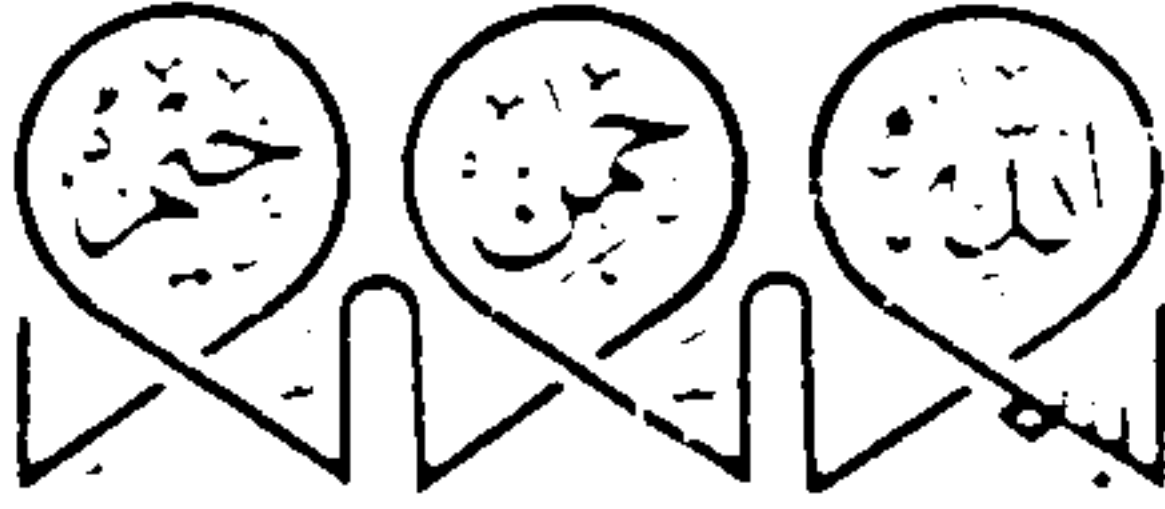
انتخاب از نامِ حق

حمد و صلوٰۃ

نامِ حق بر زبان ہمی رانیم | کہ بجان و دلش ہمی خوانیم
طاعت او فرضِ عین شدہ | بر ہمہ خلق ہمچو دین شدہ
شکرِ حق را کہ پیشوا داریم | پیشوائے چو مصطفےٰ ﷺ داریم
صلوات خدائے بر وے باد | تا بروزِ جزا پیاپے باد
رحمتِ حق نثارِ یارانش | باد بر جملہ دوستدارانش

دعا

یا الٰہی بدہ تو توفیقم | راہ بنما بسوئے تحقیقم

تاکیدِ نماز

روزِ محشر کہ جان گداز بود | اولین پرسش نماز بود
پس مکن در نمازہا تقصیر | تا در آن روز باشدت توقیر

فرائضِ وضو

شستنِ روئی و دست و مسحِ سرست | شستنِ پائی نیز معتبر است
رنج سر مسح فرض باید دید | لازمش ہمچو فرض باید دید

شرائط نماز

نیت است و طہارت و تکبیر !   پوشش عورت و مکان طہیر

ہم سلام بایدت خوردن   روی ہم سوئے قبلہ آوردن

ارکان نماز

آن قیام و قراءت است و رکوع   قعدۂ آخرین و سجدۂ خضوع

پس برون آمدن فرینہ شناس   از نماز اے مدار عقل و قیاس

نماز فرض و واجب شبانروزی

آنچہ فرض است در شبانروزی   ہفدہ رکعت بود گر آموزی

دو بصبح و چہار پیشین است !   چار در وقت عصر تعیین است

سہ بشام و چہار در خفتن   زین نکوتر نمی توان گفتن

وتر از واجبات می دارند   بر ہمہ واجب است بگزارند

سنتہائے مؤکدۂ شبانروزی

علماء گفتہ اند بے شبہت   ہست سنت دوازدہ رکعت

شش بہ پیشین گزار و دو بسحر   دو پس از شام دو بہ خفتن در

خاتمہ

از برائے تو این قدر گفتم   یاد گیرش کہ مختصر گفتم !

رحمت حق نثار خوانندہ   باز گویندۂ و رسانندہ

درس سی و چہارم

انتخاب از کلامِ اقبال

نعت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

شش جہت روشن ز تاب روئے تو — ترک و تاجیک و عرب ہندوئے تو

در جہان شمع حیات افروختی — بندگان را خواجگی آموختی

گرد تو گردد حریم کائنات — از تو خواہم یک نگاہ التفات

از تو بالا پایۂ این کائنات — فقر تو سرمایۂ این کائنات

اے پناہ من حریم کوئے تو — من بامیدے رمیدم سوئے تو

ز تو ما بے چارگان را ساز و برگ — وارہان این قوم را از ترس مرگ

تا مرا افتد بروئیت نظر — از اب و ام گشتہ ای محبوب تر

خاک طیبہ از دو عالم خوشتر است — اے خنک شہرے کہ آنجا دلبر است

عشق مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر کہ عشق مصطفیٰ سامان اوست — بحر و بر در گوشۂ دامان اوست

در دل مسلم مقام مصطفیٰ است — آبروئے ما ز نام مصطفیٰ است

عظمت فاطمۂ زہرا

مریم از یک نسبت عیسیٰ عزیز — از سہ نسبت حضرت زہرا عزیز
نورِ چشم رحمۃ للعالمینؐ — آن امام اوّلین و آخرین
بانوئے آن تاجدار ہل اتیٰ — مرتضیٰ مشکل کشا شیرِ خدا
مادرِ آن مرکزِ پرکارِ عشق — مادرِ آن کاروان سالارِ عشق

نظریۂ پاکستان

(نظریۂ دو قومیت)

کسے کو پنجہ زد ملک و نسب را — نداند نکتۂ دینِ عرب را
اگر دین از وطن بودے محمدؐ — ندادے دعوتِ دین بولہب را

عجم ہنوز نداند رموزِ دین ورنہ — ز دیوبند حسین احمد این چہ بوالعجبیست
سرود بر سرِ منبر کہ ملت از وطن است — چہ بے خبر ز مقامِ محمدؐ عربیست
بہ مصطفیٰؐ برسان خویش را کہ دین ہمہ اوست — گر باو نرسیدی تمام بولہبیست

درسِ سی و پنجم

انتخاب از کلامِ رومی

ادب

از خدا جوییم توفیقِ ادب — بے ادب محروم ماند از لطفِ رب

در ہمہ اقوال و افعال اے فتیٰ — قبلۂ خود ساز خلقِ مصطفیٰ

دشمنِ دینِ نبی را خار دار — بر سرِ منبر منہ بر دار دار

برکتِ ادبِ نامِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

بود در انجیل نامِ مصطفیٰ — آن سرِ پیغمبران بحرِ صفا

بود ذکرِ حلیہ ہا و شکلِ او — بود ذکرِ غزو و صوم و اکلِ او

طائفۂ نصرانیان بہرِ ثواب — چون رسیدندے بدان نام و خطاب

بوسہ دادندے بدان نامِ شریف — رو نہادندے بران وصفِ لطیف

اندرین فتنہ کہ گفتم آن گروہ — ایمن از فتنہ بُدند و از شکوہ

ایمن از شرِ امیران و وزیر — در پناہِ نامِ احمد مستجیر

نسلِ ایشان نیز ہم بسیار شد — نامِ احمد ناصر آمد یار شد

وان گروہِ دیگر از نصرانیان — نامِ احمد داشتندے مستہان

مستہان و خوار گشتند از فتن — از وزیرِ شوم رائے شوم فن

نامِ احمد چون چنین یاری کند — تا کہ نورش چون مددگاری کند

صحبتِ نیک و بد

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا — گو نشیند در حضورِ اولیاء

یک زمانہ صحبتے با اولیاء — بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

صحبتِ صالح ترا صالح کند — صحبتِ طالح ترا طالح کند

دور شو از اختلاطِ یارِ بد — یارِ بد بدتر بود از مارِ بد

مارِ بد تنہا ہمیں بر جان زند — یارِ بد بر جان و بر ایمان زند

درسِ سی و ششم

انتخاب از اشعارِ شعرائے مختلفہ

عقیدۂ مسلم

بندۂ پروردگارم اُمّتِ احمد نبی — دوستدارِ چار یارم تابعِ اولادِ علی
مذہبِ حنفیہ دارم ملتِ حضرت خلیل — خاکپائے غوثِ اعظم زیرِ سایۂ ہر ولی

(حاجی سندی)

چار یارِ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم)

صدیق عکسِ حسنِ کمالِ محمد ست — فاروق ظلِّ جاہ وجلالِ محمد ست
عثمان ضیائے شمعِ جمالِ محمد ست — حیدر بہارِ باغِ خصالِ محمد ست

(جامی سعدی)

داتا گنج بخش لاہوری

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا — ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

(خواجہ معین الدین چشتی)

صحبتِ درویشان

ہمنشینی جز بدرویشان مکن — تا توانی غیبتِ ایشان مکن
حُبِّ درویشان کلیدِ جنت ست — دشمنِ ایشان سزائے لعنت ست

(شیخ فریدالدین عطار)

یک سخنِ سعدی

منزلِ این جہان ناپایدار — سعدی ہمین یک سخن یاد دار

دشنام بدہ نصیحتے! — پارہ بود ہنر شنیدن
گر پائے سگے بگزیدہ — با سگ نتوان ہوش گزیدن

[illegible]

انتخاب از کلامِ رضا (قدس سرہ)

امام اہلِ سنت اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی

دعاء و مناجات

اے خدا! اے مہرباں مولائے من — اے انیسِ خلوتِ شبہائے من!

اے کریم کارساز بے نیاز! — دائم الاحسان شہ بندہ نواز

اے بیادت نالۂ مرغِ سحر — لے کہ ذکرت مرہمِ زخمِ جگر

اے کہ نامت راحتِ جان و دلم — اے کہ فضلِ تو کفیلِ مشکلم!

ہر دو عالم بندۂ اکرامِ تو! — صد چو جانِ من فدائے نامِ تو

ما خطا آریم و تو بخشش کنی — نعرۂ انّی غفورٌ می زنی

اللہ! اللہ! زیں طرف جرم و خطا — اللہ! اللہ! زاں طرف رحم و عطا

از طفیلِ آں کتابِ (قرآن مجید) مستقیم — قوّتے اسلام را دہ اے کریم

اے خدا! بہرِ جنابِ مصطفےٰ ﷺ — چار یارِ پاک و آلِ او صفا

پُر کن از مقصد تہی دامانِ ما! — از تو پذیرفتن ز ما کردن دعا

نیست مولائے بہ از ربِّ جلیل — حسبنا اللہ ربنا نعم الوکیل

چوں فتاد از روزنِ دل آفتاب — ختم شد، واللہ اعلم بالصواب

فرہنگ

باب اوّل

درسِ اوّل

الفاظ	معانی
روز	دن
شب	رات
ماہ	مہینہ
نان	روٹی
شیر	دودھ
بیضہ	انڈا
آب	پانی
بز	بکری
گاؤ	گائے
آہو	ہرن
اسپ	گھوڑا
سگ	کتّا
گربہ	بلی
سحاب بنت	غار دوں

درسِ دوم

الفاظ	معانی
مو	بال
چشم	آنکھ
گوش	کان
بینی	ناک
دہان	منہ
دندان	دانت
رو	چہرہ
دست	ہاتھ
پا	پاؤں
لب	ہونٹ
پیشانی	ماتھا

الفاظ	معانی
موش	چوہا
خاک	مٹی
باد	ہوا
آتش	آگ
کوہ	پہاڑ
فرش	فرش، بچھونا
خانہ	گھر
کارد	چھری
لوح	تختی
خامہ	پر، ہولڈر
مرکب	سیاہی
گچ	چاک
صندلی	کرسی
میز	میز
خود	اپنا
خویش	اپنا

درسِ سوم

الفاظ	معانی
او	وہ، اس
آنہا	وہ سب، ان، انہوں
ایشان	وہ سب، ان، انہوں
تو	تو، تیرا، تجھ
شما	تم، تمہارا
من	میں، میرا، مجھ
ما	ہم، ہمارا
پدر	باپ
مادر	ماں
بابا	ابو

الفاظ	معانی
مامان	امّی
پسر	بیٹا
دختر	بیٹی
برادر	بھائی
خواہر	بہن
عم	چچا
عمو	چچا
خال	ماموں
دائی	ممانی مامی
خالہ	خالہ
زن	عورت، بیوی
شوہر	خاوند
ش	اس
شان	ان
ایشان	ان
ت	تیرا، تجھ
تان	تمہارا، تم
م	میرا، مجھ
مان	ہمارا، ہم
کلاہ	ٹوپی
دستار	پگڑی
پیراہن	کرتا، قمیص
زیر جامہ	پاجامہ، شلوار
لنگ	دھوتی
کفش	جوتا
کمربند	ازار بند
زیر پیراہن	بنیان
جوراب	جراب

الفاظ	معانی
دشمنش	دشمنانہ
دشتاں	دشتِ زوماں جیسی زمیں
تنک	تھوڑی، تھیلہ
صحرا	دشت
خوزی	تو ہے
ردا	چادر

درسِ چہارم

الفاظ	معانی
میلاد	پیدائش
شہ	بادشاہ، سردار
یوم	دن
نزول	اُترنا
جشن	خوشی، عید، تہوار
مدینہ	شہر، مدینہ منورہ
صدا	آواز، گونج

درسِ پنجم

الفاظ	معانی
نو	نیا
کہنہ	پرانا
جُنید کار	بزرگ کا نام
پیر	بوڑھا
چابک	چالاک، پھرتیلا
گرسنہ	بھوکا
خوش خو	خوش خلق
خوش خط	اچھے خط والا، اچھا لکھا ہوا
شادمان	خوش
کر	بہرہ
کور	اندھا
لال	گونگا
لنگ	لنگڑا
دانشجو	طالب علم
ہمدرس	ہم سبق، کلاس فیلو
دہقان	کسان

الفاظ	معانی
جدی	محنتی جفاکش
طفل	بچہ لڑکا

درسِ ششم

الفاظ	معانی
آن	وہ، وہی
این	یہ، اس
سخن	بات
مردان	مرد کی جمع
زنان	زن کی جمع
اسپان	اسپ کی جمع
دانایان	دانا کی جمع
خوبرو	خوبصورت حسین
خوبرویان	خوبرو کی جمع
بچگان	بچہ کی جمع
بندگان	بندہ کی جمع
دستہا	دستہ کی جمع
کارہا	کار کی جمع
جامہا	جامہ کی جمع
نامہا	نامہ کی جمع، خطوط
دہ	گاؤں، بستی
دہات	دہ کی جمع
نقشہ جات	نقشہ کی جمع
قلعہ جات	قلعہ کی جمع
شیعیان	شیعہ مذہب کے پیروکار، جمع شیعہ
کشور	ملک، مملکت
آسیا	ایشیا

درسِ ہفتم

الفاظ	معانی
ہست	وہ ہے
ہستند	وہ (سب) ہیں
ہستی	تو ہے
ہستید	تم ہو
ہستم	میں ہوں
ہستیم	ہم ہیں
ست	وہ ہے
اند	وہ (سب) ہیں
ای	تو ہے
اید	تم ہو
ام	میں ہوں
ایم	ہم ہیں
شد	وہ ہوا
شدند	وہ (سب) ہوئے
شدی	تو ہوا
شدید	تم ہوئے
شدم	میں ہوا
شدیم	ہم ہوئے
بود	وہ تھا
بودند	وہ (سب) تھے
بودی	تو تھا
بودید	تم تھے
بودم	میں تھا
بودیم	ہم تھے
ناخوش	بیمار
حالا	اب
انواش خوب شد	وہ تندرست ہو گیا، سکال چنگا

درسِ ہشتم

الفاظ	معانی
گفتن	کہنا
خواندن	پڑھنا
دادن	دینا
داشتن	رکھنا
کردن	کرنا
خفتن	سونا
خوردن	کھانا
گفت	(اس نے) کہا
خواند	(اس نے) پڑھا

الفاظ	معانی
بیرون	باہر
تفریح	سیر و تفریح
ہرزہ	بیہودہ، آوارہ
ہرگز نگردی	تجھے کبھی گھومنا چاہیے
در می شود	کھل جاتا ہے
ساعت شش	چھ بجے
نیمروز	دوپہر
ساعت دوازدہ	بارہ بجے
منزل	گھر
تنبولہ	[illegible]، دیر سونا
بعدہ	اس کے بعد
اعادہ	دہرائی، دہرانا
دیروز	کل کا دن (گزشتہ)
ہلال	نیا چاند
خور بر آمد	طلوع ہوگا
لباس فاخرہ	عمدہ، قیمتی
در بر کردہ	پہن کر (بمعنی بدن)
پریشب	پرسوں رات (گزشتہ)
کاسنگ نگار	[illegible]
می راندم	میں چلا رہا تھا
خوابیدند	سو گئے
صحرا	جنگل، بیابان
شاداب	تروتازہ
گاہ گاہ	کبھی کبھی
می خواند	چہچہا رہی تھی
دی شب	کل رات (گزشتہ)
ہوا	فضا
بے ابر و باد	صاف، بادل و آندھی کے بغیر
می درخشید	چمک رہے تھے (ستارے)
بیچون	بے طرح، جیسا

الفاظ	معانی
طالع	طلوع
تماشائے	عجب نظارہ، پرلطف کیفیت، سماں
برخاستہ	بیدار ہو کر
بشکوفت	[illegible]
تونشے	اندر
خیابان	چمن، کیاری
می گشتم	گھومتا رہا (میں)
آخر روز	پچھلے پہر
حالم بہم خورد	میری طبیعت خراب ہوگئی یا پراگندہ ہوگئی
خوابیدم	میں سو گیا
زود	جلد
برخاستہ	اٹھ کر
پری روز	پرسوں دن (گزشتہ)
آفتاب	دھوپ
برخاستیم	ہم بیدار ہوئے
باران	بارش
باریدہ است	برسی ہے
رخت پوشیدہ	لباس پہن کر
استاد	رک گئی
افتادیم	ہم پڑ گئے، چل پڑے
تند و زنندہ	تیز اور لگنے والی
شدت	سختی، تیزی
گرما	گرمی
ہمدرین حال	(ہم، در، این) اسی حال میں
پرسیدیم	ہم نے پوچھا
خوش منظر	خوشنما، خوبصورت
خسر	سسر
خوش قامت	قد آور، اچھے قد والا
تخت	پلنگ، چارپائی

الفاظ	معانی
خوابیدہ	سویا ہوا
کشیدہ بود	تانے ہوئے
گردش	گھومنا، پھرنا
زیاد	بہت
دار العلوم	جہاں سارے علوم کی تعلیم اور فضیلت کی سند دی جاتی ہے، یونیورسٹی
دانشگاہ	جہاں سارے علوم کی تعلیم و فضیلت کی سند دی جاتی ہے یونیورسٹی
شعبہ	حصہ، درجہ
متعدد	بہت سے، کئی
تحفیظ	حفظ کرانا، زبانی یاد کرانا
خطابت	خطبہ یا لیکچر دینا، وعظ یا تقریر کرنا
درس نظامی	پاک و ہند کے دینی عربی مدارس کا وہ نصاب تعلیم جسے ملا نظام الدین سہالوی نے بارھویں صدی ہجری میں مرتب کیا تھا۔
تبلیغ	دینی مسائل کا لوگوں تک پہنچانا۔
دار الافتاء	جہاں مختلف مسئلوں پر فتوی (حکم شرعی) دیا جاتا ہے
تحقیق	مسائل کی چھان بین اور جانچ کرنا اور ان کو دلیلوں سے ثابت کرنا۔
تصنیف	کتاب بنانا، اپنے ذہن سے کوئی مضمون لکھنا۔
مدارس	مدرسہ کی جمع
عضو	رکن، حصہ
تنظیم المدارس	پاکستان میں مدارس اہل سنت کی ملک گیر تنظیم جو مدارس کی اصلاح و تنظیم کرتی اور سالانہ امتحان لے کر سندیں جاری کرتی ہے۔
حیوانات	حیوان کی جمع، جانور
عجیب و غریب	انوکھا اور نرالا

الفاظ	معانی
چرندگان	چرنے والے جانور
رنگارنگ	رنگ برنگ
طرف راست	دائیں طرف
غریدن	دہاڑنا (ڈراؤنی آواز سے)
طاؤس	مور
رقص	ناچ، ناچنا
جانوران آبی	پانی کے جانور
قاز	بڑی بطخ، ہنس
اردک	مرغابی، چھوٹی بطخ
خوش رنگ	چمکیلے رنگ والا
طرف چپ	بائیں طرف
حیوانات وحشی	جنگلی جانور
پلنگ	چیتا
خرس	ریچھ
بوزینه	بندر
میمون	لنگور
کشورهای خارجی	بیرونی ملکوں
خوشنوا	چہچہانے والا
لذت بسیار برده‌ام	بہت مزہ ملا
طوطی	طوطا
فیل	ہاتھی

درس بیست و ششم

الفاظ	معانی
نوکر	غلام، خادم، نوکر
بستان	لے
قیماق	ملائی، بالائی
نگهدار	دھیان رکھ
نریزد	گر نہ جائے
رکابی	پلیٹ، تھالی
پیشترک	تھوڑا سا اور آگے

الفاظ	معانی
بگذار	رکھ
کاسه	پیالہ
کج	ٹیڑھا
زغال	کوئلہ
منقل	انگیٹھی
گذاشته	رکھ کر
آشپزخانه	باورچی خانہ
آشپز	باورچی
بیندازد	ڈالے
می‌برد	دور کرتا ہے
نبات	چینی، کھانڈ
ته‌نشین شده	نیچے بیٹھ گیا
بجنبانم	میں ہلاؤں گا
خفتان	جبہ
بانات	اونی سرخ کپڑا
بکش	ڈال، کھینچ
بند	بندھن، رسی
قبا	اچکن، شیروانی
شکسته است	ٹوٹا ہوا ہے
دربار	کچہری، مجلس
عمامه	پگڑی
بپیچم	میں لپیٹوں، باندھوں
نوط	نوٹ
صرف	بھان، ریزگاری
هنوز	ابھی تک
صراف	سنار، روپوں کو بھنانے والا
نگشاده	نہیں کھولی
قناد	حلوائی
قلب	کھوٹا
بیجا	بے جا

الفاظ	معانی
اکنون	اب
بنه	رکھ
گذشته	گزر
البته	ضرور، یقیناً
پاس	پہر
خواب گرفت	نیند آگئی
فرش	بستر، بچھونا
بینداز	بچھا
توشک	گدیلا، بچھونا
بتکان	جھاڑ (جھٹکا دیکر)
شمعدان	چراغ رکھنے کی جگہ
سرطاقچه	سردر یا طاقچہ، چھوٹا طاق
بالین	سرہانہ، تکیہ
بمان	رکھ چھوڑ
پاره	حصہ
نگذرد	گزرے
روغن	تیل
بریز	ڈال
خاموش نشود	بجھ نہ جائے
گل	چراغ کی بتی کا جلا ہوا حصہ
فتیله	بتی (چراغ کی)
گاز	گیس
چراغان	روشنی
برمی‌گردی	تو واپس لوٹتا ہے
برمی‌گردم	میں واپس لوٹتا آتا ہوں
پول	پیسہ، نقدی
می‌برم	لے جاتا ہوں
ابریشم	ریشم
می‌خرم	میں خریدتا ہوں
میوه فروش	پھل بیچنے والا

الفاظ	معانی
پشیمانی	افسوس، شرمندگی
نگرانی	اداسی، انتظار
منقار	[illegible]
اُستخوان	ہڈی
بدست آورد	[illegible] پائی
سایہ	[illegible]
ببرد	لے جائے
جوئے	ایک ندی
گذشت	گزرا
خواست	چاہا
برباید	اچک لے، چھین لے
ہمیں	یہی، جو تھی
باز کرد	کھولا
افتاد	گر گئی
بواسطہ	بوجہ، بسبب
از دست داد	کھو دیا
برگشت	واپس آیا
خوابید	سو گیا
کنار	پاس، بغل
مگس	مکھی
میان	اثناء، درمیان
[illegible]	[illegible]
پدید شد	ظاہر ہوئی
می راند	دور کرتا تھا
بر می گشت	واپس آجاتی تھی
خشمگین	غضبناک
سنگ	پتھر
برداشت	اٹھایا
قوت	زور
کوبید	دے مارا

الفاظ	معانی
دیگر	دوبارہ
فرود آمد	پڑا
پریشان کرد	بکھیر دیا
حکایت	کہانی

درس سی و دوم

الفاظ	معانی
امام	پیشوا، رہبر
اعظم	بہت بڑا
اسم	نام
سکان	باشندوں، جمع ساکن کی
عظیم	شاندار، بڑی دل
سید المرسلین	پیغمبروں کے سردار
اصحاب	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھی، شاگرد وہ مسلمان جنہوں نے آپ کو دیکھا یا آپ کی مجلس
نفر	فرد، افراد تین سے دس تک
اکابر	بہت بڑے
تابعین	صحابہ کے شاگرد وہ مسلمان جنہوں نے صحابہ کو دیکھا یا ان کی مجلس کی
ائمہ	امام کی جمع
اہل بیت	خاندان نبوی کے افراد، آپ کے رشتہ دار
تحصیل	علم سیکھنا، حاصل کرنا
تکمیل	مکمل کرنا
زہد	اللہ کی محبت میں دنیوی لذتوں و نفسانی خواہشوں کو ترک کرنا
تقویٰ	پرہیزگاری، گناہوں سے بچنا
مجاہدہ	جفاکشی، محنت، محنت ہی میں
فقہ	شریعت کا علم
عقائد	عقیدے، وہ باتیں جن کو ماننے یا انکار کرنے سے آدمی مسلمان یا کافر و بدمذہب قرار پاتا ہے

الفاظ	معانی
تصوف	دل کو برے خلق سے پاک اور اچھے خلق سے آراستہ کرنا، خدا کی طرف دل سے متوجہ ہونا، خدا کی معرفت حاصل کرنا۔
اہل زمان خود	اپنے زمانے کے لوگ، اپنے ہمعصر
فائق	برتری حاصل کرنے والا
گشت	ہوا
صیت	دھوم، شہرت
فضل	بزرگی
عالم	جہان
افتاد	پڑ گئی، مچ گئی
مجتہد	فقہ کے مسائل قرآن و سنت سے نکالنے والا، علم شریعت میں نہایت ہی درجے کی مہارت رکھنے والا
مجتہدان	مجتہد کی جمع
تسلیم کردند	تسلیم کر لیا
بہ ہمراہی	ساتھ مل کر، ہمراہی میں
اصول	بنیادی قاعدے یا قانون (شریعت کے)
فروع	شریعت کے تفصیلی مسائل جو عمل سے تعلق رکھتے ہیں۔
استنباط فرمودہ	نکال کر، استنباط فرما کر
ابواب فقہیہ	فقہ کے بابوں یا مضمونوں یا بحثوں
تدوین کرد	مرتب کیا، جمع کیا
کامل	پورا، مکمل
بہ تکمیل رسانید	مکمل کیا
باید دانست	جاننا چاہیے
دشوارترین	نہایت مشکل
عظیم ترین	بہت بڑی یا بڑا
جملہ	تمام

الفاظ	معانی
بدنہ	بُوند کا مخفف
شکوہ	ڈر
مستجیر	محفوظ پناہ لینے والا
نسل	اولاد
ناصر آمد	مددگار یا مددگار ہو
یار	ساتھی
واں	"وہاں" کا مخفف
مرتبان	رتبے
نقوش	نقش کی جمع
شیون	بڑی شکول
شوخ فن	مکار، بری عادت والا زود والا
یاری	مدد
نور	آپ کا نور "حقیقت محمدیہ" جسے ساری مخلوق سے پہلے پیدا کیا گیا
مددگاری	امداد، حمایت
صحبت	دوستی، سنگت
ہم نشینی	دوستی، قرب
نشیند	بیٹھے
حضور	دربار، مجلس
اولیا	اللہ کے دوستوں (جمع ولی) کی ولی وہ صحیح العقیدہ متقی ہے جو خدا کا مقرب ہو
ریا	دکھاوا
صالح	نیک کار
طالح	بدکار
اختلاط	میل جول
مار	سانپ
زند	ڈنک مارتا ہے

درس سی و ششم

الفاظ	معانی
اشعار	شعر کی جمع
شعرا	شعر کہنے والے (جمع شاعر کی)

الفاظ	معانی
چار یار	نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چار دوست (ابوبکر، عمر، عثمان، علی)
خاکپائے	ادنیٰ خادم، حقیر خادم
غوث	ایک اعلیٰ درجے کا ولی، فریاد کو پہنچنے والا
عکس	تصویر، پرتو
حسن	خوب صورتی
کمال	بلند مرتبہ، خوبی
ظل	پرتو، سایہ
جاہ و جلال	شان و شوکت
ضیا	روشنی
جمال	شان رحمت کی تجلی، حسن
حیدر	حضرت علی کا لقب (جس کے معنی ہیں) شیر
خصائل	خصلت کی جمع
گنج بخش	خزانے بانٹنے والا، بڑا فیاض
فیض	بڑا فائدہ
مظہر	ظاہر ہونے کی جگہ
ناقصان	ناقص کی جمع
پیر	رہنما، مرشد
کامل	ماہر، خدا رسیدہ
سزا	لائق، مستحق
لعنت	پھٹکار، دھتکار
برین	"بر این" کا مخفف
دیر	بت خانہ، دنیا، مُردے
ناپائیدار	عارضی، بے ثبات
دشنام	گالی
کین	کینہ
گزیدہ	کاٹا ہوا
عوض	بدلے میں

الفاظ	معانی
گزیدن	کاٹنا (دانت سے)

درس سی و ہفتم

الفاظ	معانی
مناجات	عجز و نیاز کے ساتھ خدا تعالیٰ سے دعا کرنا
مولا	مالک، آقا
انیس	ساتھی، انس کرنے والا
صوت	ترجمانی
کارساز	کام بنانے والا
بے نیاز	بے پرواہ، جو کسی کا محتاج نہ ہو
دائم الاحسان	ہمیشہ مہربانی فرمانے والا
بندہ نواز	بندوں پر بخشش فرمانے والا
نالہ	بلند آواز جو پُرسوز ہو
راحت	سکون
فضل	مہربانی، بخشش
تفصیل	وضاحت (ایسی شرح کے حل کرنے کا)
اکرام	عطا، بخشش
خطا آریم	ہم گناہ کرتے ہیں
نعرہ	بلند پکار، للکار
انی غفور	بے شک میں بخشنے والا ہوں
زین	"از این" کا مخفف
کتاب مستقیم	سیدھی، درست اور مضبوط کتاب (قرآن حکیم)
صفا	پاک
تہی	خالی
پذیرفتن	قبول کرنا
بہ	بہتر
جلیل	بڑا بزرگ
حسبنا اللہ	اللہ ہمیں کافی ہے
ربنا	ہمارا رب
نعم الوکیل	وہ اچھا کارساز ہے
زدودن	[illegible]
واللہ اعلم بالصواب	اور اللہ بہتر جانتا ہے درست کو

دُعاء و مُناجات

اے خدا! اے مہرباں مولائے من — اے انیسِ خلوتِ شبہائے من!

اے کریمِ کارساز بے نیاز! — دائم الاحسان شہ بندہ نواز

اے بیادت نالۂ مرغِ سحر! — اے کہ ذکرت مرہمِ زخمِ جگر!

اے کہ نامت راحتِ جان و دلم — اے کہ فضلِ تو کفیلِ مشکلم!

ہر دو عالم بندۂ اکرامِ تو! — صد چو جانِ من فدائے نامِ تو

ما خطا آریم و تو بخشش کنی — نعرۂ انّی غفور می زنی

اللہ اللہ! ایں طرف جرم و خطا — اللہ اللہ! زاں طرف رحم و عطا

از طفیلِ آں کتابِ مستقیم (قرآن مجید) — قوتِ اسلام را دہ اے کریم

اے خدا! بہرِ جنابِ مصطفےٰ — چار یارِ پاک و آلِ اُو صفا

پُر کن از مقصد تہی دامانِ ما! — از تو پذیرفتن ز ما کردن دعا

کیست مولائے بہ از ربِّ جلیل

حسبنا اللہ ربّنا، نعم الوکیل

(اعلیحضرت فاضل بریلوی)

تمت بالخیر

دعاء و مناجات

اے خدا! اے مہربان! مولائے من	اے انیسِ خلوتِ شبہائے من!
اے کریم کارساز بے نیاز!	دائم الاحسان شہ بندہ نواز
اے بیادت نالۂ مرغِ سحر!	اے کہ ذکرت مرہمِ زخمِ جگر!
اے کہ نامت راحتِ جان و دلم	اے کہ فضلِ تو کفیلِ مشکلم!
ہر دو عالم بندۂ اکرامِ تو!	صد چو جانِ من فدائے نامِ تو
ما خطا آریم و تو بخشش کنی	نعرۂ انی غفور می زنی
اللہ اللہ! این طرف جرم و خطا	اللہ اللہ! زان طرف رحم و عطا
از طفیلِ آن کتابِ (قرآن مجید۱۲) مستقیم	تو تبے اسلام را دہ اے کریم
اے خدا! بہرِ جنابِ مصطفیٰ	چار یارِ پاک و آلِ او صفا
پر کن از مقصد تہی دامانِ ما!	از تو پذیرفتن ز ما کردن دعا

کیست مولائے بہ از ربِ جلیل

حسبنا اللہ ربنا نعم الوکیل

(اعلیحضرت فاضل بریلوی)

فارسی زبان سکھانے والی بہترین درسی کتاب
کتابِ فارسی
حصہ اول
برائے
مفتی محمد اشرف القادری